ا کے علمبردار

مہرشی ارون

ڈاکٹر رمیش پوکھریال 'نشنک'

مترجم: ڈاکٹر شیخ عقیل احمد

ایم آر ، نئی دہلی

© ڈاکٹر رمیش پوکھریل 'نشنک'

نام کتاب : ا کے علمبردار: مہرشی اروِ
مصنف : ڈاکٹر رمیش پوکھریل 'نشنک'
مترجم : ڈاکٹر شیخ عقیل احمد
مطبع : کلاسک آرٹ پریس، دہلی
سرورق : ٹیم عرشیہ ، دہلی
ناشر : ایم۔آر۔
10 ۔ٹ وپول مارکیٹ،2724-25،کوچہ چیلان، دریا گنج، نئ دہلی

Insaniyat Ke Alambardar : Mahrishi Arvind
by
Dr. Ramesh Pokhriyal 'Nishank'
Translated by **Dr. Shaikh Aquil Ahmad**

ISBN: 978-81-947236-5-3
First Edition: 2021
Price: 300/-
Library Edition: ---

M.R. Publication
Printers, Publishers, Book Sellers & Distributors of Literary Books
10 Metropole Market, 2724-25 First Floor
Kucha Chelan, Daryaganj, New Delhi - 110002
Cell: 09810784549, 8368305471 (Whatsapp)
E-mail: abdus26@hotmail.com

فہر ت

❍	عرض مترجم	5
❍	دیباچہ	15
❍	میری .ت	19
1	شری ارو سے مہرشی ارو	23
2	مہرشی شری ارو کی ابتدائی ز گی	29
3	.ڑودہ میں شری ارو	45
4	شری ارو کی سیاسی ز گی	59
5	روحانی بیداری کا مر : پ ڈیچیری	119
6	یوگی شری ارو	129
7	شری ماں: سفر ز گی اور روحانی مات	175

عرض مترجم

ڈاکٹر رمیش پوکھریل نشنک کی تصنیف 'مہرشی ارو : حیات وریضت' ای ایسی شخصیت سے متعلق ہے جن کی شنا ہندوستان کی عظیم انقلابی اور روحانی شخصیت کے طور پ ہے۔

ارو گھوش نے کنگز کالج، کیمبرج سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور انگلینڈ سے واپسی کے بعد ڈودہ اسٹیٹ میں سول سروسز سے جڑ گئے، اس دوران ڈودہ کالج میں ان کے لیکچرز بھی ہوتے تھے، ساتھ ہی انقلابی لٹر کے مطالعے نے انھیں تحری آزادی کی طرف بھی مائل کیا، چنانچہ انھوں نے انقلابی سر میوں میں تحری وتقری طور پ حصہ شروع کردی۔ جولائی 1905 میں ہندوستان کے وا ائے لارڈ کرزن نے بنگال کو تقسیم کردی تو اس سے انگری وں کے خلاف عوام میں غم وغصہ پھیل ی، جس کے نتیجے میں شہر میں امنی پھیل گئی اور انقلابی وہوں نے ای قوم پستانہ مہم ئی جس میں ارو گھوش بھی شامل تھے۔ 1908 میں کھُدی رام بوس اور پفل چاکی نے مجسٹری کنگز فورڈ کو قتل کرنے کی کوشش کی، جو خاص طور پ قوم پستوں کو سخت سزا دینے کے حوالے سے مشہور تھا۔ ہم اس کی گھوڑا گاڑی پ پھینکا جانے والا بم اپنے ہدف کے بجائے دوسری گاڑی پ جا اور دو طانوی خواتین اس کی زد میں آکر ہلاک ہوگئیں۔ د ملزمین کے ساتھ ارو گھوش کو بھی اس حملے کی منصوبہ بندی کے الزام میں فتار کیا تھا اور انھیں علی پور جیل میں قید تنہائی میں ڈالا ی۔ اس کیس کی سما ای سال جاری رہی، ان کے

خلاف کوئی . م ث . ت نہ ہوسکا تو . طانوی حکومت کے خلاف مضامین لکھنے کی سزا سنائی گئی۔اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں تو آ ن کار انھیں 6 مئی 1909 کو . ی کر دی ی ۔

اسیری کے دوران انھیں کچھ روحانی تجر.ت ہوئے اور اسی دوران انھوں نے ای مختلف راستے پ چلنے کا فیصلہ کرلیا۔رہائی کے بعد وہ پ ڈ ی منتقل ہوگئے اور سیاسی سر میوں سے کنارہ کش ہوکر روحا سے وابستہ ہوگئے۔پ ڈ ی میں قیام کے دوران ارو گھوش نے روحانی تجر.ت کا ای طر ا دکیا جسے وہ 'کامل یوگ' کہا کرتے تھے۔ان کے افکار کا مر ی نقطہ یہ تھا کہ ا نی ز گی روحانی سطح پ تی کرتے کرتے ائی ز گی میں تبدیل ہوجاتی ہے ی ا کی ذات اس کے ا رضم ہوجاتی ہے۔وہ اس روحانی احساس کے قائل تھے جو ا ن کو نہ صرف آزاد کرتا ہے بلکہ اس کی فطرت تبدیل کرکے اسے زمین پ ہی الوہی ز گی ارنے کے قابل بھی بناتا ہے۔سنہ 1926 میں اپنی روحانی معاون میرا الفاسا (Mirra Alfassa) کے ساتھ مل کر انھوں نے شری ارو آشرم کی ی د رکھی۔ وہاں رہ کر وہ اپنے روحانی تجر.ت کرتے رہے، ان سے استفادہ کرنے کے لیے ملک و بیرون ملک سے ہزاروں لوگ پہنچتے جن کے رہنے سہنے کا انتظام بھی ان کے آشرم میں ہی ہوتا تھا۔ 1950 میں ارو گھوش کا انتقال ہوا وہ اپنے پیچھے روحا اور روحانی تجربے کا ای منفرد طر چھوڑ کر گئے، آج بھی ہندوستان اور د کے مختلف ملکوں میں ان سے منسوب ہزاروں آشرم موجود ہیں، جہاں ان کے روحانی مشن کو آگے .ڑھای جا رہا ہے۔

ان کی کئی اہم تصنیفات ہیں جیسے 'دی لائف ڈیوائن' (The Life Divine) جس میں کامل یوگ کے مختلف پہلوؤں پ گفتگو کی گئی ہے۔'دی سنتھیسز آف یوگا' (The Synthesis of Yoga) جس میں کامل یوگ کی عملی رہنمائی کی گئی ہے۔'ساو ی: اے لیجنڈ اینڈ اے سمبل' (Savitri: A Legend and a Symbol) ای رزمیہ ہے۔اس کے علاوہ ان کی تصنیفات میں فلسفہ، شاعری، اجم، وی وں، اپنشد اور بھگوت گیتا کی تشریحات بھی شامل ہیں۔ارو گھوش کو 1943 میں ادب اور 1950 میں امن کے نوبل ا م کے لیے بھی مزد کیا ی تھا۔

روحا کے میدان کی ای بغہ روزگار شخصیت کی حیثیت سے معروف شری ارو اپنی دانشورانہ صلاحیتوں میں بھی بے مثال تھے۔ان کے فلسفے کی رو سے کسی ملک کے .شندوں کے

لیے وطن پرستی ای مذہب کی طرح ہوتی ہے جس میں ا ن کے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر وطن کی ذات میں ہی ا کی موجودگی اور ت کو حاصل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ ان کے دی ہندوستان کی الوطنی روحا کے ای ایسے انے کا منبع ہے جس میں بے انتہا ائی قوت ودیعت شدہ ہے۔ ان کا فلسفہ کسی ای ا ن کے ذہن میں تخلیق شدہ کسی تصور کی جمانی نہیں کر بلکہ یہ ای ایسا قابل تسخیر تصور ہے جو کروڑوں شندگان وطن کی صلاحیتوں کو وسیع پیمانے پ وئے کار لانے کا موقع فراہم کر ہے۔

شری ارو جس مربوط روحانی طاقت کا تعارف کراتے ہیں وہ ا ن کو لاحق ہونے والے تمام ممکنہ شات کو رفع کرنے والی ای اکسیر ہے۔ ان کا تجوی کردہ قومیت کا تصور انھیں ہندوستان کے دوسرے ں کے مقابلے میں یکسر منفرد مقام کر ہے۔ ان کے مطابق ہندوستان فی نفسہ ای روحانی وجود کا م ہے۔ اس لیے لامحالہ ای سچے ہندوستانی محبّ وطن کو اپنے تخیّل کے میدان میں مذہب کو جیح دینی ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں ہندوستانی قوم پرستی ات خود ای مذہب ہے۔ اس منفرد تصور کی ید اکو قادر مطلق ماننے سے مشروط ہے جس کے لازمی نتیجے میں کائنات کی کوئی طاقت اس طاقت کی ثیر کو مغلوب نہیں کر سکتی۔

شری ارو کے دی قومیت پرستی اور وطن پرستی ای ایسا جاوداں اور دا محرک ہے جس میں اداد ت کے امکا ت پنہاں ہیں؛ اس طرح اس کا مقصد لامحالہ روحانی بن جا ہے۔ ملکوتی تجربے کی یہ روانی ا نوں کے درمیان ذات پ ت، مسلک و مذہب اور عقیدے کے تعصب سے پ ک مساوات کے ماحول سے بھی مشروط ہے۔ اسی روحانی اصول وقواعد کے تناظر میں ہندوستان کو اپنے انتہائی مشن کی تکمیل کرنی ہے۔ اس مشن میں ہندوستانیوں کو اپنے وطن کے درمیان نگت کے روحانی بندھن کو مزی تقوی دینا شامل ہے، جس کا ا م کائنات کے ای اکائی کے روپ میں ل جانے پ ہو۔ بنی نوع ا ن کی روحانی اصلاح بحیثیت مجموعی ہندوستان سے اس ت کا تقاضہ کرتی ہے کہ روحانی بیداری کے پھیلاؤ میں وہ اپنی قائ انہ ذمہ داریوں کو پورا کرے، جس سے مادی پرستی کے گھٹاٹوپ ا ھیروں میں ٹ مک ٹوئیاں مارنے والی اس د کو روحا اور حری کی روشنی میسر آے۔ ا ہندوستان نے عوام الناس

کے ا رمعنوی اور طنی وحدت کا ارتعاش پیدا کرنے کے لیے روحانی بیداری کے عمل کی جا پیش قدمی نہ کی تو یہ روحانی اقدار کی یہ محرومی عالمی معاشرے کے لیے سوہان روح بن جائے گی۔ اسی لیے انھوں نے ای ایسے ا نی وجود کے تصور کی کی ہے جو تمام اقوام عالم کا احاطہ کرے۔

شری ارو کا وطن پستی کا فلسفہ ہمیں عمر متا کر رہے گا کیو اسے نہای ہی منظم اور پرجوش ا از میں بیان کیا یہ ہے۔ ہندوستانی روحا کے بے ج دشاہ ارو کی پوری فکر کو ای وسیع روحانی اور جامع پیرائے میں ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ ان کے فلسفے کی تمام توجیہات میں ان کی مذہبیت کی زگشت سنائی دیتی ہے۔ ان کے تصور وطن اور ا کے تیئں ان کی محبت میں بھی مذہبیت کا عکس یں آ ہے۔ ان کے افکار کا دقت سے جا ہ ہ کے لیے اس بت کو خصوصی طور پر ملحوظ رکھنا ہو ہے کہ اس میں پنہاں روحا کو سمجھا جائے اور کس طرح شری ارو نے مابعدالطبیعاتی حقائق اور ا نی ز گی کے سیاسی گوشوں کے درمیان ربط قائم کرنے کی کوشش کی ہے، اس بت کا بھی مکمل ادراک حاصل کیا جائے۔ اگ چہ ان کے افکار میں سیا اور روحا کا ای حسین امتزاج ہے لیکن ان کی فکر خالص روحانی ید در ہے۔ ماد اور روحا کے درمیان بہمی تعلق کے حوالے سے ان کا پیش کردہ بیا ہی وہ کلید ہے جس کی مدد سے روحانی فع کے وسیع میں ہونے والی سیاسی حر کو سمجھا جا سکتا ہے۔

شری ارو کی جامع فکر کے کیبی ا ا ان کی ان بیش بہا دانشورانہ صلاحیتوں کی مرہون منت ہیں جن کا سرچشمہ بلاشبہ ان کے روحانی تجر بت ہیں۔ ان کے وجود میں اپنے وطن کی تعمیر نو کا ای ایسا بہ دوام کے ساتھ جوش مار ہے جس کی نظیر ملنا تقریباً ممکن ہے۔ ای تعمیراتی فلسفی کے طور پر ان کے ذریعہ کی جانے والی ہندوستانی فلسفیانہ روایت کی ی تشریح نے نہ صرف ان روحانی بشارتوں میں مضمر اسرار و رموز کو آشکار کیا ہے بلکہ قدیم علمی وراثتوں میں پوشیدہ آفاقی پیغامات پر بھی مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ وہ د کے سامنے ای ایسے مذہبی اور مابعدالطبیعاتی افکار کو پیش کرتے ہیں جن کا مقصد یہ دور کے عمرانی تقاضوں کو پورا کر ہے۔ اس تناظر میں یہ کافی موزوں اور بر محل ہے کہ بنی نوع ا ن کے ارتقا کے حوالے سے ان توجیہات کو بھی سمجھا جائے۔

بلا شبہ شری ارو ہندوستان کی عظیم ین روحانی شخصیت تھے جنھوں نے ای ایسی روحانی حری کی وکا کی جوا ن کے طن میں بےغرض ہونے کا بہ بیدار کر کے اس کی ز گی کو ای نئے رخ کی جا گامزن کرے۔اس طرح اس قلب ما کے نتیجے میں ا ن کے سامنے ای ایسا روحانی شعور آشکار ہو ہے جس سے متا ہوکر وہ ای ملکوتی ثیر والی روحانی طاقت کا مالک بن جا ہے۔روحانی طاقت کے حصول کی اس سمت کو ارو کے وضع کردہ تصور حری کے وسیع تناظر میں دیکھا جا ہے تو یہ راستے اور سمت قدرے قابل عمل معلوم ہوتے ہیں۔ا ن کی ذات کا حقیقی جوہر ظاہری کردار نہیں ہو بلکہ اس کے وجود میں ودیعت شدہ روحانی و ان ہو ہے۔یہ روحانی وجود قادر مطلق کے وضع کردہ روحانی قوا کے بع ہو جا ہے تو وہ لامحالہ اسے اپنے طنی وجود کی جبلی ہدایت سے ہم آہنگ پ ہے۔حری کا یہ منفرد تصور بھگوت گیتا کی ہدایت سے بہت حد مطابقت ر ہے، جس کے مطابق ا ن کو اپنی ذات پ عائ ہونے والی تمام ذمہ داریوں سے اپنے آپ کو عہدہ آ ہونے کا پ بند بنا چاہیے اور فرض کی یہ ادائیگی بےلوث بے اور روحانی کیفیت کے ساتھ کرنی چاہیے جس سے وہ آ کار روحانی شعور کو بہ تمام و کمال حاصل کر سکے۔اس عمل سے خود بہ خود کامل روحانی اقدار کے رکا راستہ ہموار ہوگا۔ان اقدار کے اور پ وان پ ڑھنے سے معاشرتی اور سیاسی ہم آہنگی کی فضا پیدا ہوگی اور اعتدال پسندی اور دا کا ماحول فروغ پ ئے گا۔روحانی اقدار کے اس طرح فروغ پ نے کی وجہ سے وحدت، ہم آہنگی، امن و آشتی اور بھائی چارے کا بول لا ہوگا اور اجتماعیت اور ا ادی کے درمیان موجود تضادات رفع ہو جا گے۔اس لیے ارو کے مطابق ا ن کی وقعت کی پیمائش کے لیے اس کی روحانی قی کو معیار بنا چاہیے۔یہاں یہ امر دلچسپ ہے کہ معرفت ذات اور روحانی شعور کی بیداری کے عمل کو مذہب کے راستے سے ہوکر ہی اپنے کمال پہنچنا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ عمل مادی د میں موجود معاشرتی اور سیاسی م کی سفاک خواہشات کو اپنے راستے کی رکاوٹ بھی نہیں دیتا۔روحا کے مطلق العنان داعی کی حیثیت سے ارو طنی روحانی و ان اور مابعد الطبیعیاتی شعور کے حصول کے لیے مروجہ مذہبی مفروضوں اور توہمات کو مسترد کرنے سے بھی نہیں کرتے۔اس طرح فرد کے روحانی وجود کا

اعادہ کرتے ہوئے اور اسے دا شعور کی توسیع ما ہوئے شری ارو نے محسوس کیا کہ ہر فرد کی طنی روحانی وقعت اور اس کے تقدس کو بجا طور پ قائم رکھا جائے اور اس کی افادی کو تسلیم کیا جائے۔ شری ارو ای سچے وطن پ ہونے کے علاوہ یقینی طور پ ا سے محبت کرنے والے عظیم ا ن تھے۔ ان کی مد انہ سوچ ا نواز طرز حیات کے تئیں ان کے پ عزم ہونے کے دعوے کی عکاسی ہے۔ ہندوستانی فلسفے کو دی جانے والی ان کی عظیم مات کی جھلک ای آئیڈیل ا نی وحدت کے ان کے فلسفے میں ملتی ہے جو ا نی ارتقا کے ہمہ گیر اور ہمہ جہات غور وفکر سے متعلق ہے۔

ارو بلا شبہ ہندوستان کی فلسفیانہ روای کے سے زی دہ روشن خیال دانشوروں میں سے ای تھے۔ ا نی وحدت کے حوالے سے انھوں نے جو مابعدالطبیعیاتی حل پیش کیا ہے وہ ا کے لیے ان کی ہمدردی کا آئینہ دار ہے۔ وہ ای غیر معمولی وجود تھے جنھوں نے مادی پ ستی کے دور میں روح کی طاقت کو حتمی حقیقت قرار دی۔ وہ ای بے مثال روحانی مفکر تھے جنھوں نے ای ایسے کامل معاشرے کا خواب دیکھا جس کی ی دیں اقوام عالم کی نگت اور روحانی بیداری پ استوار تھیں۔

ڈاکٹر رمیش پوکھری ل نشنک نے ایسی ہی عظیم آفاقی شخصیت اور ممتاز فلسفی و دانشور کے حوالے سے 'ا کے علمبردار: مہرشی ارو' کے عنوان سے یہ کتاب تحری کی ہے جس میں ارو گھوش کی ابتدائی ز گی، تعلیم و ی اور انقلابی وجہد میں شمولیت کو تفصیل سے بیان کیا ی ہے، وہیں ان کے روحانی تجر ت کی تشریح اور ان کا بھرپور تجزیہ بھی پیش کیا ی ہے۔ شری ارو کے یوگ کی خصوصیت اور ا ادی بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر نشنک لکھتے ہیں:

> ''ان کے یوگ نے روحانی ری ضت میں ای مختلف یہ سامنے لای۔ ارو نے سکھای کہ ای شخص گھر طرز ز گی پ عمل کرتے ہوئے بھی روحانی ز گی ار سکتا ہے۔ یہ 1900 کی دہائی میں ای انقلابی نقطہ تھا۔ ہندوستانی روحا خود فنائیت کے متفقہ یے میں جکڑی ہوئی تھی۔ ارو کے نقطہ سے حقیقی روحا کے متلاشی ان ہندوستانیوں کی ای ی تعداد کے لیے دروازے کھل گئے جو روحانی ری ضت کے لیے اپنی د وی ذمے داریوں کو

> ت ک کرنے سے قاصر تھے۔شری ارو نے سکھای کہ روحا کے حصول کے لیے د کو ت ک کر ی ا ی اگی بن جا ضروری نہیں ہے۔''

ڈاکٹر نشنک نے ارو گھوش کے 'کامل یوگ' کی تی ی دوں کی ہی کرتے ہوئے ان کی بہترین تحلیل پیش کی ہے۔اسے پڑھ کر قاری نہ صرف ارو گھوش کے روحانی فکر وفلسفہ سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے بلکہ اس موضوع پر لکھی گئی کئی کتابوں سے بے ز ہو سکتا ہے۔ انھوں نے نہای مربوط ا از میں پہلے ا نی شعور کے ارتقا کے مراحل کو بیان کیا ہے، پھر روحانی سطح پر عروج وزوال کے طویل سلسلے کی فلسفیانہ توضیح کی ہے۔ڈاکٹر نشنک نے یوگ کے مختلف روایتی طر ں کو بیان کرتے ہوئے شری ارو کے 'کامل یوگ' کی خصوصیات کا جامع تجزیہ پیش کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

> ''کامل یوگ شعور کی نشوو کے لیے ای جامع فریم ورک مہیا کر ہے اور مخصوص وسائل اور تکنیکوں کا انتخاب سالکین پر چھوڑ دیتا ہے۔ہر سالک کی ت قی کے لیے کیا منا ہے، اسے خود چننا ہو ہے اور وہیں سے اپنا سفر شروع کر ہو ہے۔ ائی طاقت پر اعتماد کامل یوگ کا ای لازمی حصہ ہے۔یوگ کی طاقت سالک کو روحانی سفر کے ذریعے اعلیٰ شعور کی طرف لے جاتی ہے۔دوہرے پن اور خوبیوں کو عبور کرتے ہوئے سالک خود دوہری و تہری خوبیوں کا مالک بن جا ہے۔وہ د میں اکا ای مثالی نمونہ بن جا ہے۔پھر بھی اس کا حتمی مقصد صرف اپنے آپ کو بچا نہیں ہے، بلکہ وہ اس د میں اجتماعی تبد کے لیے کام جاری ر ہے''۔

ڈاکٹر نشنک شری ارو گھوش کے روحانی فکر وفلسفے کو دور ی کے عقلیت پسندا نوں کے لیے کار قرار دیتے ہیں اور ان کے مطابق کامل یوگ کے یے پر عمل کر کے آج کا ان اعلیٰ روحانی مقام ومرتبہ حاصل کر سکتا ہے، حتیٰ کہ اپنے سے لا ای مقدس وجود حاصل کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر پوکھر ل نشنک نے جس خوبی اور رسی کے ساتھ مہرشی ارو گھوش کے فکر وفلسفہ اور یوگ کی تعبیر وتشریح کی ہے، اس سے ا ازہ ہو ہے کہ خود ڈاکٹر نشنک بھی اس فکر وفلسفہ سے

ی تی و عملی سطح پ گہری وابستگی ر تے ہیں۔ روحا کے اعلیٰ مقام کا حصول اور سوسائٹی میں خوشگوار انقلاب لانے کی ۔ وجہد شری ارو کے فلسفے کا ما حصل ہے اور ڈاکٹر نشنک بھی اپنی عملی ز گی میں اسی یے پ کاربند آتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مہرشی ارو گھوش سے انھیں ای خاص قسم کی ذہنی، فکری و روحانی وابستگی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے ارو گھوش کی ز گی اور فلسفے پ اتنی جامع اور قیمتی کتاب تصنیف کی ہے۔

چو ارو گھوش کے روحانی سفر میں ان کی رفیق میرا الفاسا کا بھی اہم کردار رہا ہے، اس لیے اس کتاب کے آ میں ڈاکٹر نشنک نے ان کی ز گی اور روحانی تجر ت پ بھی روشنی ڈالی ہے۔ اس طرح یہ کتاب ارو گھوش کی ای بھرپور سوانح حیات ہے جس میں ان کی ز گی کے احوال کے ساتھ ان کے فکر و فلسفہ کا ہمہ گیر و بصیرت مندانہ جا ہ لیا ی ہے۔

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر رمیش پوکھر ل نشنک موجودہ حکومت میں وفاقی وز ی تعلیم اور قومی سیا ت کا ای ی ں چہرہ ہیں۔ ان کا سیاسی سفر کامیابیوں سے معمور رہا ہے اور مر ی حکومت میں بطور وز ی شمولیت سے قبل وہ ا ا کھنڈ بی جے پی کے صف اول کے قا ین میں شامل رہے ہیں۔ 1991 سے 2012 ت پ نچ ر ا کھنڈ اسمبلی کے ممبر رہے اور 2009 سے 2011 ت ر ت کے پ نچویں وز ی اعلیٰ کے طور پ مات ا م دیں، اس عرصے میں انھوں نے ا ا کھنڈ کی تعمیر و تی کے لیے کئی اہم اقدامات کیے۔ 2014 میں ہری دوار سے ممبر آف پ رلیمنٹ (لوک سبھا) منتخب ہوئے اور 2019 میں لگا ر دوسری ر کامیابی حاصل کی، اس وقت موجودہ حکومت میں مر ی وز ی تعلیم کی حیثیت سے اہم اور ی ں مات ا م دے رہے ہیں۔ انھوں نے تعلیمی شعبے میں کئی انقلابی تبدیلیاں کی ہیں، نئی قومی تعلیمی پ لیسی اس سلسلے میں سے زی دہ اہم ہے کہ اس کے ذریعے ہندوستانی تعلیمی م کو پہلے سے زی دہ جامع، مربوط، طلبہ کے لیے مفید اور Flexible بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

سیاسی کامیابیوں اور ی تی و عملی کار موں کے ساتھ ساتھ ای ادی قلم کار، کہانی نویس، ول نگار اور شاعر کے طور پ بھی ڈاکٹر نشنک کی شنا ت قومی سطح پ مستحکم ہے۔ بلکہ ان کا ادبی سفر قاعدہ سیا ت میں آنے سے قبل سے ہی جاری ہے، وہ بچپن سے ہی کہانی نویسی اور شاعری

کرتے رہے ہیں اور ان کی شاعری کا پہلا مجموعہ 1983 میں شائع ہوا تھا۔ڈاکٹر نشنک غیر معمولی تخلیقی صلاحیتوں کے حامل ہیں اور سرَ م سیاسی ٘ مات ا م دینے کے ساتھ ساتھ ان کا ادبی و قلمی سفر بھی مسلسل جاری ہے۔اب ت ان کے قلم سے دس شعری مجموعے، ٘ رہ کہانیوں کے مجموعے، دس ٘ ول، دو سفر ٘ مے، بچوں کے ادب پ چھ کتابیں اور دو کتابیں ا نی شخصیت سازی کے تعلق سے شائع ہو چکی ہیں۔ ہندی ادب میں ڈاکٹر نشنک کا ٘ م خاصا مشہور و مقبول ہے اور وہ ملک کے ٘ یں ہندی ادیبوں، شاعروں، ٘ ول نگاروں اور کہانی نویسوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ان کی تخلیقات میں سادگی کے ساتھ ہندوستانی تہذ ٘ یب وثقافت سے وابستگی کا خوب صورت اظہار پ ٘ یا جات ہے، جو قاری کے دل پ خوشگوار ا ث ڈالتا ہے۔انھوں نے اپنی کہانیوں اور ٘ ولوں میں ہندوستان کے دیہی اور عوامی مظاہر کی ٘ ڑی خوبی سے عکاسی کی ہے۔سماجی معا ت و مسائل کو بھی انھوں نے اپنی تخلیقات کا موضوع بنا ٘ یا ہے اور ٘ ٘ تی احوال بھی ان کے تخلیقی اظہار میں شامل رہے ہیں۔اس طرح ڈاکٹر نشنک کی تخلیقات میں علاقائیت کے ساتھ آفاقیت بھی پیدا ہو گئی ہے اور اسی وجہ سے ہندوستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی انھیں پ ٘ ڑھا اور سراہا َ یا ہے، ان کی کتابوں کے ہندی کے علاوہ د کئی ہندوستانی ز ٘ بانوں میں ت جمے کیے گئے، اس کے علاوہ انگر ٘ یزی، ٘ جرمن، فرنچ اور عربی ز ٘ بانوں میں بھی ان کی تخلیقات کے ت جمے کیے گئے ہیں۔ادبی ٘ مات پ انھیں درجنوں قومی و بین الاقوامی اعزازات سے نوازا َ یا ہے اور ہندوستان و ہندوستان کے ٘ باہر کی کئی یونیور میں ڈاکٹر نشنک کے ادب پ تحقیق بھی کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر نشنک کے ادب اور ان کی تخلیقات پ کئی ٘ ڑی شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ان کی ادبی صلاحیتوں کو تسلیم کیا ہے، ان شخصیات میں ہندی کے مشہور شاعر ہری ونش رائے بچن، سابق وز ٘ یر اعظم اٹل بہاری واجپئی، سابق صدر اے پی جے عبدالکلام، انگر ٘ یزی کے مشہور را رسکن بو ٘ ٹ، امریکن را ڈیوڈ فراؤلے جیسے لوگ شامل ہیں۔

ڈاکٹر پوکھر ٘ یال نشنک اب بھی تمام ت سیاسی و انتظامی مصروفیات کے ٘ باوجود اپنی ادبی سرَ میوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور علمی و ادبی د ان کی تخلیقات سے مسلسل فا ٘ ئ ہ اٹھا رہی ہے۔

ڈاکٹر رمیش پوکھریال نشنک کی یہ کتاب اصل میں ہندی زبان میں تھی، لیکن چو اردو زبان میں مہرشی اروبندو گھوش کے بارے میں قابل اعتماد مواد کی شدید کمی تھی، اس لیے اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا جارہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ قار کو اس کتاب کے مطالعے سے اروبندو گھوش جیسے عظیم انقلابی وروحانی رہنما کی زندگی کے بارے میں بہت سی قیمتی معلومات حاصل ہوں گی۔

شیخ عقیل احمد
ڈائرکٹر، قومی کو . ائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

دیباچہ

تقریباً سو سال قبل، سنہ 1908 میں، . طانوی حکومت نے . وجہد آزادی کے ا نوجوان انقلابی رہنما کو فتار کیا تھا اور ان کے خلاف کلکتہ کی عدا میں مقدمہ ز سما تھا۔ اس کے بچاؤ کے لیے اس کی پیروی کی ذمے داری سی آر داس نے اٹھائی، جو اس وقت ا نوجوان وکیل تھے۔ انھوں نے ان مبہم الفاظ میں اپنی دلیل ختم کی تھی:

''اپنی وفات کے کئی سال بعد بھی، انھیں (سری ارو) . الوطنی کے گیت لکھنے والے شاعر، قوم پ ستی کے علمبردار اور ا سے محبت کرنے والے ا ن کے روپ میں دیکھا جائے گا۔ ان کے الفاظ کی گونج نہ صرف ہندوستان بلکہ سات سمندر پ ر دور دور کے ملکوں میں . ر . رسنائی دے گی۔''

سال 1928 میں . . سری ارو پ ٹیچیری پہنچے تھے اور اپنے آپ کو ر ضت میں منہمک کر لیا تھا، . شاعر اور نوبل ا م فتہ ودیو رابندر تھ ٹیگور نے ان سے قات کی تھی اور انھوں نے کہا تھا، ''آپ کے پ س انمول الفاظ ہیں، جنھیں ہم آپ سے کے منتظر ہیں۔ آپ کی ز ن کے ذریعے ہندوستان پوری د سے ت کرے گا، میری اس ت کو سبھی لوگ سن لیں!''

اس طرح کی پیشین گوئیاں آج سچ . ہو رہی ہیں اور مشکل کی اس گھڑی میں ہندوستان کے ساتھ ساتھ پوری د بھی علم اور روشنی کے لیے سری ارو کی تقلید کر رہی ہے۔

ارو کے حمایتی اور پیروکار کی حیثیت سے، میں ان کے خواب کو پ یہ تکمیل پہنچانے کے لیے وقف ہوں۔ اسی وجہ سے میں بے حد خوشی سے، جناب رمیش پوکھر ل 'نشنک' کے ذریعے لکھی گئی اس کتاب کا خیر مقدم کرت ہوں۔ شری پوکھر ل شری ارو سے کافی متا ہیں، جس کا احساس آپ کو اس کتاب کے پ ڑھنے کے دوران ہوگا۔ میں اپنی بت کہوں تو اس کتاب کی اشا ت اس اہم اور خاص وقت پ ہو میرے لیے کئی وجوہات سے بہت اہم ہے:

پہلی یہ کہ یہ وقت کی ضرورت ہے۔ صرف ہندوستان میں ہی نہیں، بلکہ د کو بھی ایسی کتاب کی بہت ضرورت ہے۔

دوسری یہ کتاب خود ہندوستان کے مر ی وز ے نے لکھی ہے، کیو ان کا خیال ہے کہ اس قابل قدر اور اہم پیغام کو پوری د میں عام کرنے کی ضرورت ہے۔

تیسری، جناب پوکھر ل ہندوستان کے وز تعلیم ہیں، جبکہ شری ارو بھی اپنی ز گی کے ہر مرحلے میں تعلیم کے ساتھ گہرائی سے جڑے رہے۔ انگلینڈ میں ای طا علم کے روپ میں کیمبرج میں ان کی کارکردگی عمدہ رہی اور ان کے اسا ہ نے بھی ان کی بہت تعریف کی۔ گجرات کے ودا میں ای پ وفیسر کے روپ میں اور پھر کلکتہ میں بنگال نیشنل کالج کے قیام کے بعد پہلے پ نسپل کے روپ میں طا علموں نے ان کی بہت تعریف کی اور ان کے لیے وہ ای محرک تھے۔

آ میں، شری ارو اور شری ماں نے پ ڈیچیری میں 'انٹرنیشنل سینٹر آف ایجوکیشن' قائم کیا، جس نے لازمی تعلیم اور ت قی کے ذریعہ تعلیم کے لیے ای نئے نقطۂ کے ساتھ سرکردہ کام ا م دیہے۔

چوتھی یہ کہ شری ارو کا ماننا تھا کہ مستقل طور پ تبد اور ا کو مستقبل کی طرف لے جانے کے لیے تعلیم سے مو ذرائع میں سے ای ہے۔

اتنا ہی نہیں، اس کی اشا ت کا وقت بھی بہت اہم ہے۔ 15 اگست، 2022 کو ہم ہندوستان کی آزادی کی 75 ویں سالگرہ منا رہے ہوں گے۔ کم ہی لوگ جا ہیں کہ اس دن ہم شری ارو کی 150 ویں سالگرہ منا گے، کیو ہندوستان ان کی 75 ویں سالگرہ پ آزاد ہوا تھا اور اس وقت شری ارو نے ہندوستان کو اپنا اہم پیغام دی تھا، جس میں انھوں نے اپنے پ نچ

خواب کی بات کی تھی: آزادی اور متحد ہندوستان، ایشیا کا عروج، د کو ہندوستان کا روحانی تحفہ، ا کے اتحاد اور ا نی شعور میں ترقی کا اگلا قدم۔ انھوں نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ ہندوستان اس سمت میں کس طرح اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کرسکتا ہے۔

یہ محض اتفاق نہیں ہے کہ بہت سی اہم باتیں ای ساتھ ہیں۔ میرے خیال میں یہ بھارت ما نے منصوبہ بنایا ہے اور ان کی مہربانی سے جناب پوکھریل نشنک ای نئے ہندوستان کی تعمیر کرنے کے اس اہم عمل میں قرب ں دینے کے لیے منتخب کیے گئے ہیں۔

انھوں نے مجھ سے درخوا کی کہ اس کتاب کا دیباچہ لکھوں۔ جس کے لیے میں ان کا ممنون ہوں اور فخر محسوس کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس کا زیادہ سے زیادہ زبانوں میں ترجمہ کیا جائے گا اور پ ٹ کے ساتھ ساتھ ڈ ذرائع سے بھی یہ پوری د میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک خاص طور پر طلبا اور نوجوانوں تک پہنچ سکے گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے ذریعے لوگوں اور نوجوانوں کو شری ارو کو سمجھنے کا موقع ملے گا اور وہ ان کے خوابوں کی تکمیل کی سمت میں اپنا تعاون دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں گے۔

وجے پوددار
سری ارو سوسائٹی
پ ٹ ی

میری بات

جولائی 2018 میں سفرِ یورپ کے دوران پیرس کے 'ا ٹ یہ ہاؤس' میں اظہارِ خیال کے بعد میں نے وہاں مقیم بھارت کے طلبا سے بات چیت کی تو انھوں نے بھارتی فلسفہ، روحا ، ثقافت اور مہرشی ارو سے متعلق کئی سوالات کیے۔ ہندوستان سے ہزاروں میل دور غیر ملکی سرزمین پر شری ارو کی مقبولیت دیکھ کر میں حیران تھا۔

وہیں مجھے یہ بتا یا گیا کہ جب شری ارو کی کتاب 'اڈ ونچر آف کنشسنیس' (Adventure of Consciousness) فرانس میں پہلی بار شائع ہوئی تو اس کی کافی ڈیمانڈ تھی اور اس کے کئی اڈ نکلے۔ اس وقت کے سوویت یو کے زوال کے بعد جب یہ کتاب لینن اڈ یونیورسٹی کے ذریعے روسی زبان میں شائع کی گئی تو چند ماہ میں ہی اس کے ایک لاکھ نسخے فروخت ہو گئے۔ اس کے بعد مزید ایک لاکھ نسخے شائع کیے گئے۔

شری ارو بھارت کے ہر شہری کو اپنی اعلیٰ اقدارِ حیات سے مربوط کر کے روحانی مقاصد کے حصول کے لیے بیدار کرنا چاہتے تھے۔ شری ارو ایک عظیم ہندوستانی فلسفی، روحانی معلم، قائد، شاعر، ہندوستان کی ... کے علمبردار، وطن پرست لیڈر، روحانی ... قومیت کے سرخیل اور ایک عظیم ... تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ بھارت کی فلاح تبھی ممکن ہے جب اس ملک کے باشندوں پر مغربی تہذیب کا رنگ نہ چڑھے اور وہ ہر اعتبار سے بھارتی رہیں۔

دیکھا جائے تو شری اروبند کا یہ قومیت مغربی یہ قومیت کی طرح سیاسی فکر محدود نہیں ہے بلکہ یہ روحانی فکر کا بھی سنگم ہے۔ ذاتی طور پر میرا یہ ماننا ہے کہ شری اروبند کے ذریعے سیا کو روحا میں لنا ہندوستانی اور عالمی شعور کو ایک بے مثال ہے۔

سماجی و سیاسی موضوعات پر شری اروبند کی فت اور ارتقائے شعور و ادراک کے تئیں ان کی غیر معمولی فکر کا میں ہمیشہ سے قائل رہا ہوں۔ اس حوالے سے شری اروبند کے تئیں میرے دل میں بڑی عزت ہے۔ سے زیدہ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ کئی معزز شخصیات کے خلاف وہ ہندوستان کی تحریکِ آزادی میں بھی سرگرم رہے، حتیٰ کہ طانوی حکومت کے ذریعے قید کیے جانے کے وجود ان کے عزم و ہمت میں کوئی کمی نہیں آئی۔

مہرشی غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل تھے۔ ان کی مخصوص قوتِ عمل، کامل یوگ کے حیرت انگیز مطالعے، علمی معا ت میں ان کے نہا در ئج، بھکتی اور عمل کے تئیں ان کے دوررس یے اور سے اہم انٹیگرل یوگ یعنی کامل یوگ کا احساس کروانے کی ان کی صلا کی وجہ سے میں انھیں بھگوان ھ، بھگوان مہاوی، رام کرشن جیسی روشن ضمیر شخصیات کی صف میں شامل سمجھتا ہوں۔

شری اروبند ہر شخص کو ایک زندہ روح کی حیثیت سے مخاطب کرتے ہیں اور ان کی شخصیت کی عظمت دیکھیے کہ انھوں نے 'شری ماں' کو اپنا معاون بنایا۔ شری ماں کو 'جگ ماتا' کا مقام دے کر اس بات کو ش کیا کہ ا ن اپنی لگن، محنت اور اپنی صلا کے ذریعے اعلیٰ مقام پہنچ سکتا ہے۔

شری اروبند شروع سے ہی لکل مختلف شخصیت اور مفکرانہ شان کے حامل تھے۔ ان کی سیا قومیت پر تھی۔ وہ ہندوستان کو اس کے اصل روپ میں دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کا یقین تھا کہ اگر ہندوستان اپنی گم شدہ روحانی عظمت، قدیم آریوں کی ہمہ گیر روحانی و مادی بلندی و عظمت دو رہ حاصل کر لے تو وہ 'وِشوَ ؤ' بن جائے گا۔

انھوں نے یورپ میں اپنی طا علمی کے دوران وہاں کی ریخ اور وہاں کے شہریوں کی نفسیات کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ ہندوستان آنے کے بعد یہاں کے شوت مند ماضی اور حال کے م حالات کو بھی قری سے دیکھا۔ ان دونوں کے پس منظر میں انھوں نے آزادی کا

منصوبہ بنای، وہ سہ ابعادی منصوبہ ان کی ذاتی فکر کا نتیجہ تھا۔شری ارو بھارتی ثقافت، اقدار، سناتن دھرم کے لیے پوری طرح وقف تھے۔وہ یہاں کے شہریوں کی صلا یت وا ادی کو پہچا تھے اور ہر شخص کو اس سے واقف کروا چاہتے تھے۔میں ما ہوں کہ شری ارو کا اس روئے زمین پ آ ای ائی منصوبے کے تحت تھا۔تحریکِ او ی کی وجہ سے انھوں نے ساری د کو خودی کو بلند کرنے کی نئی راہ دکھائی۔

انھوں نے 'و ے ما م' میں 'ہندوستان کی تعمیر نو اور یورپ' کے ز عنوان اپنے مضمون میں لکھا:

> ''اَ بھارت یورپ کی فکری نوآ دی بن جا ہے تو وہ کبھی بھی اپنی اصل عظمت کو حاصل نہیں کرسکتا ی اپنے بے پناہ امکا ت کو کام میں نہیں لاسکتا۔ بھی، جہاں بھی کوئی ملک اور قوم حکومت سے محروم ہوئی اس کی قی رک گئی۔بھارت کو اَ اپنی قسمت کا فیصلہ خود کر ہے تو اسے بھارت ہی رہنا ہوگا۔یورپ کو بھی اپنی تہذی و ثقافت بھارت پ تھوپ کر کوئی فا ہ نہیں ہوگا۔کیو ا بھارت، جو یورپ کی بیماریوں کا معالج بن سکتا ہے،خود بیماری کی َ فت میں آجائے تو بیماری ٹھیک نہیں ہو پ ئے گی۔''

موجودہ چیلنجز سے بھرپور حالات کے پس منظر میں شری ارو کے افکار عوام پہنچانے کی بہت ضرورت ہے اور اس مقصد سے ان کی تحری وں،ملفوظات کو مختلف ز نوں میں نہا ی آسان ا از میں ملک و بیرون ملک پہنچا ی جائے۔خود شری ماں نے شری ارو کے رے میں کہا تھا:

> ''ہم سبھی ما ہیں کہ شری ارو جو لکھتے ہیں اسے پ ڑھنا مشکل ہے۔کیو ان کے خیالات میں خاصی گہرائی ہوتی ہے اور ان کی ز ن غیر معمولی ادبی اور فلسفیانہ ہے۔ان کی توں کو سمجھنے کے لیے ذہن کو خصوصی تیاری کرنی پ ڑتی ہے جس میں کافی وقت لگتا ہے۔الّا یہ کہ کسی کو ا ادی قسم کی صلاحیتیں ملی ہوں۔''

شری ارو نے خود بھی لکھا ہے:

''لوگ یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ میں کیا لکھتا ہوں کیو ذہن اپنے دائ ٔ ادراک سے ہر کی چیزیں نہیں سمجھ سکتا۔ ہرای ذہن اپنی سوچ کو سچ کی جگہ پ ر ت ہے۔''(ای شاَ دکو لکھے گئے خط سے اقتباس: 1936-06- 06)

میں سمجھتا ہوں کہ زی کتاب قار کو شری ارو کے عدیم النظیر اور حیرت انگیز کار موں سے روشناس کروائے گی۔ اس کتاب میں قار کو شری ارو کی شخصیت کو آسانی سے سمجھانے والا دلچسپ، مفید اور دلکش مواد ملے گا۔ جس سے ان کی ز گی میں توا ئی اور مثبت سوچ کا ارتقا ہوگا۔

مہرشی ارو بھارتی سیا ت یعنی بھارت کی تحریکِ آزادی میں 1905 سے 1910 ت صرف پ نچ سال سرَ م رہے اور اتنی کم مدت میں ہی انھوں نے ملک کے عوام کو سیاسی اعتبار سے اتنا صلا یت بنادی کہ وہ اپنی حقیقی حیثیت کو پہچان سکیں اور اپنی کھوئی ہوئی عزت و وقار کو دو رہ حاصل کرنے میں سرَ م ہوں۔ اس کتاب کے ذریعے میں ملک کی نوجوان ت نہای ت آسان ز ن میں شری ارو کے افکار کو پہنچا چاہتا ہوں کیو نئے بھارت کی تعمیر کی ذمے داری ہماری نوجوان پ ہی ہے۔ اسی مقصد سے اس کتاب کا تمام بھارتی ز نوں اور اہم غیر ملکی ز نوں میں ت جمہ کیا جا رہا ہے۔

میرا خیال ہے کہ کثیر آ دی کے فائ ے کی وجہ سے نوجوان بھارت میں بے پناہ امکا ت ہیں۔ بھارت کو اس کی قدیم شان و شو ت سے ہم کنار کرنے اور ملک کو علم مرکوز سپر پ ور بنانے میں شری ارو جیسے سنتوں کے افکار اہم محرک کا کردار ادا کریں گے۔

اس کتاب میں کئی ایسے واقعات کا ذکر ہے جہاں شری ارو ا کے سچے رہنما کے طور پ سامنے آتے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ پوری عالمی ت ریخ میں روحا ، قوم پ ستی اور ا نی فلاح و ت قی کے بے سے اس حد ت سرشار کوئی اور شخصیت مل سکتی ہے۔

رمیش پوکھریال 'نشنک'

1

شری ارو سے مہرشی ارو

مہرشی شری ارو کا کوئی کیا تعارف کروائے؟ الفاظ کی اپنی حدود ہوتی ہیں۔ویسے بھی ہر بے، ہرخوبی اور ہر شخصیت کا بیان الفاظ میں نہیں کیا جاسکتا۔مہرشی شری ارو کے رے میں لکھتے ہوئے کچھ اسی طرح کے ات ذہن میں آتے ہیں،قلم ٹھٹھک جا ہے اور ہاتھ رک جا ہے کہ ت کہاں سے شروع کریں؟

شری کرشن جنم اشٹمی کے دن 15 اگست 1872 کو کلکتہ کے ڈاکٹر شری کرشن دھن گھوش کے پیدا ہونے والا بچہ علم اور روحا کے میدان میں پوری د کی رہنمائی کرے گا اور بھارت ما کو غلامی کے طوق سے آزاد کرانے میں اہم کردار ادا کرے گا، یہ کس نے سوچا ہوگا؟ ریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ شری ارو کی کمال فکر، عظیم شخصیت اور ز گی کے مختلف پہلوؤں کی د انھیں مہرشی تسلیم کیا ۔ سیاسی، تعلیمی اور روحانی تینوں شعبوں میں شری ارو نے لگن اور حکمت عملی کی مہارت کے ساتھ اپنا کردار ادا کیا اس کی مثال ریخ میں کسی کو نہیں ملتی۔ انگلینڈ میں شری ارو نے اپنی حیرت انگیز ذہا سے کو حیران کر دی۔ اپنی شگفتہ مزاجی اور دانشوری سے انھوں نے اپنے ساتھیوں کے پہچان بنانے میں کامیابی حاصل کی۔ خاص طور تحری اور ز ن ان کی دسترس سے تمام لوگ متا تھے۔ معنی خیز نظموں، متا کن تحری وں سے کس طرح لوگوں کو متحرک کیا جاسکتا ہے اس کی ز ہ مثال شری ارو کی تخلیقات ہیں۔

جتنا زیدہ میں شری ارو کے رے میں مطالعہ کرت ہوں ہمیشہ ان کی عظیم شخصیت کا کوئی نہ کوئی پہلوا جاَ ہوت ہے۔ ان کی ز گی کے تمام واقعات سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ انتہائی عملی، آسان شکل میں روحانی عروج کا جو راستہ شری ارو نے دکھای، وہ ت ریخ میں کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملتا ہے۔

ہندوستان واپس آنے کے بعد شری ارو جی نے جہاں ہندوستانی انقلابی تحری کے ای سرکردہ رہنما کے طور پ وطن عزی کے لوگوں کے ا ر الوطنی کے ت کو پ وان پ ڑھای، وہیں ان کے ا ر روحانی ت قی اور الو کی راہ ہموار کی۔ دوسرے مفکرین کے عکس شری ارو نے ہندوستانی روای ت میں د ت یب داخلی معلومات، تجربے اور نفسیاتی علوم پ بہترین معاشرتی م کی تشکیل کا عہد کیا۔ شری ارو کے رے میں سے اچھی ت یہ تھی کہ انھوں نے روحا کی بلندیوں کو تو حاصل کیا لیکن ان کا یہ علم انھیں د سے دور نہیں لے جا سکا۔ وہ ا کے ماضی اور حال کی کوت ہیوں سے بخوبی واقف تھے، لہٰذا انھوں نے ہندوستان کے لوگوں کو ہماری روایتی اقدار کی ی د پ روحانی بلندیوں ت لے جانے کی کوشش کی۔ ان کا ماننا تھا کہ ہمارے وی وں، ہمن نتھوں، ار یکوں، اپنشدوں، پ انوں، مہا کاویوں اور روایتی سنسکرت ادب کے متون میں بھی بے انتہا علوم ہیں اور ان کا استعمال ہو چاہیے۔

شری ارو شروع میں سرَ م سیا ت میں شامل ہوئے اور پھر وہ گیتا، اپنشدوں اور وی وں میں اس قدر گم ہو گئے کہ یہی ان کی ز گی کا واحد مقصد بن یَ۔ انقلابی شری ارو نے یوگ، فلسفہ اور روحانی ارتفاع کے ای نئے ب کی تخلیق کی جس کی روشنی سے آج بھی کروڑوں لوگوں کی ز گی روشن ہے۔ روحانی قیادت کا ایسا حیرت انگیز سنگم ہمیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ کتنے ہی لوگوں نے ان سے متا ہو کر اپنے گھر، خا ان کو چھوڑ دی اور آزادی کی لڑائی میں شامل ہو گئے۔ کتنے ہی لوگوں نے ان کے کہنے پ اپنے لیے ہنستے ہنستے پھا کے پھندے چوم لیے اور ارو نے اپنی روحانی طاقت کے ذریعے د کی سے طاقتور حکومت سے ٹکر لی اور اپنی روحا کے ذریعے انھوں نے ای مضبوط حکومت کو سوچنے پ مجبور کر دی کہ اَ چہ د کے کچھ حصوں میں ان کی حکومت ہے لیکن سارے عالم کو نے والا قادر مطلق کوئی اور ہے۔ یہی وہ طاقت ہے جو پوری د کو تی ہے اور اسی طاقت کے ذریعے ڑے اور اہم کام کیے جا ت ہیں۔ شری ارو کے رے میں سے اہم ت یہ ہے کہ انھوں نے کے

لیے روحانی ت قی کا راستہ ہموار کیا اور . سے اچھی . ت یہ ہے کہ انھوں نے کسی خاص فرد کے لیے اس کی ضرورت کے مطابق ایسا راستہ طے کیا جو انتہائی عملی، سائنسی اور سادگی سے معمور ش . ت ہوا۔

سناتن دھرم کے علاوہ شری ارو نے ہندوستان کی مکمل آزادی کے لیے ز گی بھر کام کیے۔ ان کی سر َ می ای ایسے وقت میں سامنے آئی . . ای طرف ملک غلامی کے طوق میں جکڑا ہوا تھا اور وطن عز ی کے لوگ محکوم ہونے کی وجہ سے اپنی لازوال ہندوستانی ثقافتی اقدار کو مکمل طور پ بھول گئے تھے۔

شری ارو نے ’ا تم یوگ‘ کا فلسفہ تیار کیا۔ ای ایسا یوگ جو ز گی کے تمام پہلوؤں پ محیط تھا اور روحا کی روشنی کو ا نی ز گی میں ا ت رنے میں کامیابی حاصل کی۔ میں شری ارو کو ای ایسا فرشتہ سمجھتا ہوں جو محکومیت کی بیڑیوں میں قید غیرت مند ہندوستانی عوام کی ۃ ش کے لیے خاص طور پ اس روئے زمین پ آئے تھے، ان کے . رے میں خاص . ت یہ ہے کہ انھوں نے نہ صرف معاشرتی، معاشی آزادی کے . رے میں . ت کی، بلکہ وہ پورے ملک کے شہریوں کو روحانی طور پ بھی بیدار کر چاہتے تھے کیو ان کا خیال تھا کہ . ت ہماری روحانی ت قی نہیں ہوگی، اس وقت ت ہم آزاد نہیں ہو ت ۔

آج ہمارے سامنے بہت سے عالمی چیلنجز ہیں، ماحولیاتی تبد ، و . ئی امراض، . ڑھتی ہوئی آلودگی، دہشت َ دی وغیرہ۔ د غر . ت ، بھوک، َ تی ہوئی ا نی قدروں جیسے بحرانوں میں مبتلا ہے۔ ہم جس عالمی تہذ ی . کو اپنے چاروں طرف دیکھتے ہیں وہ ای ایسے م کی تشکیل میں مصروف ہے جہاں ہر چیز لازمی طور پ وحشیانہ پن، ماد ی ت پ ستی سے بھری ہوئی آتی ہے۔ . ڑھتی ہوئی خواہشات کے اس دور میں ہم اپنے روحانی نشو کے سفر سے دور ہیں۔ ایسے مشکل ت ین صورتِ حال میں شری ارو کا فلسفہ، ان کی سوچ ہماری تحر ی کا اہم وسیلہ ش . ت ہوسکتی ہے۔ شری ارو نے مغربی د کو دیکھا، مغربی علم نے انھیں ہندوستانی علوم اور سائنس کو ای نئے ڈھنگ سے تجزیہ کرنے کی صلا ی ت سے ہمکنار کیا۔ انھوں نے اس . ت کو ما کہ ہم . کو . طنی علوم حاصل کر کے مقصد کی طرف . ڑھنا چاہیے۔ خوشی کی . ت ہے کہ آج شری ارو کا م علم اور روحانی سکون کا مترادف سمجھا جا ت ہے۔ مہرشی شری ارو ای ایسا م ہے جو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ پوری د کے لوگوں کو محبت، امن، رواداری، ہم آہنگی اور روحانی بلندی کے لیے ت غیب دیتا ہے۔

د بھر میں پھیلے ہوئے شری ارو کے تین سو سے زا آشرم علم ومعرفت کے مر کی شکل میں موجود ہیں، جہاں لوگ آج بھی ہزاروں میل دور سے اپنے علم کی پیاس بجھانے کے لیے آتے ہیں۔ ا صوفی، فلاسفر، شاعر اور روحا کے ماہر کی حیثیت سے انھوں نے ہندوستانی ریخ میں اپنی سنہری موجودگی درج کرائی ہے۔ ۔ پہلی عظیم عروج پر تھی اس وقت شری ارو نے روحانی نشو کے اپنے فلسفے اور ا نی فطرت کو الوہی اوصاف میں تبدیل کرنے کی امید میں فلسفیانہ تخلیق 'دی لائف ڈیوائن' (The Life Divine) شائع کی۔

شری ارو نے مغربی د کو دیکھا تھا، اس کا فا ہ یہ ہوا کہ انھوں نے ہندوستانی علوم اور فلسفے کو نہ صرف غیر ملکیوں کی سمجھ کے مطابق سا جھا کیا بلکہ اسے حقیقی روپ میں بھی پیش کیا۔ ہندوستانی علوم، مغربی تجربے اور ان کے سہ جہاتی علوم نے انھیں ہندوستانی مشرقی علوم کا نئے طر سے تجزیہ کرنے کی صلا یت بخشی۔ انھوں نے یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ ہر طنی علوم کو حاصل کر کے مقصد کی طرف بڑھنا چاہیے۔ انھوں نے ا نی فطرت کی تبد اور زند گی کی تقسیم کا بھی مطالبہ کیا۔ شری ارو نے 'مکمل یوگ' کے فلسفے کو ترقی کی۔ ا ایسا یوگ جو زند گی کے تمام پہلوؤں پر محیط تھا اور ا نی زند گی میں روحا اور روشنی لانے میں کامیابی حاصل کی۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ شری ارو کا نام روحانی سکون کا متبادل بن گیا ہے۔ یہ ہندوستان کے لیے فخر کی بات ہے کہ 50 سے زا ممالک نے شری ارو کے افکار کی تبلیغ وتشہیر کا ا ایسا م قائم کیا ہے، جو د بھر کے لوگوں کو پیار، امن، رواداری، ہم آہنگی اور روحانی بلندی کی ترغیب دے رہا ہے۔

جتنا میں ارو کے بارے میں سوچتا ہوں اتنا ہی زیادہ حیران رہ جاتا ہوں۔ وہ ہر شعبہ میں اول تھے، چاہے ان کا مطالعہ رہا ہو، طا علمی کا دور، سیاسی زند گی ہو یا روحانی و کا کردار رہا ہو، انھوں نے ہر جگہ نئی مثال قائم کی۔

شری ارو کی سے خاص بات یہ ہے کہ انھوں نے ہر کسی کے لیے روحانی عروج کا راستہ طے کیا تھا اور سے اچھی بات یہ ہے کہ کسی فرد کے لیے بتایا گیا راستہ بہت عملی اور آسان ہے۔ بہت سے لوگوں کا ماننا ہے کہ شری ارو ا نوجوان کے روپ میں پورے غیر ملکی رنگ میں رنگ کر ہندوستان آئے تھے۔ یہ قدرت کی مہربانی تھی کہ وہ ہندوستان آئے اور

ہندوستانی ماحول میں پوری طرح ڈھل گئے۔ اپنے ساتھ ایسی تجز یتی قوت اور صلا یت لے کر آئے جس سے انھوں نے ہمارے روایتی نتھوں کا مطالعہ کر کے ان سے امرت نکال کر عام لوگوں کے سامنے اسے انتہائی آسان ز ن میں پیش کیا۔

شری ارو کے رے میں کوئی بھی تفصیل اس وقت نامکمل ہے۔ ت کہ شری ماں کے رے میں نہ بتا جائے۔ شری ارو نے اپنی د وی ز گی ترک کر دی اور مراقبہ میں چلے گئے، تو انھوں نے دیوی شکتی کے روپ میں ارو آشرم کو سنبھالا۔ میرا الفاسا (Mirra Alfassa) سے 'دی مدر' ت کا ان کا سفر کافی ا ر پ ڑھاؤ سے بھرا ہوا تھا۔ فرانس سے آ کر شری ارو کی روحانی معاو ت کا سفر ان کی حیرت انگیز روحانی قابلیت، لگن، وفاداری اور بھکتی کی داستان بیان کرتا ہے۔

خود شری ماں کے مطابق وہ بچپن میں ہی د وی ز گی میں ساری دلچسپی کھو بیٹھی تھیں اور ت سے انھوں نے مراقبہ اور روحا کی راہ پر اپنا سفر شروع کر دیا تھا۔ رہ سے تیرہ سال کی عمر کے درمیان انھیں بہت سے ذہنی اور روحانی تجربے ہوئے۔ مدر کے مطابق، ا اور بیس سال کی عمر کے درمیان انھوں نے بغیر کسی کتاب اور استاد کی مدد کے علم حاصل کیا۔ بعد میں انھوں نے روحا کی راہ پر آگے بڑھنے کے لیے 'راج یوگ' اور 'بھگود گیتا' کا سہارا لیا۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ میرا نے شری ارو کو دیکھا، تو انھیں ا ایسے شخص کے طور پر پہچانا جسے انھوں نے ا ا ھیرے ایشیائی شخص کے یے سے دیکھا تھا۔

سے اہم ت یہ ہے کہ شری ارو کی موت کے بعد ماں نے اسی جوش، طاقت اور بے کے ساتھ ضرورت مندوں کی ذہنی اور جسمانی یت کا کام جاری رکھا۔ اس کتاب کا ا ب شری ماں کے م سے منسوب ہے، جو ان کے حیرت انگیز روحانی سفر کا خاکہ پیش کرتا ہے اور ارو آشرم کو نئی بلندیوں پر لے جانے میں ان کی اہم شرا ت کے رے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ ا طویل عرصے سے شری ارو کے رے میں لکھنے کی خواہش تھی۔ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کا موقع ت آ یونیسکو کے ڈا کٹر جنرل دورۂ ہندوستان کے دوران مجھ سے ملنے آئے۔ گفتگو کے دوران انھوں نے بتا کہ پوری د میں ہمارے نوجوان کس طرح اپنے اصل مقاصد سے ہٹ رہے ہیں اور غلط راستے پر گامزن ہیں۔ اس کی یدی وجہ

ہمارے تعلیمی اداروں میں تشدد، منشیات کی ۔ اور عملی طور پ ا نی اقدار کو ا ا ز کر ہے۔ ان ساری پ یشانیوں کا حل تجو کرتے ہوئے میں نے ان سے کہا کہ ہم اپنے م تعلیم میں اقدار پ تعلیم کو شامل کر کے اپنے طلبا کے ا را نی اقدار کو راسخ کر تے ہیں۔

انھوں نے بھی اس بات سے اتفاق کیا کہ پوری د کی نوجوان کو نہ صرف ا نی اقدار پ تعلیم دلوا چاہیے بلکہ اسے اقدار پ ز گی ارنے کی بھی غیب دینی چاہیے۔ میرے خیال میں اقدار پ تعلیم کی فراہمی میں ہندوستان پوری د کی قیادت کرسکتا ہے۔ 33 سال کے بعد عالمی ڈسکورس کے بعد بنی نئی تعلیمی پ لیسی میں اس بات پ پوری توجہ دی گئی ہے کہ ہماری تعلیم، ہماری ز ہ و بندہ ہندوستانی ثقافت کی لازوال اقدار پ ہونی چاہیے۔ چاہے شری ارو اور شری ماں اس د میں ہمارے بیچ موجود نہیں ہیں پھر بھی وہ ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ آج پ ڈیچیری اور وِتے میں ہزاروں لوگ رہتے ہیں اور بڑی تعداد میں پوری د سے لوگ وہاں اکٹھا ہوتے ہیں۔

ہمیں اس بات کا خاص خیال رکھنا ہوگا کہ ہماری تعلیم تہذ پ ہو اور طلبا کو عالمی مقابلہ کے لیے تیار کریں۔ ان کے درمیان یہ بھی خیال آ کہ ہمیں اقدار پ تعلیم کو یقینی بنانے کے لیے کوششیں کرنی ہوں گی۔ اس کا ا موثر ذریعہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے ملک کے عظیم ا نوں کی ز گیوں کے واقعات کو اپنے طلبا لے جانے کی کوشش کریں۔ اس سے یہ سیکھنے کو مل سکتا ہے کہ ان عظیم ا نوں نے مختلف قسم کے متضاد حالات میں ملک اور معاشرے کو بہت ز یدہ اہمیت دیتے ہوئے کیسے خود کو ان کے م وقف کر دی۔

انہی چند خیالات وافکار کے ساتھ شری ارو کی سوانح پ مشتمل یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں دے رہا ہوں۔ اگ اس کتاب کی کوئی بھی بات آپ کو متا کر سکے، تو ہماری یہ کوشش کامیاب ہوگی، ساتھ ہی اگ آپ کتاب کے سلسلے میں اپنے ردعمل سے آگاہ کریں گے تو ہمیں خوشی ہوگی۔

کتاب میں کچھ ایسے واقعات کا ذکر کیا ہے جہاں پ شری ارو ا کے سچے علمبردار کے طور پ ابھرے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ د کی ریخ میں روحا ، قومیت اور ا نی فلاح و بہبود کے لیے اس حد اپنے آپ کو وقف کرنے والی شخصیت کا ملنا مشکل ہے۔

○○

مہرشی شری ارو ی کی ابتدائی زن گی

شری ارو ن 20 ویں صدی میں سیا ت اور ری ضت کے میدان کی ای بہت ہی اہم شخصیت تھے۔اس ب ب میں شری ارو ن کی زن گی کے پہلے حصے کا ذکر ہے، بچپن سے لے کر بنگال میں ان کی ہنگامہ خیز سیاسی زن گی ت کے ب رے میں ذکر کیا گ ی ہے۔اس کے بعد کے ابواب میں پ ڈیچیری میں ان کے ابتدائی دوراور یوگ کی ان تفصیلات کا بیان ہے جنھیں وہ کامل یوگ کہتے ہیں۔

مہرشی شری ارو ن : پیدائش اورابتدائی دور

شری ارو ن کی پیدائش 15 اگست 1872 کو ع آفتاب سے تقریباً چوبیس منٹ پہلے ،10 تھیٹر روڈ، کلکتہ (اب کولکا ت) میں صبح 5 بجے ہوئی تھی۔ان کے والد کا ن م شری کرشنا دھن گھوش تھا، جو ہگلی ضلع کے ای چھوٹے سے گاؤں کُون نگر کے مشہور گھوش خا ن ان سے تعلق ر ت تھے۔شری کرشنادھن نے کلکتہ یونیورسٹی کا داخلہ امتحان ای مقامی اسکول سے پ س کیا اور کلکتہ میڈ کالج میں داخلہ لیا۔ ب وہ ا سال کے تھے اور میڈ کالج میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اسی دوران ان کی شادی سُورن لتا دیوی سے ہوئی، جو ب راج ن رائن بوس کی ب سے ب ڑی بیٹی تھی۔ کلکتہ یونیورسٹی کے میڈ کالج سے ڈ گ ی ی ن کے بعد سری کرشنا دھن اعلیٰ میڈ تعلیم کے

لیے انگلینڈ چلے گئے۔ وہ اپنے دقیانوسی سماج کے پ بندیوں کے خلاف بنگال سے انگلینڈ جانے والے ابتدائی ہندوستانیوں میں سے ای تھے۔

کلکتہ میں شری ارو کا مقامِ پیدائش

شری کرشنا دھن نے ا. ڈین یونیورسٹی (Aberdeen University) سے ایم ڈی کی سند حاصل کی اور 1871 میں ہندوستان واپس آ گئے لیکن اس دوران مغربی تہذ و ثقافت کے ا ات کی وجہ سے ان کی شخصیت میں تبد آئی اور وہ مغربی تہذ و ثقافت کے ای بڑے مداح بن گئے تھے۔ وہ لترتی بھا ر، ر پور اور کھلنا اضلاع میں سول سرجن کی حیثیت سے تعینات رہے۔ وہ ای نہای فیاض اور سخی ا ن تھے۔ انھوں نے جہاں بھی کام کیا، وہاں نہ صرف ان کی عزت کی جاتی تھی، بلکہ انھیں لوگوں کا پیار بھی ملتا تھا۔ انھوں نے لوگوں کی ضرور یات اور خواہشات کو پہچان کر ان کے کام کو اپنا مان کر پورا کیا۔ انھوں نے شہری ز گی میں بہت اہم کردار ادا کیا اور اسکولوں، ا پ لوں، بلدیت اور د عوامی اداروں میں دلچسپی لی۔ بعد میں کھلنا کے لوگوں نے ان کے م سے اسکول شروع کیا اور ان کی تصو ٹ وَن ہال میں رکھی گئی۔ کہا جا ہے کہ انھوں نے کھلنا شہر کا پورا نقشہ ل دی تھا۔

شری ارو کی والدہ سورن لتا دیوی ا تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ وہ کہا ں اور ڈرامے لکھتی تھیں۔ محبت والی اور ملنسار شخصیت تھیں اور اپنے شوہر کے عکس انتہائی مذہبی خاتون تھیں۔ ان کی کشش شخصیت اور خوش اخلاقی کی وجہ سے انھیں ' ر پور کے گلاب' کے رُوپ میں جا جا تھا، لیکن قسمتی سے وہ اپنے خا انی عارضہ ہسٹریا سے دوچار ہوگئیں، جس کی وجہ سے انھیں اور ان کے شوہر دونوں کو بہت تکلیف کا سامنا کر پڑا۔

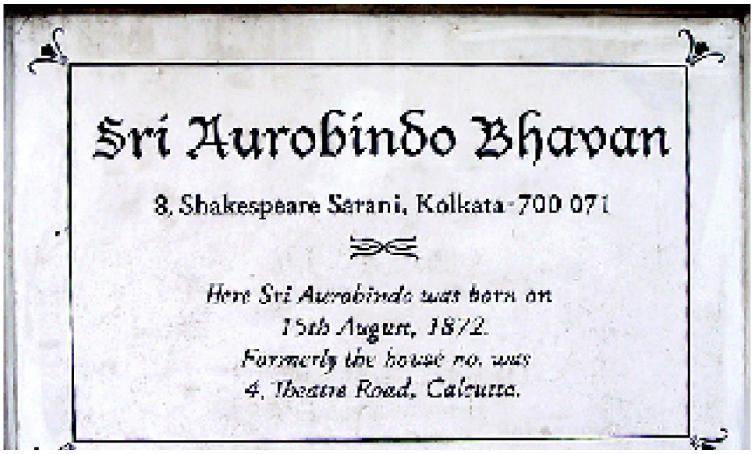

شری ارو جی کی پیدائش کی جگہ لگی تختی

شری ارو کے رشی راج رائن بوس مائیکل مدھوسودن دت کے ہم عصر تھے۔ راج رائن بوس ہنری ڈ وجیو اور ڈیوڈ ہیرے کے شا د ہونے کے ساتھ ساتھ مشرق اور مغرب کے ابتدائی سنگموں میں سے ا تھے اور اپنی ز گی کے سنہرے دور میں انھوں نے 'ملک کی مخلوط و ک، اسلامی اور یورپی ثقافت کی ئندگی کی'۔ انھیں 'اپنے ملک کا انقلابی محافظ، سچائی کا علمبردار اور تصنع کا سخت مخالف کہا جا تھا'۔ اپنی ز گی کے سنہرے دور میں وہ ہمن سماج کے قا تھے۔ دیویندر تھ ٹیگور نے ان کی کتابوں کے رے میں کہا ہے: ''راج رائن بو کے لبوں سے جو کچھ   ہے وہ ملک میں ز د   سنسنی پیدا کر دیتا ہے۔'' بلاشبہ وہ   بنگال کے معماروں میں سے ا ہیں اور انھیں 'ہندوستانی قوم پرستی کا وا آدم' قرار دینا غلط نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی ان کے ا ر روحا کی آگ لگا ر روشن رہی اور ہندوستان سے ان کی گہری محبت، یت کو تشکیل دینے

کی ان کی قابلیت اور مستقبل میں ملک کو سمت دینے کا ان کا مضبوط عزم اور ا ن دوستی جیسے بہت سے تعمیری یت کی شکل میں سامنے آئے۔

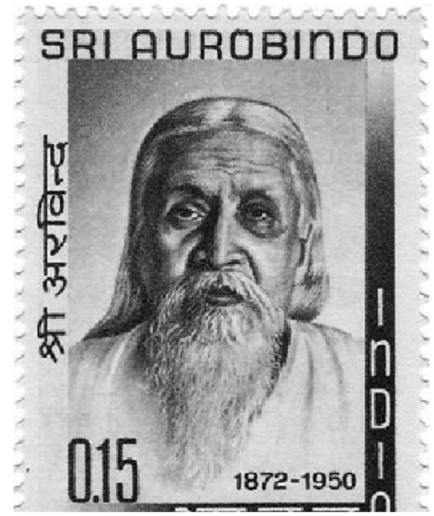

شری ارو کی ی دمیں ہندوستانی حکومت کے ذریعہ جاری کردہ ڈاک ٹکٹ

شری ارو اپنے والدین کے تیسرے بیٹے تھے۔ ونے بھوشن اور منموہن ان کے بڑے بھائی تھے۔ ارو کے معنی ہیں 'مکمل'۔ یہ ان دنوں ای غیر معمولی م تھا اور اسی وجہ سے ان کے والد نے اپنے تیسرے بیٹے کے لیے اس کا انتخاب کیا، اس ت پر تھوڑا غور کرتے ہوئے کہ ز ن کے طنی معنوں میں 'ارو' الوہی شعور کی علامت ہے۔ شای ہی کسی نے سوچا ہوگا کہ مستقبل میں یہ بچہ پوری د میں الوہی شعور کے ذریعے ا نی فروغ کا ب لکھے گا۔

د تمام ہم عصر پڑھے لکھے ہندوستانیوں کے مابین اس رجحان کو مد ر ہوئے ارو کو بھی آسانی سے انگری ی ز ن اور انگری ی چمک دمک نے مکمل طور پ اپنے حصار میں لے لیا تھا۔ ڈاکٹر کرشنادھن نے بھی اپنے بچوں کو مکمل طور پ مغربی تعلیم اور ماحول دینے کا فیصلہ کیا۔ ان بچوں کے پ س انگری آ مس پیگیٹ تھیں اور انھوں نے ان سے آسانی سے انگری ی سیکھ لی، لیکن وہ بنگالی نہیں بول سکتی تھیں۔ ہم انھوں نے بٹلر سے تھوڑی بہت ہندوستانی سیکھ لی تھی۔ . شری ارو پ نچ سال کے تھے تو انھیں اپنے دو بڑے بھائیوں سمیت آ ش راہبوں

کے ز یا انتظام چلنے والے دارجلنگ کے لور کانو اسکول بھیج د یَ یہ۔وہاں تینوں بھائیوں کے دو یت اورساتھی صرف یور لڑکے تھے، کیو یہ اسکول صرف یور بچوں کے لیے ہی تھا۔

مہرشی شری ارو انگلینڈ میں

شری ارو کے والد ڈاکٹر کرشنا دھن گھوش پوری طرح پ عزم تھے کہ ان کے بچوں کو مکمل یورپی ماحول ملے۔ وہ اپنے تینوں بیٹوں[1] کو انگلینڈ لے گئے اور اس سخت ہدا یت کے ساتھ انھیں انگری پ دری اور ان کی اہلیہ (مسٹر اور مسز ڈرووی ٹ) کے ساتھ رکھا کہ انھیں کسی بھی ہندوستانی سے رابطہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے اور ان پ کسی قسم کا ہندوستانی اث نہ رہنے پ ئے۔ ان ہدایت پ لفظ بہ لفظ عمل کیا یَ یہ اور شری ارو ہندوستان، اس کے لوگوں، اس کے مذہب اور اس کی ثقافت کے بہ رے میں مکمل طور پ لاعلمی کے ساتھ پ وان پ ڑھے۔[2]

لندن میں شری ارو

شری ارو کے بڑے بھائیوں بے نوئے بھوشن اور منموہن کو مانچسٹر َ امر اسکول بھیج د یَ یہ تھا جبکہ شری ارو کو مسٹر اور مسز ڈرووی ٹ نے طور پ تعلیم دی تھی کیو وہ بہت چھوٹے تھے۔ ڈرووی ٹ لاطینی اسکالر تھے۔ انھوں نے شری ارو کو لاطینی اور انگری ی کی تعلیم دی جبکہ

مسز ڈرووِ ٹ نے انھیں تاریخ، جغرافیہ، ریاضی اور فرانسیسی زبان کی تعلیم دی۔ ان مضامین کے علاوہ شری اروِ نے خود بائبل، شیکسپیئر، شیلی، کیٹس وغیرہ کو پڑھا۔ مسٹر ڈرووِ ٹ نے شری اروِ کو لاطینی زبان میں اتنا ماہر بنادیا کہ جب شری اروِ لندن کے سینٹ پال اسکول گئے تو اس اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے انھیں یونانی زبان میں ماہر بنانے کا ذمہ لے لیا اور پھر انھیں تیزی سے اسکول میں ترقی دے دی گئی۔

شری اروِ نے مانچسٹر اور سینٹ پال میں کلاسیکس پر توجہ دی؛ انھوں نے سینٹ پال میں گزارے گئے تین سالوں میں صرف اسکول کے اوقات میں اسکولی کتاب کو پڑھا اور فارغ اوقات کو عام مطالعے میں صرف کیا۔ خاص طور پر انگریزی شاعری، ادب اور افسانہ، فرانسیسی ادب اور قدیم وسطیٰ اور جدید یورپ کی تاریخ پڑھی۔ انھوں نے کچھ عرصہ اطالوی، جرمن اور تھوڑی اسپینش سیکھنے میں بھی لگایا۔ انھوں نے شاعری میں بھی بہت وقت لگایا۔ اس مدت میں اسکول کی پڑھائی ان کا بہت کم وقت لیتی تھی؛ وہ اس میں پہلے سے ہی ماہر تھے اور زیادہ محنت کرنے کو غیر ضروری سمجھتے تھے۔

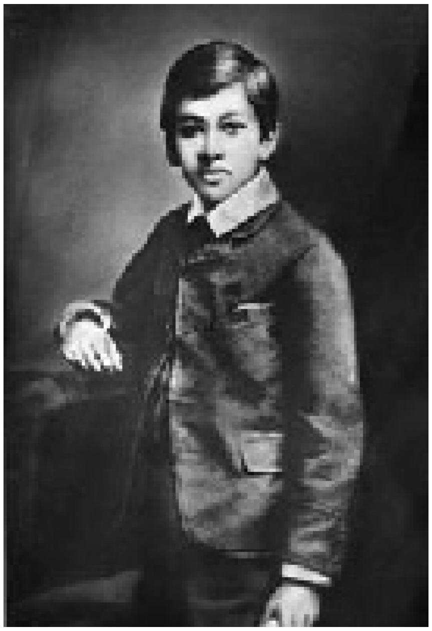

انگلینڈ میں شری اروِ

شری ارون نے فرانسیسی زبان میں مہارت حاصل کی اوردا اور گوئٹے کی اوریجنل تخلیقات کو پڑھنے کے لیے کافی حد اطالوی اور. من زب بھی سیکھیں۔کلاسیکس، انگریزی اورفرانسیسی ادب اور یورپ کی پوری ریخ کاان کا مطالعہ نہ صرف وسیع تھا، بلکہ غیر معمولی طور پ گہرا بھی تھا، جس کا ثبوت ان کی بعد کی یدگار ادبی، ر ، فلسفیانہ، سیاسی، ثقافتی اور معاشرتی تحریوں میں ملتا ہے۔شری ارون نے بہت چھوٹی عمر سے ہی شاعری شروع کر دی تھی۔ یہاں کہ . وہ مانچسٹر میں تھے،تو انھوں نے ’فاکس فیملی‘ ین کے لیے کچھ اشعار لکھے تھے، البتہ انھوں نے سینٹ پل میں سولہ سے اٹھارہ سال کی عمر میں . قاعدہ انگریزی شاعری شروع کی، یہ ایسی سرَ می تھی جو کیمبرج میں داخلے کے بعد اور حیات ان کے ساتھ رہی۔[3]

اپنے ماں . پ، بھائی، بہن کے ساتھ ارون

مسٹر ڈرووی ٹ کی والدہ نے ان تینوں بھائیوں کو مذہب تبدیل کروا کر عیسائی بنانے کی خواہش کی لیکن مسٹر ڈرووی ٹ ، جو ای عمل پسند آدمی تھے، انھوں نے اس پ اعتراض کیا اور مسز ڈرووی ٹ کو اپنا یہ فلاحی خیال ترک کرنا پڑا۔ ڈرووی ٹ 1885 میں آسٹریلیا چلے گئے اور تینوں بھائی مسٹر ڈرووی ٹ کی والدہ کے ساتھ کچھ عرصہ لندن میں مقیم رہے، لیکن مذہب کے بارے میں ان کے اور منموہن کے درمیان ہونے والے جھگڑے کے بعد ان سے الگ ہو گئے۔

اپنے بھائیوں اور ونے کے ساتھ ارو

کیمبرج یونیورسٹی

مستحکم ن بے کے ساتھ سبھی مشکلات کا مقابلہ

مسز ڈرووی ٹ کے ساتھ جھگڑے کے بعد شری ارو ن اور ان کے . سے ٹ ے بھائی بنوئے بھوشن 'ساؤتھ کینسنگٹن لبرل کلب' کے ای کمرے میں آ گئے، جہاں سر ہنری، جو کچھ وقت کے لیے بنگال کے لیفٹینینٹ گور ن تھے، کے بھائی مسٹر جے ایس کاٹن سکریٹری تھے، اور بنوئے نے ان کے کام میں ان کی مدد کی۔ منموہن لاج میں چلے گئے۔ یہ ٹ ی اذی ت اور غر ت کا زمانہ تھا۔ پورے سال سینڈوچ کے ای دو سلائس، ٹ ی کے ساتھ مکھن اور ای پ چائے اور شام کو ای پ ن سیولائے ہی ان کا کھا ن تھا۔ یہ صورتِ حال اس لیے پیدا ہوئی کہ ان کے والد کی طرف سے ہندوستان سے بھیجی گئی رقم طے شدہ وقت پ نہیں پہنچ پ تی تھی۔ لیکن شری ارو ن نے نہ ہی جوانی اور نہ ہی بعد میں شکای ت کی۔ اپنی پ ڑھائی میں مستغرق رہ کر انھوں نے تمام تکلیفوں اور مشکلات کا حوصلہ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اس کے بعد شری ارو ن کیمبرج میں رہائش اختیار کرنے ت مختلف مقامات پ رہے۔ سینٹ پ ل اور کیمبرج میں شری ارو ن کا ن م 'شری ارو ن ا ائ ٹ گھوش' کے طور پ درج کیا گ ی تھا، کیو . . ان کی پیدائش ہوئی تو ان کے ن م ر ن کی تقری . میں ا ا ائ ٹ آئی تھیں، جن کی شادی بعد میں ر ن پور کے ڈسٹر ٹ اینڈ سیشن جج ہنری بے وِ ی ج سے ہوئی تھی۔ انھوں نے اپنے والد کا ن م بچے کے سر پ ت کے طور پ د ی تھا۔ لیکن شری ارو ن نے انگلینڈ چھوڑنے سے پہلے اپنے ن م سے 'ا ائ ٹ' کو ہٹا د ی تھا اور پھر کبھی اس کا استعمال نہیں کیا۔

کنگس کالج، کیمبرج میں داخلہ ینے کے بعد اروِ کو سالانہ £80 اسکالرشپ ملی۔ اس نے ان کی پریشانیوں کو کسی حد تک کم کر دیا۔ کیمبرج میں شری اروِ نے آسکر. اوَننگ کی توجہ حاصل کی جو وہاں کی ای مشہور شخصیت تھے۔ . اوَننگ کے ذریعہ اپنی صلاحیتوں کی تعریف کے بارے میں شری اروِ نے اپنے والد کو لکھا:

''گذشتہ رات مجھے ڈانو کے ساتھ کافی پینے کی دعوت دی گئی تھی اور ان کے کمرے میں مجھے ای عظیم ادبی آسکر. اوَننگ سے ملنے کا موقع ، جو کنگسکی ممتاز شخصیت ہیں، یعنی وہ بے حد قابل تعریف ہیں۔ کوٹیلیس (فرانسیسی کلا رقص) کے بارے میں بات کرتے ہوئے. وہ اسکالرشپ کے موضوع پر پہنچے تو انھوں نے مجھ سے کہا مجھے لگتا ہے کہ آپ کو شای یہ علم ہوگا کہ آپ نے اس اعلیٰ درجے کے امتحان میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔ میں نے تقریباً تیرہ امتحانات کے سوالیہ پرچے پڑھے ہیں لیکن اس دوران میں نے اتنے عمدہ جوابی مقالے کبھی نہیں دیکھے ہیں۔ (یعنی وہ میرے اسکالرشپ امتحانات کے کلا سوالیہ پیپر کا حوالہ دے رہے تھے) جہاں تک آپ کے مضمون کا تعلق ہے، وہ لاجواب تھا، اس مضمون میں (جو ملٹن اور شیکسپیئر کے مابین تقابلی مطالعے پر مشتمل تھا)۔

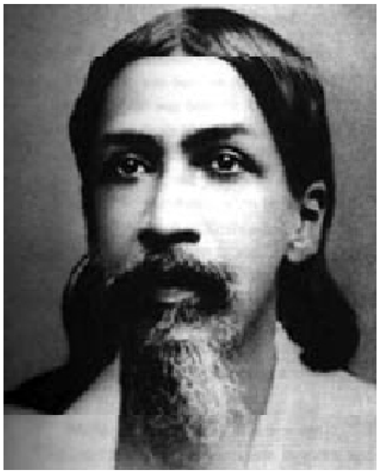

کیمبرج یونیورسٹی کے کامیاب طالب علموں میں شری اروِ کا شمار

کنگس کالج

اس میں، میں نے اپنی مشرقیت کوان کے رجحان سے ۔ لا ت رکھا، جوکہ مضبوط تصورات ودلائل سے بھری ہوئی تھی۔ اس میں محاسن لفظی ومعنوی اور ت ث ات کا بہت استعمال ہوا اور میں نے بے خوف ہوکر اپنے ۔ ت کا اظہار کیا تھا۔ شا یہ میرے اب ت کے ۔ سے اچھے کاموں میں سے ای ہے، لیکن اَ یہ اسکول کی سطح پ ہوت تو میری مبالغہ آرائی اور بیان ۔ زی کی وجہ سے میری ضرور مذمت کی جاتی۔ مسٹر اوبی نے بعد میں مجھ سے پوچھا کہ میں کہاں رہتا ہوں اور ۔ ۔ میں نے جواب دی تو انھوں نے کہا ''وہ منحوس جگہ'' (اور) پھر مہانی کی طرف مڑ کر بولا: ''ہم اپنے طلبا کے تئیں کتنے سخت ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں وہ اعلیٰ ذہن لے کر آ اور پھر ہم انھیں بکس میں بند کردیتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسا شای ان کی عزت کو مجروح کرنے کے لیے کیا جا ت ہے۔''

سنگ دل ۔ طانوی حکومت سے تعارف

۔ لک اروِ کا سنگ دل ۔ طانوی سرکار سے تعارف ان کے والد نے کرای۔ ان کے والد نے انگری وں کے ذریعے حکومت ہندوستان کے ساتھ ۔ ے سلوک کی ن دہی کرتے

ہوئے 'دی بنگالی' کے م سے ای اخبار بھیجنا شروع کیا جس میں انگریوں کے ذریعہ ہندوستانیوں کے ساتھ کی جانے والی سلوکی سے متعلق امور کی ن دہی کی جاتی تھی اور اپنے خطوط میں انھوں نے ہندوستان میں طانوی سرکار کو سخت دل قرار دی تھا۔ یرہ سال کی عمر میں شری ارو کو پہلے سے ہی ازہ ہو چکا تھا کہ د عمومی طور سے ڑے ہنگاموں اور ڑی انقلابی تبدیلیوں سے رر ہی ہے اور وہ خود بھی اس میں حصہ ی کے لیے تیار تھے۔ ان کی توجہ اب ہندوستان کی طرف مبذول ہوگئی اور انھوں نے جلد ہی اس احساس کو اپنے ملک کی آزادی کے خیال میں تبدیل کر دی۔ لیکن اس 'مستحکم فیصلے' کا اختتام تقریباً چار سال بعد ہوا۔ ان کی کارکردگی اس وقت شروع ہوگئی تھی۔ وہ کیمبرج گئے تھے اور وہاں انھوں نے ہندوستانی مجلس کے ممبر کی حیثیت سے اور اس کے سکریٹری کی حیثیت سے متعدد انقلابی تقاری کیں جن کے نتیجے میں وہ ہندوستانی سول سروس سے ہر کر دیے گئے۔

سول سروس کے امتحان میں کامی صرف ای بہانہ تھا، کچھ دوسرے معاملوں میں ہندوستان میں بھی اس قصور کو دور کرنے کا موقع بھارت میں ہی دی تھا۔ لندن میں ہندوستانی طلبا نے خفیہ طور پ 'لوٹس اینڈ ڈ' کے م سے ای ادارہ تشکیل دینے کے لیے قات کی، جس میں ہر ممبر نے ہندوستان کی آزادی کے لیے عموماً کام کرنے اور اس سمت کی طرف ڑھنے کے لیے کچھ خاص قدم اٹھانے کی قسم کھائی۔ ارو نے کوئی ادارہ تشکیل نہیں دی لیکن وہ اپنے بھائیوں سمیت اس کے ممبر بن گئے۔ وہ ادارہ مردہ کے ما تھا۔ یہ ان کے ہندوستان واپس آنے سے عین قبل ہوا تھا اور انھوں نے آ میں کیمبرج چھوڑا تھا، اس وقت ہندوستانی سیا ڈرپوک اور لبرل تھی اور انگلینڈ میں ہندوستانی طلبا کے ذریعے اس طرح کی یہ پہلی کوشش تھی۔[4]

قومی ت کے انتظامی سروس سے کِ زمت

ڈاکٹر گھوش کی خواہش تھی کہ شری ارو ہندوستانی سول سروس میں جا ۔ اپنے والد کی خواہش کے احترام میں شری ارو نے وہ سینٹ پ ل میں تھے تو آئی سی ایس امتحان پ س

کرلیا اور کلا   مطالعے میں بہت ز دہ نمبرات حاصل کیے، لیکن اس کی سروس کے لیے ان کا دل آمادہ نہیں تھا۔ یہ صرف اپنے والد کی خواہش کی تعمیل کرنی تھی کہ انھوں نے اس کے لیے تعلیم حاصل کی تھی۔ ان کے ڑھتے ہوئے قوم پ ستانہ   ت نے انھیں اس سروس کے خلاف کر د :

شری ارو کا شمار کیمبرج یونیورسٹی کے کامیاب طا علموں میں

''انھوں نے اپنی گھڑسواری کی مشق کو ا از کیا اور آ ی سواری ٹیسٹ میں کام رہے، جیسا کہ اکثر کیا جا ہے، انھیں پ س ہونے کا ا اور موقع د َ ، لیکن وہ ٹیسٹ میں شامل ہی نہیں ہوئے، لہٰذا انھیں اہل قرار دے د َ ۔ حالا   اسی طرح کے معا ت میں کامیاب سپروا رس کو ہندوستان میں کوالیفائی کرنے کا ا اور موقع د جا تھا لیکن انھیں لگا کہ آئی سی ایس ان کے لیے نہیں ہے اور وہ اس بندھن سے بچنے کی صورت تلاش کرتے رہے۔ لہٰذا امتحان کو مسترد کرنے کے بجائے انھوں نے خود کو اس کے لیے اہل ہونے د ، کیو ان کا خا ان پہلی ت کو قبول نہ کر ۔''

وہ ہندوستان کی طرف راغب ہوئے۔ انگلینڈ چھوڑنے کا انھیں کوئی ل نہیں تھا۔ نہ انھیں ماضی سے کوئی لگاؤ تھا اور نہ ہی مستقبل کے رے میں کوئی غلط فہمی تھی۔ انگلینڈ میں یقیناً کچھ دو ے بنے تھے، لیکن کوئی ز دہ قر نہیں تھا کیو ان کی ذہنی فضا معاون نہیں رہی۔

ساتھی افسروں کے ساتھ بڑودہ میں شری ارو (گول دا ہ میں)

ری ت بڑودہ کے گائیکواڑ اس وقت انگلینڈ میں تھے۔ وہ اس وقت کے سے زیدہ روشن خیال ہندوستانی حکمرانوں میں سے ای تھے۔ سر ہنری کاٹن کے بھائی جیمز کاٹن جو گھوش بھائیوں سے بخوبی واقف تھے، ان میں دلچسپی لے رہے تھے۔ انھوں نے اب شری ارو کی طرف سے گائیکواڑ سے بت پی کی۔ ان مذاکرات کا نتیجہ یہ نکلا کہ شری ارو کو بڑودہ کی ریستی تقرری موصول ہوئی۔

200 روپے ان کے لیے ماہانہ تنخواہ طے ہوئی اور جیمس کاٹن جیسا چالاک آدمی اس پ فخر محسوس کرت تھا کہ اس نے آئی سی ایس کی لیاقت ر والے آدمی کو اس قدر معمولی معاوضے پ آمادہ کرلیا، لیکن شری ارو لین دین کے معا ت سے لاتعلق ہی رہتے تھے اور اس وقت کے منظر ے کا انھیں کوئی علم نہیں تھا۔

غلط جانکاری سے والد کو شدی جھٹکا

شری ارو نے جنوری 1893 میں انگلینڈ چھوڑ دی تھا۔ حالا ان کے والد ڈاکٹر گھوش کو شری ارو کی آئی سی ایس کے امتحان میں کامی پ مایوسی ہوئی تھی لیکن جب انھوں نے بڑودہ اسٹیٹ سروس میں ان کی تقرری اور ان کی فوری طور پ ہندوستان واپسی کے رے میں سنا تو ان

کے ذہن میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ڈاکٹر گھوش خاص طور پ شری ارو کو پسند کرتے تھے اور وہ ان کے شا ار مستقبل کی امید کرتے تھے۔ لیکن . قسمتی ان کے انتظار میں تھی۔ انھیں میسرز ٹ لے اینڈ کمپنی نے بتا یا کہ شری ارو جس اسٹیمر سے آرہے تھے وہ پ تگال کے ساحل کے پ س ڈوب یَ۔ معلومات غلط تھی، لیکن اس سے ان کے والد کوز . د ت جھٹکا لگا اور انھوں نے اپنے ہو ل سے اپنے پیارے ۔ٹ کا م لے کر خودکشی کر لی۔ حالا شری ارو دوسرے اسٹیمر کے ذریعے بحفاظت ہندوستان پہنچ گئے اور فروری 1893 میں بمبئی میں ا ے۔ قسمت کے لکھے کو کوئی نہیں . ل سکتا۔ جس ۔ٹ کا وہ پلکیں بچھائے ہوئے انتظار کر رہے تھے، جس کے لیے انھوں نے کئی خواب دیکھے اس کے آنے سے پہلے ہی وہ وداع لے لیں گے کسی نے سوچا نہیں تھا۔

○○

حواشی

1 پوراخاٖ ان انگلینڈ َ ی۔ ڈاکٹر گھوش، شر گھوش اور ان کے تین ۔ٖڈ اور بیٹی سروجنی، چوتھے ۔ٖڈ ۔ یندر کی پیدائش انگلینڈ میں ہی ہوئی۔

2 ’شری اروٖ اسیوم اور ماٖ کے ۔رے میں‘، مطبوعہ اروٖ آشرم۔

3 شری اروٖ ان انگلینڈ، اے بی پ انی۔

4 جیونی۔سمبندھی ٹپنیاں۔

3

۔ ؔودہ میں شری ارو

سنہ 1893 میں شری ارو انگلینڈ سے واپس آئے۔ ۔ انھوں نے سات سال کی عمر میں ہندوستان چھوڑا تھا، تو وہ بہت چھوٹے تھے اور غالباً اپنی مرعوب کن شبیہ کے پیچھے چھپی الہامی روشنی سے ا ن تھے۔ ۔ وہ لوٹے تو اکیس سالہ نوجوان تھے جو اپنے خوابوں اور وژن کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے بے چین تھے۔ ان چودہ سالوں میں ان کی ز گی کا ۔ سے ز دہ متا کن اور غیر معمولی حصہ مغرب میں ر لیکن ان کی روح اس سے اچھوتی رہی اور ہندوستان سے ان کی محبت آزادی کی ۔ لڑنے اور اس کے لیے ۔ کچھ ۔ دا کرنے کی خواہش ۔ ھتی رہی۔ ۔

انھیں ہندوستان کے ۔ رے میں ز دہ معلومات نہیں تھی، لیکن انھیں اس کی طرف ا پ اسرار کشش محسوس ہوئی، ا ایسی کشش جسے ان کا ذہن مشکل سے ہی انھیں سمجھا سکتا تھا۔ بعد میں انھوں نے اس کے ۔ رے میں کہا ''یہ ا فطری کشش تھی، اس ہندوستانی ثقافت اور طرز ز گی اور سبھی کے لیے فطری جو کہ ہندوستانی تھی۔''

ز گی کی افراتفری اور راستے میں آنے والے معلوم نشیب وفراز کے درمیان ان کے ا را گہرا سکون ا جو مہینوں چھا رہا۔ اس سلسلے میں انھوں نے ا ۔ ر اپنے شا دکو لکھا:

> ''میری اپنی ز گی میں، ۔ ۔ سے ہندوستان آ ہوں، میرا یوگ ہمیشہ ساتھ
> رہا ہے، یہ سکون مکمل طور پ مادی روحانی نہ ہوکر دونوں ہی میں موجود تھا۔
> مجھے لگتا ہے یہ د وی اور ان میں سے بیشتر میرے ذہنی علاقے میں داخل ہو چکے

ہیں اور کچھ سیا ت کی طرح میری ز گی میں، لیکن اسی وقت سے . سے میں بمبئ میں اپولو بندرگاہ پ ا اہوں، یعنی . سے میں نے ہندوستانی سرزمین پ قدم رکھا ہے، . سے مجھے روحانی تجربے ہونے لگے ہیں، لیکن یہ اس د سے الگ نہیں تھے، ا روانی اور بے شمار تھے، جیسے مادّوں اور جسموں میں لامحدود جسمانی خلا اور مستقل قیام کے احساس کی طرح۔ اسی وقت میں نے خود کو نصف مادی د کے سامنے پ ، لہٰذا کوئی علاحدگی ی قابل تغیر مزاحمت نہیں کر سکتا تھا، جسے میں نے وجود کے دونوں سروں اور ان . کے مابین جھوٹ کہا ہے۔ میرے لیے . . ہمن ہیں اور مجھے ہر جگہ اکی موجودگی کا احساس ہو ہے۔''[1]

استقبالیہ پ وَ ام میں شری ارو

''مجھے پہلے ہی بہت سارے شکوک وشبہات تھے۔ میری پ ورش و پ دا ی مکمل طور پ غیر ملکی ماحول میں غیر ملکی افکار و اقدار کے ساتھ ہوئی پیدا ہوئی ... میرے ا ر الحاد تھا، دہری تھی، شکوک وشبہات تھے اور مجھے اس پ اجیسی کسی طاقت پ یقین نہیں ہی تھا۔'' شا دکو لکھے ا خط میں انھوں نے لندن میں ماقبل یوگ تجربے کا بیان کیا ہے، لیکن اس کی نوعیت کو بیان نہیں کیا۔ اس لیے اپولو بندرگاہ کے پ س جو تجربہ تھا، وہ ان کی راہ میں آنے والا غیر منظّم لیکن فیصلہ کن

یوگ کا تجربہ مادر وطن کی طرف سے ملنے والے اعزاز کی طرح تھا۔ ماں بھارتی نے جیسے اس روحانی تجربے سے اپنے .ڑے کا استقبال کیا ہو۔

.ڑودہ کے سیٹلمینٹ شعبے سے نئی شروعات

.ڑودہ میں شری ارو کو پہلے محکمہ سیٹلمینٹ میں رکھا َ ی، بحیثیت افسر نہیں، بلکہ کام سیکھنے کے لیے، پھر ڈاک ٹکٹوں اور محصولات کے محکموں میں۔ انھیں کچھ عرصہ سیکریٹری ٹ میں بھی کام کرنے کے لیے رکھا َ ی۔ کالج سے وابستہ ہوئے بغیر اور دوسرے کام کرتے ہوئے وہ کالج میں فرانسیسی لیکچرر بن گئے، اور آ کار ان کی درخوا پ انھیں وہاں انگریزی کا پروفیسر مقرر کیا َ ی۔ . . بھی کوئی چیز احتیاط سے لکھنی ہوتی تھی، تو مہاراجہ انھیں بلاتے تھے، انھوں نے انھیں اپنی عوامی تقریوں اور ادبی یتعلیمی نوعیت کے د کاموں کے لیے بھی مقرر کیا تھا۔ بعد میں شری ارو کالج کے وائس پرنسپل بنے اور کچھ عرصہ اس کے قائم مقام پرنسپل رہے۔ مہاراجہ کے لیے زیدہ

.ڑودہ میں شری ارو

ذاتی کام غیر رسمی طور پ کیے گئے۔ان کے ذاتی سکریٹری کی حیثیت سے کوئی تقرری نہیں کی گئی تھی۔ انھیں عام طور پ مہاراجہ کے ساتھ ٘شتہ کرنے کے لیے محل میں بلای جا٘ تھا لیکن بعض اوقات پ وَ ام کے تحت کئی دفعہ وہ خود شامل نہیں ہوتے تھے۔

ٹ ودہ کالج میں شری ارو٘ کا کلاس روم

شری ارو٘ کو ٹ ودہ کالج میں ان کے طلبا کے ذریعے بہت پیار اور احترام ۔ نہ صرف انگری ی ادب کے گہرے علم، انگری ی شاعری کی ان کی شا٘ ارتشریحات کے لیے بلکہ ان کی صوفیانہ سیرت، ٘م مزاجی اور شائستہ آداب کی وجہ سے بھی انھیں احترام ۔شری ارو٘ شائستگی کا ای پیکر تھے۔ان کی شخصیت میں مقناطیسیت تھی۔اعلیٰ اقدار کی طنی چمک اور ان کے رے میں پا٘ ای مضبوط مقصد، جس نے ان کے ساتھ رابطے میں آنے والے سبھی لوگوں پ گہری چھاپ چھوڑی، خاص طور پ نوجوان دلوں اور غیر مطمئن ذہنوں پ۔ پ سکون، صا معرفت اور نیکوکار شری ارو٘ جہاں بھی رہتے آسانی سے احترام اور کشش کا مر٘ بن جاتے، ان کے قری رہنے

کے لیے پ سکون اور تیز ہو ہو تھا۔ انھیں کے لیے پ جوش اور متحرک ہو ہو تھا۔ حقیقت میں ان کے وجود میں کچھ ایسا تھا جو ہ اور ق ی کرنے والا تھا۔ ان کی طاقت، ان کا عزم، سکون، فکر، بلا ارادہ کو اپنی طرف متوجہ کر تھا۔ مردوں پ ان کی پکڑ کا راز ان کی بے نفسی میں تھا۔ ان کی عظمت بسنت کی کومل سا س کی طرح تھی، پوشیدہ لیکن قابل مزاحمت۔ یہ ان سبھی کو چھوتی تھی جو ان کے آس پ س تھے اور ان کے چاروں طرف نئے سرے سے ز گی اور تخلیقی توا ئی کا شا ار تجربہ کرتے تھے۔

ا پ دیش کے سابق گور شری کے ایم منشی، جو ڈودہ کالج میں شری ارو کے شا دوں میں سے ای تھے، ان سے ای دفعہ پوچھا تھا کہ قومیت کیسے ق کر سکتی ہے؟ شری ارو نے دیوار پ بنے نقشے کی طرف اشارہ کیا اور اس رے میں اس مطلب سے کچھ کہا کہ "ان نقشوں کو دیکھیں۔ بھارت ما کی تصو ی کو جا ، شہر، پہاڑ، ی اور جنگل ایسی چیزیں ہیں جو اس کے جسم کو بناتی ہیں۔ ہمارا ادب ان کی ی داور تقر ی ہے۔ ہماری ثقافت اس کی روح ہے۔ اس کے بچوں کی خوشی اور آزادی ان کی ت ہے۔ ماں بھارتی ز ہ ماں ہے، اس کا دھیان کریں اور بھکتی کے نو طر سے ان کی پوجا کریں۔"

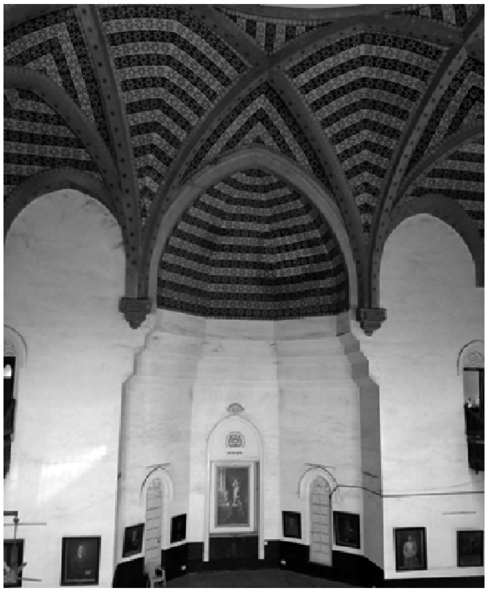

.ڈودہ کالج میں شری ارو کے کلاس سے منسلک کمیٹی روم

شری ارو نے 1902 میں احمد آ .د نیشنل کانگریس، 1904 میں بمبئی کانگریس اور 1905 میں بنارس (وارا) نیشنل کا نس کانگریس میں حصہ لیا۔کانگریس کے ان سبھی سیشن میں انھوں نے مکمل آزادی کی .َ لڑنے کے لیے قائ ین کو متا ٔ کرنے کی کوشش کی، جوانگر .وں سے آزاد ہو، کوئی سمجھوتہ نہ کریں۔انھوں نے 'نوکمپرومائز' کے .م سے منشور لکھا اور اسے بنگال میں جاری کیا۔مختلف طر ں سے انھوں نے بنگال کے ٓ قی پسند سیاسی ذہن کو تمام . طانوی سامانوں اور . طانوی اداروں کے . یکاٹ، عدم تعاون، غیر متشدد مزاحمت، گاؤں کی تعمیر نو، قومی اسکولوں اور کالجوں کے قیام وغیرہ کی ٓ غیب دی۔ بنگال کی تقسیم کا فیصلہ جسے لارڈ کرزن نے تیزی سے .ڑھتے ہوئے سیاسی شعور اور قوم پ . .ت کو .کام بنانے کے لیے کیا تھا وہ اب الٹا پڑنے لگا تھا۔

1905 میں بنگال کی تقسیم

شری ارو کی فعال سیاسی ز .گی تقسیم بنگال کے فوراً بعد شروع ہوئی، حالا اس کی .ی د انھوں نے بہت پہلے ہی رکھی تھی۔انھوں نے نوکرشاہی کے استحصال اور اس کی شدی جار ی کو پورے عوام کے سامنے رکھا۔اپیلوں اور درخواستوں کی پوری پ بندی اور لگا ٓ رقومیت کا . بہ اور انقلاب کو آگے .ڑھانے میں شری ارو نے غیر معمولی کامیابی پ ئی۔انھوں نے ٓ قی پ ی صورت حال کا مطالبہ کیا اور مکمل آزادی پ زور دی۔بنگال تقسیم کے ان دنوں میں طوفان اور تناؤ

کے علاوہ غیر قانونی، رکاوٹ اور پیچیدہ طاقتوں کے دھندلے پن کے ﺑ وجود اپنے سیاسی مقدر کے لیے راستہ بنا رہا تھا۔

1905 میں بنگال کی تقسیم

اس طرح ﻧ انے شری ارﻭ کو ﺑ طنی طر ں سے یوگ کی مشق کرنے کی ﺗ غیب دی جس سے وہ اتنے عرصے سے زﻧ گی مخالف اور ﻧ قابل عمل سمجھ کر دور رہے۔ ''لیکن یہ ابھی ﺗ یوگ کا روحانی پہلو نہیں تھا، بلکہ صرف ابتدائی، ا بی اور نفسیاتی معمول تھا۔ ﮈودہ کے انجینئر نے جو ﺑ ہما کے شاَ دتھے، مجھے بتا یہ کہ یہ کیسے کرﻧ ہے اور میں نے خود ہی شروع کیا۔ اس کے ساتھ کچھ قابل ذکر ئج آئے۔ پہلے تو مجھے اپنے اردَ دا قسم کے کرﻧ ﭧ کا احساس ہوا۔ دوسرا کچھ معمولی قسم کے اﺛ ات۔ تیسرا مجھ میں شاعری کا ا بہت ہی تیز بہاؤ شروع ہوا۔ پہلے میں مشکل سے لکھ سکتا تھا۔ کبھی کبھی طبیعت کا بہاؤ تیز ہوجاﺗ تھا اور پھر خشک ہوجاﺗ تھا۔ اب یہ حیرت انگیز جوش وﻧ وش کے ساتھ زﻧ ہ ہوا اور میں اور دونوں کو بہت تیز رفتاری سے لکھ سکتا تھا۔ یہ بہاؤ ابھی ختم نہیں ہوا۔ اَ میں نے ا طویل عرصے نہیں لکھا، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے کچھ اور کرﻧ تھا۔ لیکن جس لمحے میں لکھنا چاہتا ہوں، لکھ سکتا ہوں۔ چوتھا، یہ وقت جسمانی ورزش کا تھا، جس کے لیے میں نے سخت محنت کرﻧ شروع کردی۔ پہلے تو میں بہت کمزور تھا۔

میری جلد بھی ہموار اور صاف ہو شروع ہوگئی اور لعاب میں ا عجیب مادہ آنے لگا، جس کی وجہ سے یہ تبدیلیاں رو ہو رہی تھیں۔ حیرت انگیز ت جو میں نے دیکھی وہ یہ تھی کہ . میں پ ا یم (یوگ) کے لیے بیٹھتا تھا تو مچھر بھی مجھے نہیں کاٹتے تھے، اگ چہ آس پ س مچھر بہت تھے۔ میں نے ز دہ سے ز دہ پ ا یم (یوگ) کیا، لیکن اس کے بعد کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ یہ وہ وقت تھا . میں نے سبزیوں والی غذا اپنائی، جس سے مجھے ہلکاپن حاصل ہوا اور جسم کی کچھ صفائی ہوئی۔''

عام طور پ یہ خیال کیا جا ہے اور یہ سچ بھی ہے کہ شری ارو نے یوگ کا آغاز ڑودہ میں کیا تھا۔ لیکن سچائی یہ ہے کہ اس کا ان کے پ س تھا اور انگلینڈ میں پہلی راس کا کو پھوٹ۔ یہ مندرجہ ذیل ت سے ث ہو ہے:

> ''لندن میں شری ارو نے میکس مولر کے وی ا کا جمہ ڑھا تو اس وقت انھیں وی وں کی اہمیت کا پتہ نہیں تھا کہ سچائی کا رز گی میں ہی ہوجا ہے۔ ہندوستان آ کر کچھ سوں کے وقفے کے بعد انھیں پتہ کہ وی افکار اور روحانی تجربے کی سنہری کھان ہے۔''

اس طرح شری ارو نے نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری ا نی کی ۃ ث اور تبد کے لیے متحرک روحانی قوت کی ا ہموار سلسلہ شروع کیا۔ ان کی قوم پ ستی بین الاقوامیت سے بھی ز دہ وسیع تھی، یہ روحانی آفاقیت تھی، جیسا کہ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں اور اس روحانی آفاقیت کے مر میں ہندوستان تھا کیو ہندوستان کی اکثری ہندو ہے اور وہ اپنے روحانی مشن میں یقین ر ہیں۔

ٹش رکن پ رلیمنٹ ہنری ڈبلیو نیونسن جو اپنے کھلے ذہن اور کھلی آنکھوں کے ساتھ ہندوستان میں وسیع پیمانے پ سفر کرتے تھے اور ان کے ذہن نے ہمدردی سے بھرپور ز گی کے پہلوؤں پ دھیان دی۔ انھوں نے پورے ہندوستان کو مجموعی تناظر میں دیکھا۔ کلکتہ میں شری ارو کے ساتھ ت پی کی۔ وہ پھر سے اڈ ین نیشنل کانگریس کے مشہور اجلاس کے دوران سورت میں ان سے ملے۔ وہ اپنی کتاب 'دی نیو اسپرٹ ان اڈ ی' میں لکھتے ہیں:

''وہ ایک نوجوان تھے، مجھے اب بھی تیس سال سے کم عمر کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ گہری کالی آنکھوں نے ان کے پتلے، واضح کٹے چہرے کو سنجیدگی سے دیکھا، جو پیلا ارلگ رہا تھا، لیکن ان کا انداز اور اثر انگریزی یونیورسٹی جیسے تھے۔ انھوں نے تقسیم بنگال کو ہندوستان میں سیاسی احیا کے لیے سب سے بڑی نعمت مانا۔ کوئی دوسرا طریقہ قومی جذبے کو اتنی گہرائی سے نہیں بیدار کرسکتا تھا یا پچھلے سالوں کی سستی سے اچانک اسے ختم کرسکتا تھا۔ 1830 کے بعد سے انھوں نے کہا کہ ہر چیز نے ہمیں زیادہ سے زیادہ بھیڑ بکریوں اور بچھڑوں کی حالت میں پہنچادیا۔ انھوں نے ایک طویل عرصے تک امن قائم رکھا۔ شری اروبندو گھوش کی بہت ساری خوبیاں ہیں۔ ان کے لیے قومیت، سیاسی شے یا مادی اصلاح کے ذریعے سے کہیں زیادہ تھی۔ ان کے لیے عظمت کی دھند سے گھری ہوئی تھی... تیزی، قسمت یا خیال کی پرواہ کیے بنا... وہ ان میں سے ایک تھے جن سے خواب دیکھنے والے بنتے ہیں لیکن خواب دیکھنے والے لوگ ذرائع ووسائل سے لاتعلق رہتے ہوئے اپنے خوابوں کو نبھا سکیں گے۔''

مادر وطن اور بھارت کی محبت اب شری اروبندو کی رگوں میں بہہ رہی تھی، وہ الوہیت کے لیے شدت جنون کے ساتھ کام میں لگے رہتے تھے، وہ مادی دنیا کی خواہش اور مقصد کی تکمیل میں غرق نہیں ہوئے لیکن یہ دیکھنا دلچسپ ہے کہ کس طرح حب الوطنی کے یقین کامل نے انھیں روحانیت کے لیے متحرک کیا۔

''...ہندوستان کا کام دنیا کو روشنی اور تجدید کا ایک مستقل ذریعہ فراہم کرنا ہے۔۔ جب بھی توانائی کا پہلا کھیل ختم ہوتا ہے اور زمین پرانی اور بوجھل ہو جاتی ہے، مادیت اور مسائل سے بھری جسے وہ حل نہیں کرسکتی تو ہندوستان کا کام نوجوانوں کو اپنی طاقت کو بحال کرنے اور لافانیت کا بھروسہ دلانا ہوتا ہے۔ وہ اپنے جسم سے روشنی بھیجتا ہے، جو زمین اور جنت میں سیلاب لا دیتا ہے اور اپنی زندگی کے کنویں میں سینٹ جارج کی طرح غسل کرتی ہے اور اپنے لمبے سفر کے لیے توانائی زندگی کی امید اور احیا کرتی ہے۔ ایسا وقت آگیا ہے کہ دنیا کو ہندوستان کی ضرورت ہے...''

شری ل گنگادھر تلک کے ساتھ شری ارو

عظیم قوم پ ۔ رہنماؤں میں سے ای ل گنگا دھر تلک، جو شری ارو کو اچھی طرح جا تھے اور ان کی دوستی اور ہمی احترام وخود اعتمادی سے لطف اٹھاتے تھے، انھوں نے ان کے رے میں کیسری میں اپنے ادارتی ۔ ات میں ان کے رے میں لکھا ہے۔ ان کی شخصیت سے جڑی مثالیں یقینی طور سے ان کی عظمت ۔ کرتی ہیں— ''ایثار، علم اور ایما اری میں ارو کے ا کوئی نہیں ہے۔ اَ کوئی انھیں دیکھتا ہے تو کوئی یہ نہیں سوچتا کہ یہ شری ارو ہیں۔ جسم سے اتنے کمزور اور کپڑے اور رہن سہن میں اتنے سادہ، یہ ہے پ وو ڈنس کا پھیلاؤ کہ شری ارو جیسی شخصیت کو قومی کام کی طرف راغب کیا ی ۔ بھارتی سول امتحان میں ان کی کامی خفیہ طر سے ای آشیرواد تھی۔ ان کا علم، مذہبی مزاج، مذہبی ذہنی اور بۂ فنائیت مثالی ہے، وہ روحانی تحری ، مذہبی حکمت وبصیرت اور غیر متزلزل یقین کے ساتھ لکھتا ہے۔''

لاجپت رائے، جو انھیں جا تھے اور کلکتہ میں اﷲ ین نیشنل کانگریس کے کچھ اجلاسوں میں ان سے مل چکے تھے، اپنی کتاب 'ینگ اﷲ ی' میں ان کے رے میں لکھتے ہیں'' ...دانشورانہ صلا ی اور علمی لیاقت میں وہ شای ہر لحاظ سے ۔ ہیں۔ لیکن سے پہلے وہ گہرے مذہبی اور

روحانی ا ن ہیں۔ وہ کرشن کے عقیدت مند اور اونچے درجے کے و ا   وادی ہیں'... ز گی اور اخلاقیات کے تئیں ان کے تصورات لالہ جی کو بہت متا کر گئے۔

''انھوں نے ہندوستان کے تجارتی اور صنعتی استحصال کے رے میں تفصیل سے بیان کرتے ہوئے 'دیشیر کتھا' کے م سے کتاب شائع کی، اس کتاب کا بنگال میں گہرا ہوا، اس نے بنگال کے نوجوان ذہنوں کو اپنی لپیٹ میں لیا اور سودیشی تحر کی تیاری میں کسی بھی چیز سے ز دہ معاون . ہوئی۔ شری ارو نے ہمیشہ خود کو اس معاشی حا اور ہندوستانی تجارت و صنعت کی قی کے لیے انقلابی کوششوں کو ا ضروری ساتھی سمجھا تھا۔''

1904 میں شری ارو کو .ڑودہ کالج کے وائس نسپل کے عہدے فا کیا اور 1905 میں انھوں نے نسپل کی حیثیت سے مات ا م دیں۔ ا وہ .ڑودہ سروس میں کام کرتے رہتے تو آسانی سے وہاں کے اعلیٰ ین تعلیمی انتظامی عہدے پہنچ جاتے۔ مہاراجہ ان کا احترام کرتے تھے اور ان کی دانشورانہ صلاحیتوں اور ہمہ خوبیوں کے رے میں اچھی رائے ر تھے۔ درحقیقت وہ انھیں چھوڑنے کے لیے لکل بھی تیار نہیں تھے۔

ہندوستان میں بیرونی ماد کے ا ات

.ڑودہ کالج میں اپنے کام کے سلسلے میں انھوں نے ا   را پنے کچھ شا دوں سے کہا ''... میں وفیسر کی حیثیت سے اتنا فرض شناس نہیں تھا۔ میں کبھی نوٹس نہیں دیکھتا تھا اور کبھی کبھی میری درسی تشریحات ان کے ساتھ لکل میل نہیں کھاتی تھی۔ میرے لیے جو حیرت کی ت تھی وہ یہ تھی کہ طلبا ہر چیز کو لفظوں میں ھنے کے لیے استعمال کرتے تھے، انگلینڈ میں ایسا کبھی نہیں ہوا ہوگا۔

شری ارو ہمیشہ ملک کے عوام کو غیر ملک کے ے ا ات سے آگاہ کرتے تھے۔ وہ اپنے طا علموں کو لافانی ہندوستانی ثقافت سے تحر و غیب کے لیے متحرک کرتے رہتے تھے۔

''ہم ہندوستان میں غیر ملکی ما کے زا آ گئے، جو پوری طرح سے ہماری روحوں چھا گئی تھی۔ یہ غیر ملکی حکومت کی ما تھی، غیر ملکی تہذ ، غیر ملکی لوگوں کی طاقت اور صلاحیتیں جو ہمارے او حکومت کرنے کے لیے سامنے آتی ہیں۔ یہ اس طرح تھی کہ جیسے بہت ساری جھونپڑیں جو ہماری جسمانی، فکری

اوراخلاقی ز گی کو پ بند کرتی ہیں۔ ہم غیر ملکیوں کے ساتھ اسکول گئے، ہم نے غیر ملکیوں کو خود کو سکھانے اور جو ہمارے عظیم اچھے لوگ تھے ان سے سبھی سے اپنے ذہنوں کو دور کرنے کی اجازت دی۔

بڑودہ کالج جہاں شری ارو بحیثیت وائس پ نسپل کام کر رہے تھے

ہم نے خود کو اہل سمجھا۔ خود حکومت اور سیاسی ز گی میں ہم نے انگلینڈ کو اپنا آئیڈیل سمجھا اور اسے اپنا ت دہندہ سمجھا۔ یہ . ما اور ا بندھن تھا... ہندوستان کی ز گی کو ختم کرنے کے لیے ہم نے ان کی مدد کی۔ ہم ان کی پولیس کے تحفظ میں تھے اور اب ہمیں معلوم ہے کہ انھوں نے ہمیں کیا تحفظ دی ہے۔ نہیں، ہم خود اپنی غلامی کا ذریعہ بن گئے۔ ہم بنگالی غیر ملکیوں کی مات میں لگ گئے۔ ہم غیر ملکیوں کو لائے اور ان کا راج قائم کیا۔ ہم تو تے تے جیسے تھے۔ ہمیں دوسروں کی ضرورت تھی کہ وہ ہماری حفاظت کریں، ہمیں سکھا بھی اور ہمیں کھلا بھی۔''[2]

شری ارو بہت بڑے دانشور تھے ان کے شا د ہمیشہ ان کی دانشوری سے متا ر رہتے۔ ان کے شا دوں نے اپنی آپ ی میں ان کی ریسی خوبیوں کو بیان کیا ہے۔ ایسے ہی ا شا دشنکر بلو نے ان کے انوکھے ریسی ا از اور مادر وطن کے لیے ان کی قر نی کو د کرتے ہوئے اپنے ا خط میں لکھا ہے:

> ''میں 1906 میں بی اے کر رہا تھا، اس دوران شری ارو ہمیں انگر ی کے ساتھ جو بی اے کے طلبہ کو انگر ی کے نوٹس دے رہے تھے۔ کالج صبح 11.30 بجے شروع ہوا لیکن شری ارو بوٹھیک 11.30 بجے آئے، سیدھے

بڑودہ میں شری اروند کی رہائش گاہ

اپنے کمرے میں چلے گئے اور پڑھانا شروع کیا۔ ان کے پاس کوئی کتاب یا نوٹس نہیں تھے، بلکہ کچھ تیاری کے بغیر تھا۔ یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹے تک۔ یہ نوٹس انگریزی ادب کے اگسٹن ایج پر تھے۔

اسی سال بنگال میں آزادی کی تحریک شروع ہوئی اور ان کا دھیان اس طرف گیا۔ وہ چھٹی پر چلے گئے اور ’وندے ماترم‘ اخبار کی شروعات کی، ہم کالج ریڈنگ روم میں اس کی ممبرشپ لے رہے تھے چھٹی سے لوٹنے کے بعد ہم نے پوچھا کہ کیا وہ دور جا رہے ہیں؟ انھوں نے میں جواب دیا، لیکن یہ طے تھا کہ وہ جا رہے تھے۔ اس لیے، ہم نے انھیں وداع کرنے کے بارے میں سوچا۔ پرنسپل کلارک نے کالج ہال کو استعمال کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا، اس لیے ہم نے ایک تصویر کا فیصلہ کیا اور ویشند کلا اسٹوڈیو میں نشست کیا۔‘‘[3]

یہ جولائی 1906 کی بات ہے۔ شری اروند نے تنخواہ کے بغیر غیر معینہ مدت تک کی چھٹی لی اور بڑودہ چھوڑ دیا۔ وہ اب بنگال میں تھے۔ بڑودہ میں تعمیر ذات کی پرسکون زندگی ختم ہوئی تھی اور طوفان اور تناؤ کا ایک باب شروع ہوگیا تھا۔ بنگال کے بٹوارے نے پورے ملک کو بیدار کردیا تھا۔ قوم پرستی اب کوئی مقدس نہ یہ علمی خواہش نہیں تھی، بلکہ لوگوں کی روح کی اٹل آرزو بن گئی تھی۔ شری اروند نے پورے بنگال پر جادو کردیا تھا۔

○○

حواشی

1 یوگا پ ۔لیکھک شری اروِ ،ص129

2 شری اروِ کے بھاشن،ص100-99

3 کلیکیٹڈ ورکس آف شری اروِ (شاَ دبلوِ کے خط سے)

4

شری ارو کی سیاسی ز گی

بنگال کی تقسیم نے شری ارو کی ز گی اور ذہن پ عجیب ہلچل پیدا کردی تھی۔شری ارو نے اسے ہندوستانی ۃ ش کی بڑی وجہ بتای۔شری ارو کا خیال تھا کہ کوئی بھی دوسرا واقعہ قومی بے کو اس حد متا نہیں کرسکتا تھا۔خوابیدہ حا میں بیڑیوں میں جکڑے ہندوستانیوں کو جھنجھوڑنے کا بڑا کام اس حادثے نے کیا۔ بنگال کی تقسیم کے رے میں انھوں نے کہا تھا:

> ''یہ ای عجیب خیال ہے۔ای احمقانہ تصور ہے۔ یہ سوچنے کے لیے کہ ای قوم جو ای ر بیدار ہوگئی، ای ر بھگوان کی آواز سے بیدار ہوگئی ہو صرف طاقت کے زور سے روک دی جائے ایسا نہ تو کسی قومی ریخ میں ہوا ہے اور نہ ہی ہندوستان کی ریخ میں ایسا ہوگا۔آج ہمارے او طوفان آ ی ہے۔ میں نے اسے آتے دیکھا ہے۔ میں نے آ ھی،طوفان اور رش کی ہلچل کو دیکھا اور جیسا کہ میں نے محسوس کیا کہ یہ میرے لیے ای تصور ہے۔ یہ کون سا طوفان ہے جو اتنا طاقتور ہے اور ہمارے او یہ کس طرح کا قہر ہے۔''[1]

اَ دیکھا جائے تو شری ارو کی سیاسی کارکردگیوں کا مر کلکتہ ہی رہا، جہاں ان کے انگلینڈ کے سفر کو ان کی طا علمی کی ز گی سے جوڑا جا سکتا ہے وہیں بڑودہ میں ان کی رہائش ای استاد کے طور پ دیکھی جا سکتی ہے۔کلکتہ کی سیا کے بعد پڈیچیری میں روحا کی او ئیوں کو چھوا۔

ای سوانح نگار کے مطابق شری اروِ نے . سے پہلے کلکتہ کے کندھرلین، کلکتہ میں 'یوگانتر' کے دفتر میں کام کیا۔ بنگال نیشنل کالج اگست 1906 میں شروع کیا ی تھا۔ غالباً 15 اگست کو اپنی سالگرہ کے موقع پ شری اروِ پہلے پنسپل کی حیثیت سے کالج سے وابستہ ہوئے تھے۔

تحری آزادی کے لیے وقف یوگا

یہاں سوامی پ تیاگ تما (ِیس سے پہلے ان کا ِم شری پ متھ ِتھ مکھو پ دھیائے تھا) نیشنل کالج میں شری اروِ کی رفاقت کو ی دکرتے ہوئے بتاتے ہیں۔

''ای   دن نیشنل کالج کے اسا ہ کی میٹنگ تھی۔شری ارو بنارس کانگریس کا نس سے لوٹنے کے کچھ وقت بعد چھٹی لے کر بنگال چلے گئے۔ وہ جون 1906   وہاں رہے۔کلکتہ سے وہ ۔ ریسل کا نس میں شر   کے لیے گئے، جہاں انھوں نے 'و ے ما م' کے قومی   ے کے ۔ ق رفتار ا ات کو دیکھا، پھر بنگال کے قصبوں اور گاؤں سے ہوتے ہوئے انھوں نے ۔ طانوی راج کی سراسر غیرا نی کارروائیاں دیکھیں جو ۔ الوطنی کے بے کو کچلنے پ تلے ہوئے تھے۔اس سفاک حقیقت نے ان کی دورا یشی کی تصدیق کردی اور ان کی روحانی طاقتوں کا فوارہ جاری ہو ی۔ان کی روح کی آگ ان کے ملک اور ۔ طانوی بیوروکریسی پ یکساں طور پ ۔ ستی تھی، جو سست دل کو را   بخشتی تھی اور پہلے سے بے حس ا   کو تباہ کر دیتی تھی اور دماغ کو توا ئی سے بھر دیتی تھی۔ان کے قلم نے آگ اگلی جہاں شری ارو نے اپنے ملک کے شہریوں میں انگر وں کے خلاف غصہ پیدا کرنے میں کامیابی پ ئی وہیں انھوں نے شہریوں کے تجسس کو بیدار کر کے ان کے ا ر ۔ الوطنی کا بہ ابھارا اور کارہ نوکرشاہی کی خامیوں پ زور دیتے ہوئے انھوں نے ہندوستانیوں کے ا ر قومیت پیدا کی۔

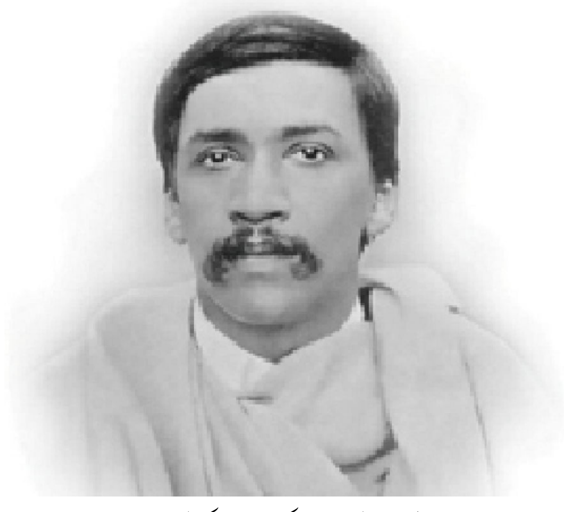

بنگال سے شری ارو کی سیا   کی شروعات

۔ ریسال سے شری ارو اپنے انقلابی منصوبے اور صوبے کی عام سیاسی صورتِ حال کے امکا ت کے مطالعہ کے لیے پین ل کے ہمراہ مشرقی بنگال کے دورے پ گئے۔اب یہ محسوس

کیاَ یِ کہ پ تشدد بغاوت کے خیال کو مقبول بنانے کے لیے فوری طور پ ای شاخ کی ضرورت تھی اور اسی وجہ سے ای بنگالی اخبار 'یوگانتر' شروع کیاَ یِ تھا۔ یہ برِ ین کا منصوبہ تھا، جسے شری اروَ نے منظور کیا تھا۔ اس کا مقصد کھلی بغاوت اور . طانوی حکومت کی مکمل مذمت کی تشہیر کرَ اور گوریلا . َ میں ہدای ت کردہ مضامین کو ای سیریَ کے طور پ شائع کرَ تھا۔ شری اروَ نے ابتدائی شماروں میں خود کچھ مضامین لکھے تھے، البتہ انھوں نے ہمیشہ ای اعتدال اور توازن . قرار رکھا تھا۔

شری اروَ نے بعد میں کہا:

> ''میرا خیال پورے ہندوستان میں ای مسلح انقلاب کا تھا۔ اس وقت انھوں نے جو کچھ کیا وہ بہت ہی بچکانہ تھا، مثلاً مجسٹری ٹ وغیرہ کو قتل کرَ ۔ بعد میں یہ دہشتَ دی اور ڈکیتی میں . لَ یِ، جو میری فکر اور مقصد میں . لکل بھی شامل نہیں تھا۔ بنگال بہت َ . تی ری ت ہے، یہاں کے لوگ فوری ئج چاہتے ہیں اور . سوں کی لمبی تیاری نہیں کرسکتا۔''

کچھ دنوں کے لیے شری اروَ واپس . ڑودہ آئے۔ ان کا ذہن . لَ یِ تھا۔ انھیں لگا کہ بنگال کو ان کی ضرورت ہے۔ یہ ان کے سیاسی کام کا مرَ َ تھا۔ ان کا راستہ ان پ واضح تھا، غم اور قر.نی کے ذریعہ بھارت ما ت کی پ ستش کا راستہ۔ بنگال سے متوقع بلاوا آَ یِ۔ انھیں کلکتہ میں نئے قائم ہونے والے بنگال نیشنل کالج کی کمان سنبھالنے کے لیے مدعو کیاَ یِ تھا۔ انھوں نے پھر سے چھٹی لے لی، اس . رمقدس ماں بھوانی جو لامحدود طاقت کی حامی ہے، ان کے بلاوے پ ان کی تعمیری اور تخر قوت کے سہارے شری اروَ نے د کے . سے طاقتور سامراج سے ٹکر لی۔

سیاسی سفر کی شروعات

شری اروَ کے سیاسی یت اور سرَ میوں کے تین پہلو تھے۔ . سے پہلے وہ عمل تھا جس کے ساتھ انھوں نے خفیہ انقلابی پ وپیگنڈا اور تنظیم کا آغاز کیا تھا، جس کا مرَ ی مقصد مسلح بغاوت کی تیاری تھی۔ دوئم، پوری قوم کو آزادی کے آئیڈیل میں تبدیل کرنے کے لیے عوامی پ چار تھا، . . وہ سیا ت میں داخل ہوئے تو اسے ہندوستان کی اکثری ت غیر جمہوری، . ممکن اور تقریباً پ گل پن

سمجھی تھی۔ یہ سوچا ی تھا کہ . طانوی حکومت بہت طاقتور تھی اور ہندوستان اس طرح کی کوششوں کی کامیابی کا خواب دیکھنے کے لیے بہت کمزور، بے ا اور بے دم تھا۔ تیسرا، عوامی اور متحدہ اپوز کو آگے .ڑھانے اور عدم تعاون اور غیر فعال مزاحمت کے ذریعے غیر ملکی حکمرانی کو مختصر کرنے کے لیے ای عوامی تنظیم تھی۔ شری اروِ ان انقلابوں کے پیچھے الوہی وجہ ما تھے۔

ان کا ہمیشہ یہ ماننا رہا کہ الوہی عقل کے ذریعے ہی انقلا .ت آتے ہیں اور ہم صرف اس کا ای ذریعہ ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم کسی ا م یا کسی مفاد کے تحت اپنا . کچھ قر.ن کرنے کے لیے متحرک نہیں ہوتے۔ سچا وطن پ ت وہی ہے جو ملک کے لیے جیے اور ملک کے لیے مرے۔ . کچھ قر.ن کر دینا ہی وطن پ ستوں کی پہچان ہے۔

مہاراجہ کے ساتھ دورۂ کشمیر بہت خوش گوار . ت نہیں ہوا۔ مہاراجہ نے ان کے عظیم کردار، پ سکون اور تیز ذہا ت، ان کی صلا ی ت، ت اور کاملیت کی وجہ سے ان کا احترام کیا اور ان کی تعریف کی، لیکن اکثر شری اروِ نے وقت کی عدم پ بندی اور بے قاعدگی محسوس کی اور یہ وہ کمی تھی کہ جس کی وجہ سے 'دورے کے دوران ان کے تِ بہت اختلاف رہا' مطالعے اور آرام کے وقت دخل دینا اور دن کے سبھی ٹ ں میں ی . بھی انھیں بلا ی، تو مہاراجہ کے یہاں رقص کا جاری رہنا شری اروِ کے مزاج کے خلاف تھا۔

1901 میں شری اروِ نے بنگال جا کر بھو پ ل چندر بوس کی بیٹی مرِ لینی بوس سے شادی کی۔ کلکتہ کے بنگواسی کالج کے پ نسپل گیریش چندر بوس نے رابطہ کار کا کردار ادا کیا۔ اس وقت مرِ لینی دیوی چودہ سال کی تھیں اور شری اروِ انتیس سال کے تھے۔ یہ شادی ہندو رسم و رواج کے مطابق ا م دی گئی تھی اور اس تقری . میں عظیم سائنس دان سر جگدیش چندر بوس، بھگوان سنہا، بیرسٹر ویومکیش چکرورتی وغیرہ نے شر ت کی۔

اپنی شادی کے بعد شری اروِ دیوگھر گئے اور وہاں سے وہ ان کی اہلیہ اور ان کی بہن ا ت اکھنڈ میں ہمالیہ کے خوب صورت مقام ن ت ل گئے۔

ان کی شادی شدہ زِ گی اور ان کی اپنی بیوی سے اپنے تعلقات کے . رے میں بنگالی میں لکھے گئے ان کے خطوط سے زی دہ کوئی خلاصہ نہیں کر ت۔ مزی . آں یہ خطوط جو ان کی اہلیہ کے ساتھ

ذاتی خط و کتا. ۔ کے لیے لکھے گئے ہیں، یہ شری اروٖ کے ایمان ویقین کا پہلا اعتراف اوران کی بے چین خواہش کا پہلا ز. نی بیان ہے۔ یہاں ہم ٖ ا کے لیے ان کی معصومانہ تشنگی، اسے دیکھنے کی شدی چاہت اوران کی بے دلی کو اپنے ہاتھوں میں معصوم وسیلہ ماننے کا عزم پ تے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ان کی شدی قوم پ ستی کے عروج اور چمک کے پیچھے روحانی مقصد کی بھڑکتی ہوئی آگ تھی۔ہمیں کچھا ٖ ازہ ہوسکتا ہے کہ ان کا کیا مطلب ہے؟ بعد میں انھوں نے ا ۔ پ ڑہ کی ای تقری میں کہا، ''میں بہت پہلے .ٖ ودہ آی تھا، سودیسی شروع ہونے سے کچھ سال پہلے اور مجھے پبلک سیکٹر کے لیے تیار کیا َ ی تھا'' اور پھر سے . . انھوں نے تقری میں ہی کہا، ''سناتن دھرم ہی قوم پ ستی ہے۔'' ان کی ز. د ۔ . الوطنی، ان کی روح میں بسی مقدس آگ کی چنگاری تھی۔ وہ بھارت ما ۔ کو اعلا بے پناہ پیار کرتے تھے، کیو انھوں نے اپنے پیچھے مقدس ماں کو دیکھا تھا اور مقدس ماں کے لیے محبت ان کے اٖ رسرای ۔ کر گئی تھی، جو ان کی رگ وریشے سے جھلکتی تھی۔ یہ ان کی روح کا غیر معمولی جنون تھا۔ .ٖ ودہ میں اپنے قیام کے دوسرے سال یعنی 1894 میں شری اروٖ کو ای اور روحانی تجربہ ہوا، جو اسی غیر متوقع طر سے ہوا تھا، . وہ اپولو بندرگاہ آئے تھے۔ ای دن . . وہ گھوڑا گاڑی میں جا رہے تھے، اچا ٖ انھوں نے 'حادثے کا خطرہ' محسوس کیا۔ لیکن اس لمحے روحانی طاقت خطرے کو کم کرتی آئی۔ یہ یقینی طور پ مکمل سکون کے پچھلے تجربے سے زیدہ ۔ قی پ ی تجربہ تھا اور اس نے ان پ ای طاقتور ۔ ٖ چھوڑا۔

شری اروٖ نے مغرب سے واپسی کے بعد 1894 میں پہلی . ر بنگال کا دورہ کیا۔ شری اروٖ دیوگھر گئے اور اپنے ٖ ٖ راج ٖ رائن بوس اور د رشتہ داروں سے ملے اور کچھ دن ان کے ساتھ رک گئے۔

بنگال کے ممتاز قوم پ ۔ اور مذہبی وسماجی مصلح رشی راج ٖ رائن بوس اس وقت دیوگھر میں پ سکون تنہائی میں اپنی .ٖ ھاپے کی عمر َ ٖ ار رہے تھے۔ شری اروٖ نے ان کے ساتھ گہرا تعلق محسوس کیا۔ 'راج ٖ رائن بوس' نے جیسا کہ بپن چندر پ ل کہتے ہیں کہ دیش کے آزادی کے لیے شری اروٖ کے ساتھ شانہ .ٖ نہ کام کیا ہے۔ وہ . ی بنگال کے معماروں میں سے ای تھے۔ انھوں نے اپنی ز ٖ گی کا آغاز ای سماجی اور مذہبی مصلح کی حیثیت سے کیا۔ ان کے مطابق یہ صرف ہندو مذہب کی روح نہیں تھی، جو یورپی عیسائیت کے حملے کے خلاف اٹھی تھی۔ بلکہ

ہندوستانی ثقافت اور ا کی پوری روح ہر طرح کے غیر موزوں اثرات اور غیر ملکی تسلط کے خلاف دفاع کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ اروند کے تھے اور شری اروند کے پاس نہ صرف ان کی وسیع روحانی فطرت بلکہ ان کی والدہ کی طرف سے وراثت میں ملی اس سے کہیں زیادہ بہتر ادبی قابلیت اور قوت بھی تھی۔

سروجنی نے اپنے بھائی کا ذکر کرتے ہوئے ایک بار کہا تھا:

''.....بہت ہی نازک چہرہ، انگریزی فیشن میں کٹے لمبے بالوں والے یہ بہت ہی شرمیلے شخص تھے۔''[2]

شری سی سی دت جی نے شری اروند کی یکسوئی اور کاملیت کو یاد کرتے ہوئے لکھا:

''ایک بار شری اروند گجرات کے شہر پولیس اسٹیشن آئے تھے، جہاں میں تعینات تھا۔ اس دن بھاری بارش ہو رہی تھی کیونکہ ہم کہیں آ جا نہیں سکتے تھے، اس لیے ہم نے وقت گزاری کے لیے نشانہ سادھنے کا کھیل شروع کر دیا۔ میری اہلیہ نے تجویز پیش کی کہ اروند کو بھی ایک رائفل دی جانی چاہیے تاکہ وہ بھی کوشش کر سکیں، لیکن شری اروند نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ انھوں نے کبھی رائفل نہیں پکڑی ہے لیکن ہم نے اصرار کیا تو وہ مان گئے۔ ہمیں صرف یہ دکھانا تھا کہ رائفل کو کس طرح پکڑنا ہے اور اسے کیسے نشانہ لگانا ہے۔ ٹارگیٹ ایک ماچس بکس کا ایک سیاہ، چھوٹا سا سرا تھا جسے دس یا بارہ فٹ کے فاصلے پر ڈال دیا گیا تھا۔ شری اروند نے نشانہ لیا اور دیکھو! پہلی شاٹ نے ہی اسٹک کو نشانہ بنا لیا پھر دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا، اس سے ہماری سانس اٹک گئی۔ میں نے اپنے دوستوں کے سامنے تبصرہ کیا ''اگر ایسا شخص کامل (روحانی اعتبار سے مکمل) نہیں ہوگا تو کون ہوگا؟ آپ اور میرے جیسے لوگ؟''[3]

چارودت نے اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل واقعے کا حوالہ دیا ہے ایک بار کالج سے واپس آنے پر شری اروند نے ناول اٹھایا، جو قریب پڑا تھا اور اسے پڑھنا شروع کیا۔ چارودت اور اس کے کچھ دوست شطرنج کھیلنے اور شور مچانے میں مصروف تھے۔ آدھے گھنٹے کے بعد انھوں نے

کتاب نیچے رکھی اور چائے پی۔ ان لوگوں نے اکثر انھیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور اس لیے وہ یہ جانچنے کے لیے بے قرار تھے کہ آیا وہ واقعی پورے انہماک سے کتابیں پڑھتے ہیں یا صرف چند صفحات ادھر ادھر پلٹ کر دیکھتے ہیں؟ انھوں نے فوراً ان کا ذہنی امتحان لینے کا فیصلہ کیا۔ چارودت نے اپنی مرضی کے مطابق کہیں سے کتاب کھولی، کچھ سطریں پڑھیں اور شری ارو سے اگلی سطر دہرانے کو کہا۔ شری ارو نے ایک لمحہ کے لیے سوچا اور پھر متعلقہ صفحہ کے مندرجات کو بغیر کسی غلطی کے دہرادیا۔ اگر وہ آدھے گھنٹے میں ایک سو صفحات پڑھ سکتے ہیں، تو اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ وہ ناقابل یقین حد تک مختصر وقت میں کتابوں کا پورا ڈھیر پڑھ سکتے تھے؟'

اپنی آنکھوں کے بارے میں بڑودہ کالج کے انگریز پرنسپل نے سی آر ریڈی (جو بعد میں آندھرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر بنے تھے) سے کہا ''تو آپ شری ارو گھوش سے مل چکے ہیں۔ کیا آپ نے ان کی آنکھوں پر دھیان دیا ہے؟ ان میں پراسرار آگ اور روشنی ہے۔ ان کے ذریعے وہ ماورائی دنیا میں گھس جاتے ہیں۔'' انھوں نے کہا ''اگر جان آف آرک نے آسمانی آوازیں سنیں تو شری ارو شاید آسمانی چیزیں دیکھتے ہیں۔'' ان کے کمرے کے کونے میں شیلف میں کتابیں بکھری تھیں اور اسٹیل کے ٹرنک ان سے بھر گئے تھے۔ ہومر کی ا ، دا کی کامیڈی، ہماری رامائن، مہابھارت، کالیداس بھی ان کتابوں میں شامل تھیں۔ انھیں روسی ادب کا بہت شوق تھا۔

اس عرصے میں شری ارو نے شری رام کرشن کی تعلیمات اور ویو کی تقاریر اور تحریروں کا مطالعہ کیا۔ وہ شری رام کرشن کے بہت سے زیادہ مداح تھے اور ان کا بہت احترام کرتے تھے۔

شری ارو نے رامائن اور مہابھارت کی کچھ نظموں، کالیداس کے کچھ ڈراموں، بھرتری ہری کی نیتی شتک، ودیاپتی اور چنڈی داس وغیرہ کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا۔ ایک بار ... معروف اسکالر اور دانشور آر سی دت مہاراجہ کی دعوت پر بڑودہ آئے تو انھیں کسی طرح شری ارو کے ترجمے کے بارے میں پتہ چل گیا، چنانچہ ان کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ شری ارو نے یہ تراجم انھیں دکھائے (اگرچہ نہ چاہتے ہوئے کیونکہ وہ فطری طور پر شرمیلے تھے اور اپنے بارے میں خاموش رہنا پسند کرتے تھے) دت ان کی اعلیٰ قابلیت سے اس قدر متاثر ہوئے تھے کہ انھوں نے ارو سے کہا:

''اَ میں نے رامائن اور مہابھارت کے آپ کے ت جمے پہلے دیکھ لیے ہوتے،
تو میں اپنے ت جمے کو شائع نہ کرت ۔ آپ کے حیرت انگیز ت جمے کو دیکھ کر مجھے
لگتاہے کہ میرا کام بہت معمولی اور بچکانہ ہے۔''

شری اروِ نے اپنے بڑودہ قیام کے دوران انگر یزی میں متعدد نظمیں لکھیں اور کچھ نئی شروعات بھی کی، جوانھوں نے بعد میں مکمل کی۔ انھوں نے اپنی عظیم رزمیہ تخلیق 'ساو ی' کا سب سے پہلا مسودہ تیار کیا۔ ان کی نظموں کی پہلی کتاب 'سا َ ٹو یَ ٹیلا' اور د نظمیں تقسیم کے لیے وہاں شائع کی گئیں۔ اس میں انگلینڈ میں نوعمری کی لکھی گئی بہت سی نظمیں اور پ نچ بڑودہ میں لکھی گئی نظمیں تھیں۔ لمبی 'اروشی' بھی بڑودہ میں لکھی گئی تھی اور تقسیم کے لیے شائع ہوئی تھی۔ 'لو اینڈ ڈیتھ' نامی ای طویل اور ڈرامہ 'پ سیس دی ڈیلیورر' (Perseus the Deliverer) کا تعلق بھی بڑودہ کے زمانے کی ہے۔

سیاسی شعبے میں شری اروِ کے دو ت اور ساتھی کارکن چارو چندر دت آئی سی ایس ایسا واقعہ بتاتے ہیں جو شری اروِ کی یکسوئی وانہماک کی طاقت پ روشنی ڈالتا ہے۔ وہ خود اعتمادی اور خود پ قابو پ ی کی وجہ سے ضرورت سے زی دہ ذہنی مشقت کے ب وجود پوری طرح فٹ تھے۔ وہ اپنی صحت کا اچھی طرح خیال ر ت تھے۔ ہر شام ای گھنٹے ت وہ تیز قدموں سے اپنے گھر کے ب آمدے میں او پ نیچے چلتے تھے۔ انھیں موسیقی کا شوق تھا، لیکن انھیں خود گا ی بجا نہیں آ ت تھا۔

''مہاراجہ شری اروِ کو اچھی طرح جا تے تھے۔ وہ ان کی عظمت سے واقف تھے اور انھیں بہت زی دہ اہمیت دیتے تھے۔ وہ اچھی طرح سے جا تے تھے، حالا ان کے بڑے دفا میں کئی موٹے موٹے آدمی تھے جو ماہانہ دو سے تین ہزار روپے ت کما ی ت تھے، لیکن کوئی دوسرا شری اروِ نہیں تھا۔ مجھے حیرت ہوگی اَ ہندوستان میں کوئی دوسرا مہاراجہ ہو جو دوسروں کی خوبیوں کی اتنی قدر کرت ہو۔ اروِ کے ب رے میں ان کی بہت اعلیٰ رائے تھی۔ ای ب رانھوں نے مجھ سے کہا: ''موجودہ مہاراجہ ای بڑی سلطنت پ حکمرانی کے اہل ہیں۔ بطور سیا ت داں ان کا پورے ہندوستان میں کوئی ث نی نہیں ہے۔''

اروِ ہمیشہ خوشی، درد، خوشحالی، ن مساعد حالات، تعریف اور تنقیص سے بے ن ز رہتے تھے۔ انھوں نے ہر مشکل کو مستقل مزاجی سے ب دا ش ت کیا، ہمیشہ خو ی کو ی د کرتے ہوئے کہا: 'ایسا تو ہے بھگوان میرے دل میں مجھے مامور کرت ہے اس لیے میں کام کرت ہوں'، یہ کہتے ہوئے اپنے پیارے

ا کے دھیان میں مستغرق رہتے تھے۔ جو آگ دوسرے آدمی کو راکھ کی طرح بھسم کر دیتی ہے، انھوں نے اس آگ سے اپنی ا کو جلا کر اپنی روح کو پہلے سے زیدہ خالص اور روشن بنانے کا کام لیا۔

شری ارو رات ای بجے اپنی میز پ بیٹھ کر تیل کے پ اغ کی روشنی میں پڑھتے رہتے، انھیں مچھروں کے قابل دا ڈ کی بھی پ واہ نہیں تھی۔ میں نے دیکھا کہ وہ آ ں اسی طرح بیٹھے رہتے، ان کی نگاہیں اپنی کتاب پ مرکوز رہتیں، گوی کہ کوئی یوگی ا کے دھیان میں ڈوب ہو اور آس پ س سے بے خبر ہو۔ یہاں کہ اگ گھر میں آگ لگ گئی ہوتی تو بھی وہ اپنا انہماک نہیں توڑ تھے۔ اس طرح وہ آدھی رات یورپ کی مختلف زنوں کی کتابیں، شاعری، افسانہ، ریخ، فلسفہ وغیرہ کتابیں پڑھتے رہتے، جن کی تعداد شای ہی کوئی بتا سکے۔ ان کے مطالعے میں فرانسیسی، من، روسی، انگریزی، یونی، لاطینی وغیرہ مختلف مضامین پ کتابوں کے ڈھیر رہتے تھے، جن کے رے میں مجھے کچھ بھی نہیں معلوم تھا۔ چوسر سے لے کر سون ن تمام انگریزی شاعروں کی شاعری کے مجموعے بھی وہاں تھے۔ انگریزی کے اَن گنت ول، ان کی کتابیں اور ان کی انگریزی نظمیں شیریں اور آسان تھیں، ان کی تشریحات دلچسپ اور مبالغے سے پ ک تھیں۔ انھیں اظہار وادا کی ای غیر معمولی صلای حاصل تھی اور انھوں نے کبھی کسی لفظ کا غلط استعمال نہیں کیا۔ انھوں نے اپنی نظمیں ے ینا پیپر پ لکھیں اور جو کچھ بھی لکھا اس میں شاذ و درہی اصلاح کی نو آئی۔ تخلیق سے ٹھیک پہلے ای خاص لمحہ آ اور ان کے قلم سے آ رکی طرح بہنے لگتی تھی۔ میں نے انھیں کبھی اپنا آپ کھوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کوئی بھی اخلاقی کبھی نہیں دیکھی۔ خود تہذ کے بغیر کسی کا اپنے حواس پ اس طرح قابو رکھنا ممکن نہیں ہے۔

انھوں نے والمیکی کو وی س سے او مقام دی۔ انھوں نے والمیکی کو د کا سے بڑا رزمیہ شاعر ما۔ انھوں نے ای رکھا تھا:

> ''مجھے دا کی شاعرانہ صلاحیتوں نے متا کیا، میں ہومر کی ایلیٹ سے لطف ا وز ہوا۔ وہ یورپی ادب میں لاجواب ہیں۔ شاعرانہ معیار کے اعتبار سے والمیکی سے اعلیٰ ہیں۔ د کی کوئی اور رزمیہ شاعری نہیں ہے، جس کا والمیکی کے رامائن سے موازنہ کیا جا سکے۔''[4]

شری اروٖ اپنے لنچ کے دوران اخبارات ٖ ڑھتے تھے۔مراٹھی کھاٖ ان کے ذاٖ کے مطابق نہیں ہوٖ ،لیکن اروٖ کواس کی عادت تھی۔بعض اوقات کھاٖ اتناٖ اب ہوٖ تھا کہ میں اسے مشکل سے کھا سکتا تھا،لیکن وہ بہت اطمینان سے اسے کھاٖ ٖ تھے۔میں نے انھیں کبھی بھی ٖ ورچی کو کچھ کہتے ہوئے نہیں سنا۔وہ خاص طور ٖ بنگالی کھاٖ پسند کرتے تھے۔وہ بہت مقدار میں کھاٖ کھاتے تھے۔

اروٖ نے کبھی بھی پیسوں کی ٖ واہ نہیں کی۔ ٖ ٖ میں ٖ ودہ میں تھا تو انھیں اچھی تنخواہ مل رہی تھی۔ وہ تنہا تھے، وہ نہ عیش و آرام پسند کرتے تھے اور نہ فضول ٖ چی کرتے تھے۔لیکن اس کے ٖ وجود ہر ماہ کے آٖ میں ان کے لاکر میں کچھ نہیں بچتا تھا۔

"ٖ تیں کرتے ہوئے شری اروٖ دل سے ہنستے تھے۔انھیں خود کو تکلیف دینے کی عادت نہیں تھی۔میں نے کبھی بھی راجا کے درٖ ر میں جاتے ہوئے بھی انھیں اپنا عام کپڑا تبدیل کرتے نہیں دیکھا۔مہنگے جوتے، قمیص، ٖ ئی، کالر، فلالین، لینن، مختلف قسم کے کوٹ، ٹوپیاں اور کیپ؛ ان کے ٖ س ان میں سے کچھ بھی نہیں تھا۔میں نے انھیں ٹوپی استعمال کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔"[5]

ان کے لباس کی طرح ان کا بستر بھی بہت سادہ اور معمولی تھا۔لوہے کی چارٖ ئی جو وہ استعمال کرتے تھے وہ بھی ایسی تھی کہ معمولی کلرک بھی اس ٖ سونے سے انکار کردے۔وہ موٖ اور ٖ م بیڈ استعمال نہیں کرتے تھے۔ ٖ ودہ ریگستانی علاقے کے قرٖ ٖ تھا۔یہاں ٖ می اور سردی دونوں شدٖ ہوتی ہیں،لیکن جنوری کی سردی میں بھی میں نے انھیں کبھی بھی لحاف کا استعمال کرتے نہیں دیکھا۔سستا اور معمولی ٖ ٹ ہی ان کی ٖ مت کرٖ تھا۔ ٖ ٖ میں ان کے ساتھ رہتا تھا، تو وہ کشی کرنے والے ٖ ٖ سی (زاہد) کے علاوہ اور کچھ نہیں ٖ آتے تھے۔خود ٖ وضبط میں سخت اور دوسروں کے دکھوں کے تئیں حساس تھے۔ان کی زٖ گی کا واحد مشن ایسا لگتا ہے حصول علم تھا اور اس مشن کی تکمیل کے لیے انھوں نے اپنی سخت ٖ ٖ ٖ کی۔ یہاں ٖ کہ فعال دٖ وی زٖ گی اور اس کے ہنگاموں کے درمیان بھی۔

میں نے کبھی کسی میں ٖ ڑھنے کا اتنا شوق نہیں دیکھا۔شاعری ٖ ڑھنے اور لکھنے کے لیے دٖ ٖ بیدار رہنے کی اپنی عادت کی وجہ سے اروٖ صبح تھوڑی دٖ سے جاگتے تھے۔انھوں نے مختلف موضوع ٖ انگرٖ ی نظمیں لکھی تھی۔انھیں انگرٖ ی زٖ ن ٖ غیر معمولی دسترس حاصل تھی۔

گجرات کے سفر کے دوران انھوں نے اپنے ساتھ کوئی بستر نہیں رکھا، وہ ریل گاڑی کے ننگے تختے پ سوتے تھے اور اپنے ز و کو تکیے کی طرح استعمال کرتے تھے۔

سنہ 1904 میں شری ارو چارو چندر دت آئی سی ایس سے ملے، جو بمبئی پ پولیس اسٹیشن میں ڈسٹر ٹ جج تھے۔ یہ چارو چندر کا گھر بھی تھا جہاں انھوں نے سے پہلے چارو چندر کے بہنوئی سبودھ ملک سے پہلی ر قات کی، جو ان کے انتہائی وفادار دوستوں میں سے ای تھے اور ای بہت ڑے سیاسی اور مالی معاون ن والے تھے۔ کلکتہ میں بنگال نیشنل کالج کے قیام میں سبودھ ملک کی ای لاکھ روپے کی شرا سے مدد ملی۔ انھوں نے (تعاون کے وقت ہی) یہ عہد لیا تھا کہ شری ارو کو ماہانہ 150 روپے تنخواہ کے ساتھ کالج میں پ وفیسر کا عہدہ دی جا چاہیے۔ اور اس کے نتیجے میں شری ارو کو ڑودہ سروس میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے، بنگال جانے اور پ نسپل کی حیثیت سے کالج سے وابستہ ہونے کا موقع ۔ یہ سیاسی تحر ی میں چھلا لگانے اور اپنے آپ کو اس کے لیے پوری طرح وقف کر دینے کی تجو ی تھی۔ سبودھ ملک نے کچھ خفیہ کمیٹیاں نے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

''شری ارو نے اپنے انقلابی کام کو ای مخصوص نوعیت کی سر می کے دا ے میں شامل کیا جو بعد میں نیش ٹ پ رٹی کے قومی پ و ام کا اہم سرا بن ی۔ انھوں نے نوجوانوں کو سودیشی یہ کی تشہیر کے لیے مرا میں کام کرنے کی غیب دی، جو کہ اس وقت بچپن کی عمر میں ہی تھے اور ان میں شا ی ہی ای ی دو افراد تھے۔ ان انقلابی وپوں میں سے ای میں رہنے والے لوگوں میں سے ای سکھا رام گنیش دیوسکر م کے مہارتھی تھے جو بنگالی کے قابل مصنف تھے اور جنھوں نے بنگالی میں شیوا جی کی مقبول سوانح لکھی تھی، جسے وہ پہلے ''سوراج'' کے م سے لائے تھے، اسے بعد میں قوم پ ستوں نے آزادی کے اپنے معنی میں اپنا لیا۔''

وہ پ تبھا، قومی انہ اور و ے ما م کے مصنف تھے۔ 1902 میں زمانے کی تفصیلات بتاتے ہوئے شری ارو نے کہا ''مجھے بہت سے انقلابیوں کے چھوٹے چھوٹے دستے ملے، جو حال ہی میں معرض وجود میں آئے تھے، لیکن بکھرے ہوئے تھے اور ای دوسرے سے رابطے کے بغیر کام کر رہے تھے۔ میں نے بیرسٹر پ متھ تھ متر کے ساتھ ایسوسی ا کے تحت انقلاب کے رہنما اور پ نچ رکنی کو کی شکل میں بنگال میں ان کو متحد کرنے کی کوشش کی، ان میں سے ای نو ی یتا تھیں۔''[6]

اسی سال شری ارو . ین اور جتن بنرجی کے ہمراہ چھٹی کے دنوں میں بنگال کے مد پور گئے۔ا ا ازے کے مطابق یہ سفر چھ مرا کے قیام کے مقصد سے تھا۔ . وہ کلکتہ واپس آئے تو انھوں نے پ متھ تھ کو انقلابی پ رٹی کا حلف دلوا ۔ وہ تعطیلات میں انقلابی کام کے لیے بنگال جاتے تھے۔ اس طرح انھوں نے کھلنا، ڈھاکا، مد پور وغیرہ کا دورہ کیا۔ ان مرا میں لاٹھی کھیل، . کسنگ، سائیکلنگ، گھوڑسواری، ٹ رَ ٹ شوٹنگ وغیرہ کی . قاعدہ ت . ت دی جاتی تھی۔ انقلابیوں کی ت ربخ کے ساتھ میزینی، گیریبالڈی اور د انقلاب پسندوں کی سوانح حیات کو . ڑی دلچسپی کے ساتھ پ ڑھا جا ت تھا اور یہ ساری ت . ت گیتا کے مطالعے سے منسلک اور اس کی تخلیقی حرکیات سے ا کی گئی تھی، جو بے لوث محنت اور قر . نی کا احساس پیدا کرتی ہے۔ واضح رہے کہ پہلی صف کے ز دہ ت قا ین اعلیٰ درجے کے یوگیوں کے شا د تھے اور انھوں نے پ کیزگی اور زہد پ عمل کیا اور روحانی ز گی بھی جو بنگال کے انقلابیوں کی ز گی کی امتیازی خصوصیت تھی۔ . الوطنی ان کے لیے ا روحانی فریضہ تھا، ماں کی خود قبول کردہ عبادت اور یہ عام َ ین تھا کہ اس روحانی . الوطنی کے پیچھے اصل محرک اور اسے رفتار بخشنے والے شری ارو تھے۔

1903 میں شری ارو نے ا ماہ کی چھٹی لی اور بنگال چلے گئے۔ کچھ سرکردہ سیاسی کارکنوں کے مابین اختلافات کو ختم کرنے کے لیے ان کی وہاں موجودگی ضروری تھی۔ لیکن انھیں جلد ہی مہاراجہ نے واپس بلا لیا، جو چاہتے تھے کہ وہ ان کے ساتھ دورۂ کشمیر پ ان کے پ سنل سکریٹری کی حیثیت سے چلیں۔ کشمیر میں شری ارو کو فیصلہ کن کردار کا اپنا تیسرا روحانی تجربہ ہوا، جو پہلے دو کی طرح غیر متوقع اور قابل بیان تھا، لیکن ا خاص نقطۂ سے اس کی . ڑی اہمیت تھی۔ اس کے . رے میں ان کا کہنا ہے: ''کشمیر میں تختِ سلیمان کے رِج پ چلتے ہوئے بے انتہا سکون کا احساس ہوا۔'' قومیت کے شد . بے سے لبر ان کا ذہن ہمیشہ لافانی ہندوستانی ثقافت کے شا ار . ب کو . یعلم و سائنس سے جوڑنے کی کوشش میں لگا رہتا۔ لوگوں کے روحانی عروج کے لیے وہ پ عزم تھے۔ روحانی عروج کی شرط کے طور پ وہ سیاسی آزادی چاہتے تھے۔ اس لیے انھوں نے لکھا کہ . کو بیدار کر ہوگا اور اس کے لیے . وجہد ضروری ہے۔

''میں نے (شری ارو) نے سیاسی سر میوں میں شامل ہوکر 1905 سے 1910 ت انھیں جاری رکھا، جس کا ای واحد مقصد تھا: لوگوں کے ذہنوں میں جانے کی آزادانہ خواہش اور آزادی کے حصول کے لیے جدوجہد کی ضرورت ہے۔ کانگریس کے غیر ضروری طر ت ت رائج ہیں۔''[7]

شری ارو ا ہندوستان میں 'پرولتاری طبقے کی ترقی اور علم' کی تشہیر کرنے والے پہلے نہیں تو روسی انقلاب کے علمبرداروں کے ذریعے پورے یورپ میں اس فکر کے عام ہونے سے پہلے اس فکر کی تخلیق اور تشہیر کرنے والے اولین لوگوں میں سے ای تھے۔ روسی انقلاب کے قاصدوں کے ذریعے پورے یورپ میں رائج ہونے سے بہت پہلے اس تصور کا خیال اور پرچار کرنے والے ابتدائی لوگوں میں سے ای تھے۔ روسی انقلاب کے ذریعے معاشی اعتبار سے پچھڑوں کے معاشی بہبود کے سامان کو پورے یورپ میں رائج کیا ۔ شری ارو سماج کے ہر طبقے چاہے پرولتاری ہو، بورژوا ہو، یہاں ت کہ ہمنوں کی ترقی کے لیے پابند عہد تھے۔ روحانی قوم پرستی کا ان کا پرچار اس نقطۂ سے دیکھا جائے تو اس کے حقیقی مقصد کا پتہ چلتا ہے۔ کی روحانی تعمیر نو کے لیے پہلے اور ی د کے طور پر سیاسی آزادی کا حصول۔ ان کے دل نے غر ت اور افلاس پر قابو پانے کے لیے پرولتاری طبقے کو دیکھنے کی کوشش کی اور غلامی کے ہراس احساس کو دور کیا، جس میں وہ رہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کو بلند اور روشن خیال بنایا جائے ت کہ وہ ممکنہ طاقت یعنی روحانی نور کو ظاہر کر سکیں، جو ان کے ا رد فن ہے اور یہ قومی آزادی کے لیے کارکنوں کی طرف سے تکلیف اٹھانے اور کشی کے رے میں ان کی خواہش کو بھی واضح کرتا ہے، کیو اس تکلیف اور کشی کے ذریعے ا ن اپنی الوہی طاقت کو حاصل کرتا ہے۔ ''ایسا کام کریں جس سے وہ (مادر وطن) خوشحال ہو سکے۔''[8]

شری ارو نے مکمل سیاسی سیر 'نیو لیمپس فار اولڈ' چھوڑ دی، تو انھوں نے ان و پرکاش کے اسی اخبار میں بنکم چندر چٹرجی کی تنقیدی تعریف کا ای مختصر سلسلہ شروع کیا جو بنگالی ادب کے بڑے نام تھے۔ شری ارو دوسروں کے لیے روحانی تجربات کے راستے ہموار کرنا چاہتے تھے کیو ان کا ماننا تھا کہ اس میں ا نی فلاح موجود ہے۔ اسی لیے انھوں نے لکھا:

''مجھے کسی مبارک مقام پر اپنا نام رکھے جانے کی ذرہ ا پرواہ نہیں ہے۔
میں اپنے سیاسی دنوں میں بھی کبھی بھی یں ہونا پسند نہیں کیا تھا۔ میں نے

پ دے کے پیچھے رہنا پسند کیا۔ لوگوں کو بغیر جانے انھیں آگے بڑھا۔ ۔ے اور
کام کروا۔ ے۔‘‘

شری ارو۔ نے بڑودہ پہنچنے کے چھ ماہ بعد ’ا۔ و پ کاش‘ میں ’نیو لیمپس ٹو اولڈ‘ کے عنوان سے عام سیاسی مضمون کی ای۔ سیر۔ میں حصہ۔ شروع کیا، جو ان کے کیمبرج کے دو۔ ۔، کے جی دیشا۔ کے ذریعہ بمبئی سے۔ والا ہفتہ وار اخبار تھا۔ انھوں نے دشا پ۔ ے کی تحری۔ سے آغاز کیا، لیکن پہلے دو مضامین نے ہی ای۔ سنسنی پیدا کردی اور را۔ ڈے اور کانگریس کے د۔ رہنماؤں کو خوفزدہ کر دی۔ را۔ ڈے نے پ۔ چے کے مالک کو متنبہ کیا کہ اگ۔ ایسا ہو۔ رہا تو ان پ غداری کا مقدمہ۔ ۔ی جائے گا۔ چنانچہ سیر۔ کے اصل منصوبے کو مالک کے کہنے پ چھوڑ۔ پڑا۔ دشا پ۔ ے نے شری ارو۔ کو۔ ۔ ولہجہ تبدیل کرکے جاری ر۔ ۔ کی درخوا۔ ۔ کی اور انھوں نے نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی اس رائے سے اتفاق کیا، لیکن عملی طور پ کوئی دلچسپی نہیں لی اور ان کے مضامین طویل وقفے سے شائع ہوئے اور آ۔ میں مکمل طور پ بند ہوگئے۔

شری ارو۔ بڑودہ کالج ایسوسی ا۔ کے صدر تھے اور انھوں نے بڑودہ چھوڑنے۔ ۔ اس کے کچھ مباحثوں کی صدارت کی۔ ان کی تقری۔یں بہت متا۔ کن ہوتی تھیں۔ انھیں وقتاً فوقتاً محل میں منعقد ہونے والی تقاری۔ میں لیکچر دینے کے لیے بھی جا۔ ہو۔ تھا۔ لیکن۔ ۔ ۔ وہ ری۔ستی سروس میں تھے، انھوں نے اپنی تقاری میں سیاسی خیالات کے اظہار سے۔ ۔ کیا۔ انھوں نے ان نوجوان طلبا سے بھی خطاب کیا، جنھوں نے اپنے شوق و۔ ۔بے سے ’یووا پورش سنگھ‘ تشکیل دی تھا۔

’’یورپی ز۔ گی اور ثقافت نے عارضی طور پ جو بھی۔ پختہ، مکمل طور پ تباہ کن ا۔ ات مر۔ ۔ کیے تھے، اس نے تین ضروری۔ ۔ ۔ت کو جنم دی۔ یہ غیر فعال دانشورانہ اور اہم امنگوں کو پیدا کر۔ ہے۔ اس نے ز۔ گی کی تشکیل نو کی اور ای۔ نئی تخلیق کی خواہش کو جنم دی۔ ۔ول کے حالات اور ۔یت اور ان کو سمجھنے، ضم کرنے اور۔ ۔ کی اشد ضرورت کا سامنا کرنے کے لیے نو تخلیق شدہ ہندوستانی روح کو جنم دی۔

۔ ۔ ان رکاوٹوں پ قابو پ لیا جائے۔ تو ہماری لمبی۔ ۔ ریخ میں ہمارے جیسے لوگوں کی کاوشیں اب ای۔ ۔ لکل نئے مدار میں آجا۔ ۔ گی۔ گہری نگاہ ر۔ ۔ والا اپنی کامیابی کی پیشین گوئی

کرے گا، کیو اہم رکاوٹیں دور ہوچکی ہیں یہ دور ہونے کے مرحلے میں ہیں۔ لیکن ہم آگے بڑھتے ہیں اور ما ہیں کہ کامیابی یقینی ہے، کیو ہندوستان کی آزادی، اتحاد اور عظمت اب د کے لیے ضروری ہو گئی ہے۔''[9]

'دی آئیڈیل آف دی کرم یوگن' میں وہ کہتے ہیں:

''ز گی کا ز د قانون ہے، ا نی قی کا عظیم اصول، روحانی علم اور روح، جس کے لیے ہندوستان کو ہمیشہ سر ، مثالی اور مشنری ہو چاہیے۔ یہ سناتن دھرم، داخلی و روحانی مذہب ہے۔ غیر ملکی اثرات کی زد میں آ کر، یہ اپنے ڈھانچے کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی ز ہ حقیقت کی وجہ سے کھو ہے۔ بھارت میں مذہب کے لیے کچھ بھی نہیں ہے، ا اسے جیا نہیں جا ۔ اسے پوری ز گی پ فذ کیا جا چاہیے۔ ز گی میں اس کی روح کو ہمارے معاشرے، ہماری سیا ، ہمارے ادب، ہمارے سائنس، ہمارے ذاتی کردار، محبت اور خواہشات میں داخل کر ہوگا۔ اس مذہب کے دل کو سمجھنے کے لیے، سچائی کے روپ میں اس کا تجربہ کرنے کے لیے، اسے جنم دینے والے اعلیٰ ت کو محسوس کرنے کے لیے، ز گی میں اس کا اظہار کرنے کے لیے اور اس پ عمل درآمد کرنے کے لیے، جسے ہم کرم یوگ کے ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہم ما ہیں کہ یہ یوگ کو ا نی ز گی کا آئیڈیل بنا ہے، جسے ہندوستان آج بڑھا ہے، یوگ کے ذریعہ اس کو اپنی آزادی محسوس کرنے کی طاقت ملے گی۔ اتحاد و عظمت کے ذریعہ یوگ اسے قائم رہنے کی طاقت دے گا۔ یہ وہ روحانی انقلاب ہے جس کی ہم توقع کرتے ہیں اور مادی صرف اس کا سایہ اور عکس ہے۔''

بڑودہ سے 30 اگست 1905 کو اپنی اہلیہ کو لکھے گئے اپنے پہلے خط میں شری ارو لکھتے ہیں:

''ہندو مذہب یہ اعلان کر ہے کہ راستہ شخص کے جسم اور دماغ میں ہو ہے اور اس نے کچھ اصول بتائے ہیں، جن کی اس راستے پہنچنے کے لیے پیروی کر پڑے گی۔ میں نے ان اصولوں پ عمل کر شروع کیا ہے اور مہینے بھر کی مشق نے مجھے ہندومت کی تعلیمات کی حقیقت کا ادراک کرنے کی

"غیب دی ہے کہ ہندو مذہب کیا سکھا" ہے۔ میں پہلے ہی ان علامات اوراشارات کا تجربہ کر رہا ہوں جن کے رے میں یہ بولتا ہے۔

''یہ آپ کا خیرخواہ شوہر ہے، جواس آدمی اور دوسرے سیکڑوں لوگوں کوراستے پ لے آ یہ ہے، خواہ وہ اچھا ہو ا، اور آگے بھی ہزاروں لوگوں کی رہنمائی کرے گا۔ میں یہ یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ مجھے زِ گی میں مکمل سکون واطمینان حاصل ہوگا، لیکن ہوگا ضرور۔''

یہ تینوں اہم ت شری اروِ کی زِ گی کے تین ڑے مراحل پ حاوی تھے۔ روحا آمیز الوطنی کا بہ پہلے مرحلے پ حاوی تھا۔ دوسرے مرحلے میں اسے مکمل عقیدت ووابستگی کی خواہش اور تیسرے مرحلے میں ائی طاقت کا ادراک واظہار۔

اَ شری اروِ ہندوستان کی سیاسی آزادی کے لیے بے چین تھے، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ہندوستان کے قدیم روحا کو پھر سے پوری د میں لے جا کر ہندوستان کو عالمی قوت بنا چاہتے تھے۔ پہلے سے کہیں زِ دہ وسیع شکل میں، مادی د میں آدمی کی زِ گی میں کاملیت کو مضبوط کر کے کئی رنگوں والی ٹیپسٹری چاہتے تھے۔ وہ جا تھے کہ ہندوستان کی سے ڑی طاقت روحا ہے اور اس کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں ہے۔

کیو اس کی روحا اس کے پورے وجود پ غا ہے اور جہاں ہمارے زِ وجود کا تعلق ہے، تو یہ روحا اپنے پیغام اور زِ گی کو اپنائے بغیر زِ دہ قیمتی نہیں ہے۔ وہ یہ بھی جا تھے کہ ہندوستان انتہائی صالح اور متحرک روحا کی سرزمین ہے، اِ ایسی سرزمین ہے جہاں ثقافتی تہواروں میں زِ گی کے ہر عمل کو تہذ اور روحانی بلندی کے لیے قر ن کرنے کا مطالبہ کیا َ ہے۔ شری اروِ ایسے ہی کرم یوگی تھے جن کی پوری کوشش ہندوستان کو دو رہ اپنی مذہبی روحا کو جڑوں سے جوڑنے پ مرکوز تھی۔ سیا نے انھیں اپنی موروثی روحانی صلا کے احساس کے ساتھ قدیم قوم کو د میں اپنا صحیح مقام دو رہ حاصل کرنے کی مستقل کوششوں کا پہلا ذریعہ فراہم کیا۔ اپنی سیا کے مقاصد اور ا ات پ یقین ر ہوئے شری اروِ نے اپنی 'دی آئیڈیل آف دی کرم یوگن' میں لکھتے ہیں:

''آج د کی میں ہندوستان اتنی تیزی سے، اتنے پیار سے اِ ایسے ملک کی
تعمیر کر رہا ہے کہ ہر کوئی اس عمل کو دیکھ سکتا ہے اور جن کے ا رہمدردی اور علم ہے وہ

کام اور طاقت میں فرق کرتے ہیں، ز یاستعمال سامان، الوہی فن تعمیر کے ت،
پہلی روحانی قوموں کے قافلے، ای ز گی اور ای ثقافت کے ساتھ ہمیشہ زہ،
تنوع اور اختلافات میں ہم آہنگی پیدا کرنے والی قوت سے، یہ ابھی ۔ اعظم کی تنظیم
کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے اہل نہیں ہے۔ اب وقت آ ی ہے، مجھے
بتاؤ، کیا آپ میری بیوی کی حیثیت سے اس مذہب میں میرے ساتھ حصہ لیں گی؟
جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں یہ قی کی راہ ہے، کیا آپ اس راہ پ چلیں گی؟''

میرے پ س تین مسئلے ہیں، کوئی انھیں جنون کہہ سکتا ہے۔ پہلا یہ کہ میں پختہ یقین ر ہوں کہ ا نے مجھے جو خصوصیات، ہنر، اعلیٰ تعلیم اور دو کی ہے، وہ ۔ اسی کی طرف سے ہیں اور میں اہل خانہ کی دیکھ بھال کے لیے صرف اتنا ہی استعمال کرنے کا حقدار ہوں جو اس کے لیے سمجھا جا ہے اور جو بچتا ہے وہ ا کو واپس کر دینا چاہیے۔ اَ میں نے اپنی خوشی اور آسائش کے لیے ۔ کچھ استعمال کیا تو مجھے چور کہا جائے گا۔ ہندوؤں کی مقدس کتابوں کے مطابق جو کچھ ہمیں ہے، اَ ہم اسے ا کو واپس نہیں کرتے ہیں تو یہ چوری ہے۔ اب میں نے آٹھ میں سے صرف ای حصہ ا کو لوٹ یہ ہے اور ۔ قی سات کو اپنی ذاتی خوشیوں کے لیے استعمال کیا ہے۔ اس طرح سے اپنے کھاتوں کو ضائع کرتے ہوئے میں اپنے دنوں کو د وی لذتوں کے ساتھ مایوسی کی حا میں اَ ار رہا ہوں۔ میری آدھی ز گی بیکار چلی گئی۔ یہاں کہ جانور بھی خود اور اپنے کنبے کی پ ورش کے بغیر اطمینان محسوس نہیں کر ہے۔

اب یہ ۔ ت مجھ پ واضح ہو گئی ہے کہ میں اتنے عرصے سے اپنی وحشیانہ جبلتوں پ عمل پیرا رہا ہوں اور چور کی ز گی اَ ار رہا ہوں۔ اس نے مجھے امت اور حقارت سے بھر دی ہے۔ اب یہ اور نہیں ہے۔ میں اس اَ ہ کو بھلائی اور ۔ کے لیے ک کر ہوں۔ ا کو پیسہ پ ھانے کے لیے اسے مقدس کاموں میں چ کر پ ہے۔ پوری قوم اس وقت خستہ حا میں میرے دروازے پ کھڑی ہے، پناہ اور مدد کی تلاش میں ہے۔ اس سرزمین پ تین ملین میرے بھائی ہیں، جن میں سے بہت سے لوگ فاقہ کشی سے مر رہے ہیں اور ۔ سے زی دہ غم اور تکلیف میں مبتلا ہیں، منحوس اور غیر یقینی وجود کو کس طرح کھینچ رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے ساتھ بھلائی کریں۔

دوسرا مسئلہ حالیہ تسلط ہے۔ یہ کہ ۔ بھی ممکن ہو ا کو آمنے سامنے دیکھنا چاہیے۔ مذہب میں ا کے م کو ہر وقت شامل ہو ہے، یہ کہنا کہ کسی کو دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے دعا کر چاہیے اور دکھاوا کر رہے ہوں کہ بھکت کیسا ہو چاہیے، یہ اس قسم کا مذہب نہیں ہے جس پ میں عمل کر چاہتا ہوں۔ اگ ا موجود ہے تو پھر اس کے وجود کو حاصل کرنے اور اس سے ملنے کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ ضرور ہو چاہیے۔ اگ چہ یہ مشکل اور گوار ہو سکتا ہے، میں اس تصور کو پھیلانے کا وعدہ کر ہوں۔ ہندومت کا اعلان ہے کہ وہ ہر کسی کے جسم اور دماغ میں شامل ہے اور اس پ عمل کرنے کے لیے کچھ اصول طے کیے ہیں۔ میں نے ان اصولوں پ عمل کر شروع کیا ہے اور مہینے کی مشق کر کے مجھے ہندو مذہب کی تعلیمات کے رے میں بھی حقیقت کا احساس ہو ہے۔ میں ان تمام علامات اور اشارات کا سامنا کر رہا ہوں جن کے رے میں یہ بولتا ہے۔ مجھے آپ کو اپنے ساتھ اس راستے پ لے جا چاہیے۔ یہ سچ ہے کہ آپ مجھ سے تیزی سے نہیں چل پ گی، کیو آپ کے پ س اس کے لیے درکار علم کی کمی ہے۔ لیکن میرے پیچھے آنے سے رکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس راستے پ چل کر مقصد کو پ ہیں۔ لیکن یہ کسی کی مرضی پ منحصر ہے کہ آ اسے چلنا چاہیے نہیں۔ کوئی بھی اپنے ساتھ آپ کو نہیں کھینچ سکتا۔ آپ دلچسپی ر ہیں تو میں آپ کو بعد میں اس موضوع پ مز لکھوں گا۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے: دوسرے لوگ اپنے ملک کو ا شے کے طور پ دیکھتے ہیں، جس میں بہت سارے علاقے، میدان، جنگل، پہاڑ اور در شامل ہیں، ان کے ن د ملک ان کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ میں اسے اپنی ماں کی حیثیت سے دیکھ رہا ہوں۔ میں اس کی تعظیم کر ہوں اور اس سے محبت کر ہوں۔ ۔ کسی عفر کو اپنی ماں کے پ بیٹھا دیکھتا ہے، جو اس کی زن گی کا خون پ والا ہے، تو ڈ کیا کر ہے؟ کیا وہ سکون کے ساتھ کھانے پ بیٹھ جا ہے اور اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ خوش رہتا ہے وہ اپنی ماں کو بچانے کے لیے بھا ہے؟ میں جا ہوں کہ مجھ میں اس ہاری ہوئی دوڑ کا فا ہ اٹھانے کی طاقت ہے۔ یہ جسمانی طاقت نہیں ہے۔ میں تلوار بندوق سے نہیں، بلکہ علم کی طاقت سے لڑوں گا۔ جاں ز کی مضبوطی صرف اس کی طاقت نہیں ہے۔ ا اور طاقت ہوتی ہے، ہمن کی آگ کی طاقت جو کہ علم کی شکل میں پ ئی جاتی ہے۔ یہ کوئی خیال احساس نہیں

ہے، مجھے یہ . ی ثقافت سے نہیں ہے، میں اسی کے ساتھ پیدا ہوا ہوں۔ یہ میری ہڈیوں کے ا ر پیو ت ہے۔ مجھے صرف اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہی ا نے زمین پ بھیجا ہے۔ . میں صرف چودہ سال کا تھا تو یہ ئ پنپنا شروع ہوا، میری اٹھارہ سال کی عمر میں اس نے جڑیں پکڑ لیں۔ میری چچی نے آپ کو . ور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ای . ے آدمی نے آپ کے اچھے اخلاق واطوار والے شوہر کو گمراہ کر دی ہے۔ لیکن حقیقت میں امیدیں اور خواہشات خا ان کی خوشی اور غم ت ہی محدود رہتی ہیں۔ پ گل آدمی اپنی بیوی کو خوش نہیں کر سکتا، بلکہ وہ اسے لامتناہی تکلیف اور غم دیتا ہے۔

ملک کے حالات ہی تھے جنھوں نے شری ارو کو قوم پ ت بنا دی۔ لیکن پھر ان کا دھیان روحا میں زی دہ لگنے لگا، یہاں ت کہ . انھوں نے اپنے آپ کو بھارت ما ت کی طرف اور قومی آزادی کے کام سے غیر موزوں پ تو کہیں نہ کہیں وہ ا کی طرف مزی راغب ہوئے اور ا کی مت کو مقصد حیات بنالیا تھا۔ ویسے بھی ارو کی قوم پ ستی محض قوم پ ستی سے . ڑھ کر تھی۔ ان کی قومیت قدیم زمانے سے آر ہا سناتن دھرم تھا۔ اس کی وجہ سے انھوں نے اپنی پوری ز گی کو وقف کر کے ا نی کی الوہی تکمیل کے لیے کام کر شروع کیا۔ ا ن میں ا کے لیے عقیدت اور محبت جگانے کی سمت میں شری ارو کا اہم کردار ہے۔

جو مقصد شری ارو نے اس چھوٹی سی عمر میں خود اس سے پہلے اٹھای اس کے وہ ہمیشہ پ بند عہد رہے، انھوں نے اپنی اہلیہ کو یہ خط لکھے تھے، ان کا مقصد فرار نہیں، وان نہیں، بلکہ ا تھا۔ ز گی کی معدوم ہو نہیں، بلکہ اس کی وسعت اور افزودگی، اس کی الوہی روشنی، استعمال اور تکمیل۔ ان میں سے کچھ آسان طر سے ز گی سے تپسوی اڑان کے خلاف بغاوت کر دی۔ انھوں نے ای . ر کہا ''لیکن میں نے سوچا تھا کہ یوگ، جس میں مجھے ت ک د کی ضرورت تھی وہ میرے لیے نہیں تھا۔'' انھوں نے ای دفعہ کہا قدیم ہندوستان کی روحانی ثقافت کے ان کے مطالعہ نے ان کی 'بے پناہ ز گی کی قوت'، ان کی 'ز گی' کی بے پناہ طاقت اور خوشی، ان کی تقریباً قابل تصور تخلیقی صلا یت میں کوئی شک نہیں چھوڑا تھا۔

اپنی شری حیات کو لکھے ان کے خطوط سے ہم ان کی شخصیت کے . رے میں جان ت ہیں۔ نیچے شری ارو کے ان کی شری حیات کو لکھے گئے کچھ حصوں کا ت جمہ حظہ فرما :

''میری ... سے عزیز مرنیلنی!

اب تک آپ سمجھ چکی ہوں گی کہ جس شخص سے آپ کی قسمت وابستہ ہے وہ بہت ہی عجیب ہے۔ میرے پاس آج کل کے زیادہ تر مردوں جیسی ذہنیت نہیں ہے، زندگی میں ان کی طرح ایک ہی مقصد نہیں ہے، کوئی طے شدہ کام اور کام کا میدان نہیں ہے۔ میرے ساتھ ... کچھ مختلف ہے، ... غیر معمولی ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ مردوں کی عام ... ادری غیر معمولی خیالات، غیر معمولی کوششوں اور غیر معمولی اعلیٰ ... ت کے بارے میں کیا سوچتی ہے؟ وہ ... اسے پاگل کہتے ہیں، لیکن اگر وہی پاگل آدمی اپنے کام کے میدان میں کامیاب ہو جاتا ہے، تو بجائے اسے دیوانہ کہنے کے اسے بڑا ہنر مند آدمی کہا جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ بہت بدقسمتی کی بات ہے کہ عورت کو پاگلوں کے ساتھ بہت کچھ ڈھالنا پڑتا ہے۔ میں ... وان میں دن رات رہتا تھا اس سے پہلے کہ وہ دوسری چیزوں کو اپنے آپ میں قبول کر لیں۔''

کرشن کمار مترا کی بیٹی اور شری ارو ند کی چچازاد بہن بسنتی دیوی ان کے بارے میں کہتی ہیں:

''آرو دادا دو یا تین ٹرنک ... لے کر آتے تھے اور ہم ہمیشہ یہ سوچا کرتے تھے کہ ان کے پاس مہنگے سوٹ اور دیگر عیش و آرام کی اشیا جیسے سینٹ وغیرہ ہونے چاہئیں۔ انھوں نے انھیں کھول دیا، میں ان کی طرف دیکھتی ہوں اور حیرت سے سوچتی ہوں کہ یہ کیا ہے؟ کچھ سادہ لباس، کتابیں، کتابوں کے علاوہ کچھ نہیں۔ کیا آرو دادا کو یہ ... پڑھنا پسند ہے؟ ہم ... چھٹیوں میں گپ شپ کرنا چاہتے ہیں اور تعطیلات سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ کیا وہ اس وقت کو بھی ان کتابوں کو پڑھتے ہوئے گزارنا چاہتے ہیں؟ البتہ چونکہ وہ پڑھنا پسند کرتے ہیں اس لیے ایسا نہیں تھا کہ وہ ہماری باتوں اور گپ شپ اور لطف اندوزی میں شامل نہیں ہوتے، شامل ہوتے تھے اور ان کی باتیں دانائی اور مزاح سے بھرپور تھیں۔''

کون سوچ سکتا تھا کہ یہ نرم و نازک نوجوان، خیالی آنکھیں، لمبے پتلے گردن تک لہراتے بال جن میں بیچ میں مانگ نکلتی تھی اور جو گردن تک پہنچتے تھے، موٹی دھوتی پر پوری فٹنگ ہندوستانی جیکٹ میں ملبوس، پرانے زمانے کی ہندوستانی چپلوں سے ابھرتی ہوئی پاؤں کی انگلیوں کے ساتھ دمکتا چہرہ، جس پر چیچک کے داغ لگے تھے، یہی آدمی فرانسیسی، لاطینی اور یونانی زبان کا روانی سے استعمال کرنے والا شخص شری ارو ند گھوش کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

مجھے اس سے بڑا جھٹکا اس وقت بھی نہیں لگ سکتا تھا اگر کوئی دیوگھر کی پہاڑیوں کی طرف اشارہ کرتے اور کہتا 'دیکھیے، وہاں ہمالیہ کھڑا ہے۔'[10]

حالا ان کے ہو ں کے کناروں پر قوت ارادی آتی تھی، ان کے دل میں کسی بھی د وی خواہش یا عام ا نی مفاد پرستی کا کوئی شا نہیں تھا؛ وہاں صرف دیوتاؤں کے لیے ا یک قسم کی آرزو تھی، ا نی تکلیف سے ت پانے اور اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے آمادہ۔ شری ارو ابھی بنگالی زبان میں بات نہیں کر تے تھے، لیکن وہ اپنی مادری زبان میں بات کرنے کے بہت خواہش مند تھے۔ میں دن رات ان کے ساتھ رہا اور جتنا میں ان کے دل سے واقف ہوا، اتنا ہی میں نے محسوس کیا کہ وہ اس روئے زمین سے تعلق نہیں ر تے ہیں۔ وہ ا کا روپ ہیں جو سے کسی وجہ سے اس د میں بھیجے گئے ہیں۔

صرف ا ہی بتا سکتا ہے کہ اس نے انھیں ہندوستان کی سرزمین پر بنگالی کی حیثیت سے کیوں پیدا کیا تھا۔ وہ اپنی والدہ کی گود میں ای چھوٹے سے بچے کی شکل میں انگلینڈ گئے تھے اور عنفوان شباب میں ہی وہ اپنے وطن واپس چلے آئے تھے۔ لیکن مجھے سے حیرت کی بات یہ لگی کہ ان کے نیک دل پر عیش و ت، اسراف اور مختلف قسم کی چھاپ، اثرات اور مغربی معاشرے کے عجیب وغریب جادو کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

اس میں کوئی ابی نہیں تھی۔ '' انے مجھے اس عظیم مشن کی تکمیل کے لیے زمین پر بھیجا ہے، ''جیسا کہ انھوں نے خود اپنی اہلیہ کو خط میں لکھا ہے۔ '' اکی مزدوری'' میں وہ اپنی پیدائش کی وجہ بتاتے ہیں:

''جو یہاں لائے گا
اسے خود مٹی میں ا ہوگا۔
وہ د وی فطرت کا بوجھ برداشت کرتا ہے
اور سخت راستہ اختیار کرتا ہے۔''

شری ارو نے کسی کی مدد کے بغیر خود سنسکرت سیکھی۔ انھوں نے بنگالی کے ذریعہ سنسکرت نہیں سیکھی، بلکہ براہ را یا انگریزی کے ذریعے سیکھی۔ لیکن کمال یہ ہے کہ انھوں نے اس میں مکمل مہارت

حاصل کی اوراس کی روح کی گہرائی میں اﹱ گئے جیسا کہ انھوں نے یوﹱ نی اور لاطینی کے معاملے میں کیا تھا۔ انھوں نے کبھی ہندی کا مطالعہ نہیں کیا، لیکن سنسکرت اور د ہندوستانی زﹱ نوں سے ان کی شناسائی کی وجہ سے بغیر سیکھے ہندی کی کتابیں ﹱ اخبار ﹱ ڑھنا ان کے لیے آسان تھا۔

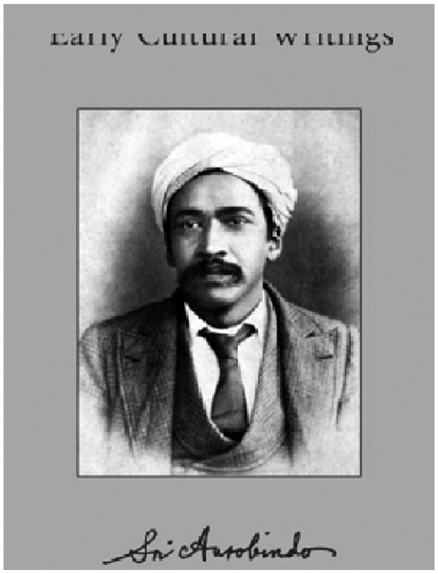

شری اروﹱ کا دلچسپ موضوع سنسکرت

سنسکرت زﹱ ن میں غیر معمولی مہارت نے ان ﹱ ہندوستانی وراﹱ کے بے پناہ ﹱ انے کے دروازے کھول دیے۔ انھوں نے اپنشد، گیتا، ﹱ ان، دو عظیم رزمیہ تخلیقات، رامائن اور مہابھارت کے ڈرامے، بھرﹱ ی ہری، کالیداس اور بھوبھوتی وغیرہ کے ڈرامے ﹱ ڑھے۔

دینندر کمار رائے ﹱ ودہ میں شری اروﹱ کے ساتھ رہتے تھے اور ان کا کام ان کی زﹱ ن کے علم کو بہتر بناﹱ اور ﹱ قاعدہ تعلیم سے کہیں زﹱ دہ بنگالی زﹱ ن میں گفتگو کرنے کا عادی بناﹱ تھا۔

ان کی کچھ ﹱ دوں کا یہاں ذکر کیا جاﹱ ہے۔ مجھے ان کے ﹱ رے میں جتنا معلوم ہے وہ ﹱ میرے ذاتی تجربے سے ماخوذ ہے۔ ﹱ ﹱ مجھ سے اروﹱ کو بنگالی زﹱ ن سکھانے کے لیے کہا ﹱ تو میں گھبرا ﹱ ۔ شری اروﹱ ایﹱ ﹱ ڑے اسکالر تھے۔ انھوں نے اپنے آئی سی ایس کے امتحان میں لاطینی اور یوﹱ نی زﹱ نوں میں اعلیٰ نمبرات حاصل کیے تھے۔ انھوں نے بطور اﹱ م

لندن یونیورسٹی سے بہت ساری کتابیں حاصل کی تھیں۔ان کتابوں میں عربین ٹس کا سولہ جلدوں والا بہترین ایڈ تھا، جسے میں نے بعد میں ان کے مطالعے میں دیکھا تھا۔ میں نے اس کتاب کا اتنا ڑا نسخہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔یہ ویبسٹرس لغت کی سولہ جلدوں کی طرح تھا،شکل وصورت میں مہابھارت سے بھی لمبا چوڑا تھا۔اس میں لاتعداد تصاو تھیں۔

شری اروِ سے ملنے سے پہلے میں نے ان کی شبیہ کچھ اس طرح بنائی تھی ''سخت طبع شخصیت، بے داغ، سر سے پ ؤں ت یورپی اسٹائل کے کپڑے پہنے ہوئے، آنکھوں میں عجیب سی چمک'' پیچیدہ ولہجہ اور اخلاق میں سختی ہوگی جو اصول وضوابط کی تھوڑی بھی خلاف ورزی داشت نہ کریں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں نے انھیں پہلی ر دیکھا تو مجھے مایوسی ہوئی، میں نے یہ دیکھا کہ وہ سامعین پ جادو کر دیتے ہیں۔ اَ چہ مجھے ان کی تیں سنے پچاس سال سے زیدہ ہو چکے ہیں، لیکن مجھے اب بھی ان کی شخصیت اور ان کی شیریں آواز کی گونج ی دہے۔

ڑودہ میں شری اروِ پہلے زار کے قری کیمپ میں رہے اور وہاں سے وہ کھاسی راؤ جادو کے گھر چلے گئے۔کھاسی راؤ ری ت ڑودہ کے تحت مجسٹری ٹ کی حیثیت سے کام کر رہے تھے،اس وقت اپنے اہل خانہ کے ساتھ کہیں اور رہتے تھے۔ان کا ای خوب صورت، دومنزلہ مکان تھا، جو شہر کے مرزی علاقے میں واقع تھا۔ کھاسی راؤ کو واپس ڑودہ منتقل کیا َ ی تو شری اروِ کو علاقے کے کسی اور مکان میں منتقل ہون پڑا۔کچھ عرصے کے بعد وہاں طاعون پھیلا تو انھیں دو رہ دوسرے مکان میں جان پڑا، جو ای پا بنگلہ تھا جس کی ٹ ئلس کی چھت تھی۔ یہ اتنا پا اور ایسی خستہ حا ت میں تھا کہ َ میوں میں یہ قابل داشت حد تک َ م ہو جات تھا اور ساتَ کے مہینوں میں رش کا پنی اس کی ٹوٹی ٹ ئلس کے درمیان سے ٹپکتا رہتا تھا۔لیکن جیسا کہ دینندرکمار رائے نے اپنی بنگالی کتاب 'اروِ پ سنگ' میں درج کیا ہے، اس سے شری اروِ کو کوئی فرق نہیں پڑت تھا کہ وہ محل میں رہتے تھے ی جھونپڑی میں۔ جہاں وہ واقعی رہتے تھے، وہاں نہ تو کبھی ٹ ئلیں َ م ہو اور نہ ہی رش کا پنی ٹپکتا تھا۔ اَ ہم گیتا انیکیت کے ت شات کو استعمال کریں تو وہ ایسے تھے جس کی پوری د میں اپنی کوئی الگ رہائش گاہ نہیں تھی۔

شری اروِ نے ڑودہ میں مراٹھی اور گجراتی دونوں زبن سیکھی۔ انھوں نے ای پنڈت سے موری می مراٹھی کی بولی بھی سیکھی۔ وہ حیرت انگیز آسانی اور گہرائی کے ساتھ ز سیکھنے کی

صلا یت ر تھے۔ انھوں نے خود بنگالی ز ن سیکھی اور اسے اتنی اچھی طرح سے سیکھ لیا کہ مائیکل مدھوسودن دت کی اور بنکم چندر چٹرجی کا ول پڑھنے کے قابل ہو گئے، جبکہ یہ دونوں مصنفین کچھ بھی ہوں آسان نہیں ہیں۔

ای دن میں نے اتفاق سے ان سے پوچھا کہ وہ اپنے پیسے اس طرح کیوں ر ہیں؟ تو انھوں نے ہنستے ہوئے جواب دی ''دیکھو یہ اس ت کا ثبوت ہے کہ ہم ایما ار اور اچھے لوگوں کے درمیان رہ رہے ہیں۔ لیکن آپ کبھی بھی ایسا حساب نہیں ر جو آپ کے آس پ س کے لوگوں کی ایما اری کی گواہی دے سکے۔'' میں نے اس سے پوچھا۔ اس نے ای رپھر پُرسکون چہرے کے ساتھ کہا ''یہ ا ہے، جو میرے لیے حساب ر ہے۔ وہ مجھے اتنا ہی دیتا ہے جتنا میں چاہتا ہوں اور قی کو اپنے پ س ر ہے۔ کسی بھی طرح وہ مجھے کمی نہیں ہونے دیتا تو مجھے کیوں پ یشان ہو چاہیے؟''

وہ پڑھنے میں اس حد منہمک رہتے تھے کہ اکثر اپنے آس پ س کی چیزوں سے بے خبر ہو جاتے تھے۔ شام کو نوکر کھا لا اور تن میز پ رکھ دیتا اور انھیں بتا دیتا کہ صا ، کھا رکھ دی ہے۔ 'ماسٹر! کھا لگا دی ہے۔' وہ بغیر سر ہلائے صرف اتنا کہتے 'اچھا ٹھیک ہے۔' آدھے گھنٹے کے بعد نوکر تن اٹھانے کے لیے واپس آ اور حیرت سے دیکھتا کہ تن میز پ ویسے ہی رکھا ہوا ہے۔ اسے اپنے مالک کو پ یشان کرنے کی ہمت نہ ہوتی اور خاموشی سے مجھے آ کر کہتا اور پھر مجھے ان کے کمرے میں جا پڑ ، انھیں ی دلا پڑ کہ کھا انتظار کر رہا ہے۔ وہ میری طرف دیکھ کر مسکراتے اور میز پ رکھا کھا ختم کر کے پھر مطالعہ میں مشغول ہو جاتے۔

''مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ انٹرمیڈ کلاس میں میں ان کا شا دتھا۔ ان کا طریقہ ریس بہت نئے ا از کا تھا۔ ابتدا میں وہ سبق کے موضوع کی وضا کے لیے تعارفی لیکچر دیتے تھے۔ پھر وہ متن کے ان حصوں کو پڑھتے تھے جہاں مشکل الفاظ اور جملے کے معنی بیان کر ضروری ہو۔ پھر وہ متن کے مضمون کے مختلف پہلوؤں پ عام لیکچر دے کر کلاس ختم کرتے۔'' لیکن ان کے کالج کے لیکچرز کے مقابلے میں انھیں اسٹیج پ زیدہ دلچسپ تھا۔ وہ کبھی کبھار کالج ڈبیٹنگ سوسائٹی کی صدارت کرتے تھے۔ وہ تقریر کرتے تو کالج کا ہال پورا بھر جا ۔ وہ ای مقرر ہی نہیں، اعلیٰ درجے کے خطیب تھے اور انھیں ڑی توجہ کے ساتھ سنا جا تھا۔ ان کے

لبوں سے الفاظ بغیر کسی اشارے یا حر ت کے آبشار کی طرح بہتے تھے۔ جن میں فطری نرمی اور شیرینی ہوتی تھی۔ اس وجہ سے طلبا تبصرہ کرتے کہ ''یہ ویسا نہیں تھا جیسا کہ نوٹس میں لکھا ہوا ہے۔ میں جواب دیتا 'میں نے کسی بھی صورت میں نوٹس نہیں پڑھے، وہ کے بکواس ہیں!'' میں کبھی بھی دقیق تفصیلات میں نہیں جا سکتا تھا۔

ا پ دیش کے سابق گورنر شری کے ایم۔ منشی، جو بڑودہ کالج میں شری ارو کے شاگ دوں میں سے ای تھے، لکھتے ہیں:

> ''شری ارو سے میرا رابطہ 1902 سے ہے، ٹرک کے امتحان میں کامیابی کے بعد، میں نے بڑودہ کالج میں داخلہ لیا تھا۔ حالا پہلے مجھے کچھ خاص مواقع پر ان سے ذاتی قات کی سعادت حاصل تھی، لیکن بھی وہ میرے انگریزی کے پروفیسر کی حیثیت سے کالج آئے تو اروی کی خصوصیت نے مجھے ان کے تئیں عقیدت سے لبریز کر دیا اور میں مبہوت ہو کر ان کے الفاظ سے مسحور ہوگیا۔''

ان کے ای اور شاگ د کی گواہی جن کا نام آر این پٹکر تھا، بہت دلچسپ ہے، کیو یہ بڑودہ میں ان کے قیام اور کالج میں تعلیم دینے کے ان کے طر ل پر کچھ مستند روشنی ڈالتی ہے:

''شری ارو اپنی زندگی بہت آسان طر سے گزارتے تھے۔ ان کی کوئی مخصوص پسند بھی نہیں تھی۔ انھوں نے کھانے یا لباس کی زیادہ پرواہ نہیں کی، کیو انھوں نے ان چیزوں کو کبھی بھی اہمیت نہیں دی۔ وہ کبھی بھی اپنے کپڑوں کے لیے بازار نہیں گئے۔ گھر میں وہ سفید چادر اور دھوتی پہنتے تھے اور باہر سفید ڈرل سوٹ پہن کر تے تھے۔ وہ کبھی بھی ئم روئی کے بستر پر نہیں سوتے تھے، جیسا کہ ہم میں سے زیادہ لوگ کرتے ہیں، بلکہ ناریل کے ریشوں کے بستر پر، جس پر مالابار گھاس کی چٹائی پھیلی ہوتی تھی، جو چادر کا کام کرتی تھی، اسی پر سوتے تھے۔''

''ای بار میں نے ان سے پوچھا کہ وہ اتنا موٹا اور سخت بستر کیوں استعمال کرتے ہیں، جس کا جواب انھوں نے اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ دیا 'کیا تم نہیں جا میرے بچے! کہ میں برہمچاری ہوں؟' ہمارے مذہبی صحیفوں میں کہا گیا ہے کہ برہمچاری کو نرم بستر نہیں استعمال کرنا چاہیے۔

اِی اور ت جو میں نے ان کے ا رد یکھی کہ انھیں مال و دو سے لکل بھی پیار نہیں تھا۔ انھیں اِی بیگ میں تین ماہ کی تنخواہ اِی ساتھ ملتی تھی، جسے وہ اپنے ڈ پ پڑے ٹے میں ڈال دیتے تھے۔ انھوں نے کبھی بھی پیسے کو حفاظت سے ر کی زحمت نہیں اٹھائی۔ انھوں نے جو بھی چ کیا اس کا حساب نہیں رکھا۔

تقسیم مخالف تحری کے ز د حملے کا سے پہلا شکار طانوی ٹیکسٹائل تھا۔ سودیشی جسے شری ارو تقسیم سے بہت پہلے سے ہی اپنا رہے تھے، اسے اچا بہت زیدہ مقبولیت حاصل ہوگئی۔ تحری نے ڑی کامیابی حاصل کی اور عوام میں وسیع پیمانے پ پھیل گئی۔ غیر ملکی کپڑوں کی دکانوں کا انتخاب کیا ی اور زاروں، جگہوں، چوکوں اور سڑکوں پ ڑی تعداد میں غیر ملکی لباس جلا ی۔ پجاریوں نے ان جوڑوں کی شادی کروانے سے انکار کردی، جن میں سے کسی اِی نے بھی غیر ملکی لباس پہن رکھا ہو۔ اجلاسوں میں سودیشی کے عہد مے بھی شامل کیے گئے۔''

ڈاکٹر ایس سی رٹیر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ سودیشی جس کا حقیقت میں کچھ دن پہلے شری ارو کے رشی راج رائن بوس کے ذریعے غیر معمولی وحمای حاصل ہوئی اور کے لیے کثیر الجہات قومی قی کی یں علامت بن گئی۔

تقسیم مخالف مہم کا دوسرا شکار مغربی طرز پ فراہم کی جانے والی تعلیم تھی، جس کا مقصد غیر ملکی حکومت کے ماتحت کلرکوں اور منشیوں کو پیدا کر تھا۔ شری ارو کے مطابق موجودہ م تعلیم ا رونی طور پ غر اور عدم استحکام، ملک دشمن کردار، حکومت کی ماتحتی اور الوطنی کی حوصلہ شکنی پ بع دارانہ ؤ کی وجہ سے قائم ہے۔' چنانچہ سرکاری اسکولوں اور کالجوں کا ئیکاٹ کیا ی اور نئے لوگوں نے سرکاری کنٹرول سے پ ک قومی تعلیم فراہم کر شروع کردی۔

کلکتہ کے نیشنل کالجوں اور سرکاری اسکولوں اور کالجوں کا ئیکاٹ اس تحری کے اہم وسائل تھے۔ اس کا آغاز اس وقت کے مور ماہر تعلیم ماہر ستیش چندر مکھر جی نے کیا تھا، جنھوں نے ڈان سوسائٹی کی بھی ی درکھی تھی اور اس کا انگری ی شعبہ کلکتہ میں رہے تھے۔ اس شہر کے تقریباً تمام شعور افراد اور قا ین جن میں رابندر تھ ٹیگور، ہیرین د، سر گورو داس بنرجی، پن چندر پ ل وغیرہ شامل تھے، کالج کے سر پ اور حمایتی تھے۔

شری ارو بنگال گئے کہ بنگال کے انتہا پسندوں پ د. وَ ڈالیں کہ وہ اپنی پالیسیاں مرتب کریں اور کانگریس پ د. وَ ڈالیں کہ وہ. ئیکاٹ پ وَ ام کو. ڈھاوا دے۔ انھوں نے قیادت کی اور واقعتاً نئے اہم فیصلوں کی تشکیل پ اث ڈالا، حالا وہ اجلاس عام میں شری نہیں ہوئے، لیکن یہ ان کا عام معمول تھا۔ خود پس منظر میں رہتے ہوئے، دوسروں کے ذریعے کام کروا ، سرخیوں سے دور رہنا۔

لیکن تعلیم کے لیے نئی تحری کے پ س کوئی موث وژن، ہندوستانی ثقافت کی لازمی روح کے . رے میں علم اور قومی تعلیم کے حقیقی یت کا فقدان تھا، اس کے علاوہ اس کے یت اور امور میں مغربی تعلیم کے موجودہ م سے ابھی بھی وابستگی تھی۔ اس طرح اس نے جتنے .ڑے .ڑے وعدے کیے ان کے مطابق اعلیٰ ئج . آمد نہیں ہوئے اور یہ تحری وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتے ہوتے پوری طرح ختم ہوگئی۔ حالا پورے بنگال میں بہت سارے اسکول اور کالج قائم کیے گئے تھے اور ان میں سے کچھ کافی حد کامیاب بھی رہے، لیکن حقیقت میں اس تعلیم کو قومی نہیں کہا جا سکتا تھا۔ کیو کچھ اہم امیم کے ساتھ یہ . دی طور پ مغربی تعلیم ہی رہی۔

جیسا کہ ہم نے دکھانے کی کوشش کی ہے، اس نے نئے قومی . ت کو متاث کیا ہے کیو اس سے پہلے ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا، اس نے پورے ملک کی نئی ز گی کو ای انقلابی موڑ دی۔ بنگال میں جو ہوا اس کے خلاف پورے ہندوستان میں، مہاراشٹر، پنجاب اور مدراس میں خاص طور پ ز. د مظاہرے ہوئے۔ شری ارو نے سناتن دھرم کے ساتھ قوم پ ستی کی ن دہی کرتے ہوئے کہا تھا: ''میں کہتا ہوں کہ یہ سناتن دھرم ہی ہمارے لیے قوم پ ستی ہے۔'' انھوں نے قوم کی اعلیٰ اقدار اور وسیع یت کو دو. رہ حاصل کیا، . الوطنی کو روحانی حقیقت پسندی سے جگا اور اسے اس کے تنگ مدار سے نکال کر آفاقی استعمال کی وسعت میں لے گئے۔ نیشنلزم ان کے ہاتھوں میں آفاقی حیثیت اختیار کر اور ہندوستان کی آزادی، ا کی روح، جسم کی روح اور جسم کی حتمی آزادی کے وعدے اب ای قطعی شرط بن چکے تھے۔ ای پیشن گو اور قا ہونے کی حیثیت سے شری ارو اپنے زمانے سے بہت آگے تھے۔

''صرف ای ہی چیز جس پ ہم یقین ر ہیں اور ای چیز جو ہم ز گی بچانے والے بیلٹ کے طور پ پہنتے ہیں، جو ہمیں زمین پ اٹھنے والی لہروں سے بچا ہے۔'' مابعد حکمرانی والے

اس مقصد میں میرا قطعی اور اٹل یقین ہے، جو ہندوستان کو ا ر پھر اپنی جڑوں سے بلند کر رہا ہے، اپنی قدیم ز گی اور عظمت کی تجد کے لیے وجہد کرنے کا یقینی اور مستحکم مقصد سوراج می حفاظتی بیلٹ ہے۔ سوراج ہی کار ارہےاور ہدا کا ستارہ بھی سوراج ہے۔ ا ا بہت ا معاشرتی انقلاب ضروری ہےتو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی بندقوموں کے ذریعہ سوراج کا آئیڈیل پورا نہیں ہوسکتا ہے، جو اب ہندوستان کے قدیم قابل تغیر خودی کا مظہر نہیں ہیں۔ اسے ماضی کی کو ہیوں کو دور کر ہوگا، کہ اس کی خوب صورتی دو رہ آئے، اسے اپنے جسم کی سا کو تبدیل کر ہوگا، کہ اس کی روح ا نئی شکل میں ظاہر ہو سکے۔ ہمیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی بھی تبد اسے دوسرے درجے کا یورپ میں تبدیل کر دے گی۔ اس کا وجود اس طرح کے زوال سے بہت لا ہے، اس کی روح بھی سکون اور خود سپردگی کرتی ہے، ایسی خود سپردگی کے لیے وہ اپنی شرائط تیار کرے گی، ان احکام کے اسرار کی کھوج لگائے گی، جو سوشلزم کی بیکار وجہد کی تحقیق و تعلیم زور دیتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ زمین کس طرح ا ر پھر د اور روح کے مابین ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔

''ا ہم یہ سچائی محسوس کرتے ہیں، ا ہم ان تمام عظیم اور اہم تبدیلیوں کا تجربہ کرتے ہیں جن کی وجہ سے نہ صرف ہمارے لیے بلکہ پوری د کے لیے لاؤ ہو رہا ہے، تو ہم اپنے آپ کو بغیر کسی خوف کے اس وقت حوالے کردیں گے، جو ہمارے سامنے ہے۔ ہندوستان ہی اقوام عالم کا وہ ہے اور ا نی روح کا معالج ہے، وہ ا ر پھر د کی ز گی کو نئے روپ میں ڈھالے گا اور ا نی روح کے سکون کو بحال کرے گا۔ لیکن سوراج اس کے کام کی لازمی شرط ہے اور اس سے پہلے کہ وہ کام کر سکے، اسے یہ شرط پوری کرنی چاہیے۔'' (8 مارچ 1908 'و ے ما م')

مذکورہ لا اقتباس 1906 میں شری ارو کے وژن، یقین و اعتماد، امید اور ہمت کو ظاہر کر ہے، جس کے ساتھ ہی شری ارو نے خود کو ہندوستانی سیاسی تحر کے ہنگامے میں جھو د تھا۔ ان کے روحانی وژن نے ہندوستان میں کثیر الجہات ز گی نو کے طوفان اور اہمیت کی پیشن گوئی کی تھی جس سے بنگال میں انقلاب کا سیاسی رہوا تھا، اس لیے وہ آنے والے ا ر سے خوفزدہ نہیں تھے۔ کیو وہ جا تھے کہ یہ جڑوں سے تعلق ر والی افراتفری

نہیں تھی جو ٹکراؤ کا ۔ ش ہوتی ہے، بلکہ ز گی نو کی جارحانہ قوتوں کا ا ش رتھا، یہ پھیلنے والی افراتفری تھی۔

قومی ز گی میں نئی روح پھونکنے والا جارحانہ خود اعتمادی کے حصول کا وہ انقلاب جو ملک پ غلبہ حاصل کر رہا تھا۔ ای لمحے کے ز. د ت بحران کے ساتھ نئی سحر پ غور کرنے کے لیے انھوں نے اس کا استقبال کیا اور پوری جانکاری کے ساتھ اس کی مدد کی۔

شری ارو نے ہندوستان کی تقد کا تصور کیا اور پہلی ۔ رسیا ت کے ذریعہ ا کے ہاتھوں میں وسیلہ بن گئے اور بعد میں روحا کے ذریعہ انھوں نے ہندوستان کی سیاسی آزادی کے لیے ۔ وجہد کی، لیکن صرف اپنی آتما کے روح کے روحانی مشن کے حصول کی شکل میں، ا کی بلندی اور اس کے ارتقائی یت کو ما سے سپر ما ت لے جانے کے ای قدم کے طور پ۔ ان کا وژن کبھی بھی سیاسی، معاشی، ثقافتی، اخلاقی آزادی اور ہمارے مادر وطن کی عظمت ت محدود نہیں تھا، انھوں نے پوری د کو گلے لگای۔ اس یے میں ان کی ساری ز گی کمال کی ت ریجی شکل دکھائی دیتی ہے، کبھی کبھی اچا ۔ کسی مقصد کی طرف مائل ہو جاتی ہے یکسی مقصد کے تعاقب میں جمود کا شکار ہوتی دکھائی دیتی ہے۔

پٹابھی سیتارمیا کے ذریعے استعاراتی ز.ن میں ۔ضابطہ لکھی گئی کانگریس کی 1906 سے 1909 کی ت ریخ بنگال میں شری ارو کی سیاسی ز گی کی در ت تصو یکشی کی گئی ہے۔''شری ارو قومی تعلیم کی تحر ی کے آغاز کے بعد ہندوستان کے آسمان پ روشن ت ین ستارے کی حیثیت سے ۔سوں چمکتے رہے۔ اپنے ر کے وقت قومی تعلیمی تحر ی کے ساتھ ان کی وابستگی وقار اور دلچسپی کا ۔ ش بنی رہی، ارو کی قابلیت ای ٹوٹتے ہوئے ستارے کی طرح ابھری، وہ صرف کچھ عرصے کے لیے آسمان کی بلندیوں پ آئے، انھوں نے کیپ سے ماؤ ٹ ت اپنی بہتی ہوئی روشنی سے روئے زمین کو بھر دی۔''

بپن چندر پ ل شری ارو کو ؤ ما تھے اور جن کی پہچان بہت احتیاط سے تحر ی میں حصہ ۔ کے لیے کی گئی تھی اور یہ کردار ان کے علاوہ ان کے کسی اور ساتھی اور ہمعصر کو نہیں دی ی تھا۔ بپن چندر ان کی قوم پ ستی کو 'ان کی روح کا اعلیٰ درجے کا جنون' کہتے ہیں۔ وہ مزی کہتے ہیں'' کچھ

لوگوں نے حقیقت میں قوم پرستی مثالیہ کی مکمل طاقت اور معنی کو سمجھ لیا ہے، جیسے کہ شری اروند نے کیا ہے، اروند آج ماں کے انہی صاحبزادے فضیلت بیٹوں میں سے ایک ہیں۔"

جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ . تلک نے انھیں خراج تحسین پیش کیا تو انھوں نے کہا کہ " کشی، علم اور دیانت میں شری اروند کے برابر کوئی نہیں تھا۔"

لالہ لاجپت رائے، جنھیں پنجاب کیسری کے نام سے جانا جاتا ہے، ایک بڑے مجاہد آزادی تھے۔ انھوں نے ہی کسی اور سے زیادہ بہادر پنجابیوں کے دلوں میں حب الوطنی کی آگ بھڑکائی، انھیں اپنے جیسا بنایا اور قوم پرستی کے . سے زیادہ بڑے روپ جوش سپاہیوں کو متاثر کیا۔ تلک کی طرح وہ بھی شری اروند کی "مقناطیسی شخصیت" کے دائرے میں آئے اور ان کی روحانی ترقی میں سے کچھ حصہ اپنی قوم پرستی میں بھی شامل کیا، جیسا کہ ڈاکٹر آر سی مجومدار منظر کشی کرتے ہیں: "انھوں نے (شری اروند نے) . الوطنی کو بھگتی کی ایک شکل سمجھا اور واضح طور پر کہا کہ 'نئی نسلوں کے لیے ان کی مادر وطن کی آزادی کو حقیقی مذہب، ت کا واحد ذریعہ سمجھا جانا چاہیے۔' اس خیال کے نتیجے میں اسکول کے نئے رہنماؤں کو لاجپت رائے کے مضمون سے درج ذیل نتیجہ اخذ کرنے کی اجازت دی گئی: میری رائے میں، ہمارے سامنے جو مسئلہ درپیش ہے وہ بنیادی طور پر ایک مذہبی مسئلہ ہے، مذہبی عقائد اور کشمکش کے اعتبار سے مذہبی نہیں، بلکہ اب تک کی مذہبی عقیدت اور . سے بڑی عقیدت کو بیدار کرنے کے لیے، قربانی کے لیے۔" (جینس آف ایکسٹریمزم، ڈاکٹر آر سی مجومدار، بنگال رینے ساں کے مطالعے میں) "وہ ہندو نوجوان، جو اس وقت تک ی وفکری اعتبار سے غیر واضح، تھما ہوا اور غیر متحرک تھا، اس کی روح صبر کر رہی تھی اور وہ قومی سسٹم میں . سے مضبوط دھارا اٹھنے کے مواقع کا انتظار کر رہا تھا، اب وہ توانائی جمع کر رہا تھا۔"

ادبی اور سیاسی معاملات میں اروند سے کہیں زیادہ تجربہ کار رابندر ناتھ نے شری اروند پر ایک لکھی، جو انھیں "ہندوستان کی روح کی آواز" کا پیکر بنا کر پیش کرتی ہے:

"اے اروند! آپ کو سلام

اے دوست! میرے ملک کے دوست، اے پیکر آواز! آزاد

بھارت کی آتما کی، تمھاری طرح کوئی مشہور نہیں ہے، تم بہت سے لوگوں کا تاج ہو

نہ ہی آپ کے لیے دو اور بے واہ آرام ہے، جو آپ نے مانگا ہو
چھوٹ انہ نہیں، نہ کوئی چھوٹی سی مدد
آپ کی ذات بلند اور روح بیدار ہے
آپ کی پیدائش لامحدود کمال کے لیے ہوئی ہے
جس کے لیے تمام رات و دن زمین پ ان کے روپ میں ا آ ہے
آپ کوشش اور توبہ دونوں کرتے ہیں
ا کے پ اغ کے ساتھ پیش رو
ہاتھ آئے وہ دشاہ کہاں ہیں جو زنجیر لاٹھی سے
پکڑ سکتا ہے؟...

'و ے ما م' کے صفحات میں شری ارو کی مفکرانہ تحریوں سے متا ہو کر اور ان میں مضمون نگار کی روحانی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے ہم بندھو نے لکھا: ''کیا آپ نے کبھی ارو کو دیکھا ہے؟ بے داغ۔ پورے سو پنکھڑیوں والا کمل۔ ہندوستان کے مان سروور میں مکمل طور پ کھلنے کے لیے تیار۔ ہمارے ارو د میں منفرد ہیں۔ ان میں فیلی سفید پ کیزگی اور خالص ائی شان آتی ہے۔ وہ بہت ٹے اور عظیم ہیں: اپنے دل کے طول و عرض میں ای ہندو کی حیثیت سے وسیع اور عظیم، یہاں کہ ان کے اپنے مذہب میں بھی آپ کو تینوں جہانوں میں ان کے ا کوئی نہیں ملے گا۔ ای مکمل اور حقیقی شخصیت، بجلی کی طرح چمکدار، آگ جیسا روشن، کمل کی طرح خوب صورت اور م، علم اور حکمت سے مالا مال شاعر۔ اپنی مادر وطن کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرنے کے لیے انھوں نے مغربی تہذ کے ما جال کو توڑا، د کی خواہشات اور لذتوں کو ک کر دی اور بھارت ما کے حقیقی ٹے کی حیثیت سے اخبار 'و ے ما م' کی ادارت کے لیے خود کو وقف کر دی۔''

6 اگست 1906 کو اخبار 'و ے ما م' کا اعلان بپن چندر پ ل نے کیا تھا۔ انھیں مد تھا جیسا کہ شری ارو کہتے ہیں: ''بپن پ ل نے ہری داس ہلدھر کے ذریعے چندہ دیے گئے 500 روپے کے ذریعہ 'و ے ما م' کا آغاز کیا، انھوں نے اسسٹنٹ اڈیٹر کی حیثیت سے میری مدد کی اور میں نے اس کی مدد کی؛ میں کلکتہ ی اور قوم پ رہنماؤں کا اجلاس طلب کیا اور و ے ما م کو

اپنی پ رٹی کے اخبار کے طور پ ی پ اتفاق کیا۔[11] بعد میں و ے ما م کمپنی کو اخبار کی مالی اعا
کے لیے شروع کیا َ ی تھا۔ جس کے لیے شری ارو نے بپن پ ل کی عدم موجودگی کے دوران کام
کیا تھا، انھیں نئی پ رٹی کے مقصد اور پ وَ ام کی تشہیر کے لیے اضلاع کے دورے پ بھیجا َ ی تھا۔
و ے ما م اخبار پورے ہندوستان میں جانے لگا۔ اس کے عملے میں صرف بپن چندر اور شری
ارو ہی نہیں بلکہ کچھ دوسرے قابل اہل قلم شیام سندر چکرورتی، ہیمندر پ ساد گھوش اور بیجوئے
چٹر جی بھی تھے۔ شیام سندر نے شری ارو کے لکھنے کے طر کی اتباع کی اور بعد میں بہت
سارے لوگوں نے شری ارو کے اسلوب کو اختیار کیا۔[12] روز مہ و ے ما م کے ا. ا کے
فوراً بعد بپن چندر پ ل سلہٹ اور د اضلاع کے لیے روانہ ہو گئے اور اس اخبار کا سارا چارج
شری ارو نے سنبھال لیا۔

و ے ما م نے ملک کے سیاسی شعور میں فوری طور پ ا ی ۔ بہ پیدا کیا، آزادی حاصل
کرنے کے لیے مستقل بھوک، قومی ز گی کے ہر شعبے میں تلاش خودی اور تکمیل خودی کے لیے
ز. د ت ٹپ پیدا کی۔ اس سے قبل ہندوستانیوں کو کبھی یہ نہیں بتا َ ی تھا کہ وہ ثقافت اور تہذ. .
کے معمار ہیں، جس میں ا کو تخلیقی عروج کی صبح نو لے جانے کی صلا ت ہے:

بپن چندر پ ل اپنے کرداری خاکوں میں لکھتے ہیں:

> ''شروع سے ہی شری ارو کا اس میں تعاون تھا، روز صبح کلکتہ ہی نہیں بلکہ
> پورے ملک کے پ ڑھے لکھے لوگوں کو ملک کے عصری امور پ ارو کے پ زور
> تجزیوں کا انتظار رہتا تھا۔ انھوں نے سخت اور خود منحصر. طانوی پ لیس کو بھی
> متا ش کیا۔ ان کے حوالے ہفتہ وار ''ٹ ئمز لندن'' کے کالموں میں بھی دیے
> جانے لگے۔ اس نئی اشا ت میں ارو ہی مر ی شخصیت اور یں مفکر تھے۔''

پ وفیسر جے ایل بیرن جی کہتے ہیں:

> ''و ے ما م'' کا حقیقی معاون کوئی بھی ہو سکتا ہے، لیکن اس کی روح، اخبار کا
> اصل امتیاز ارو ہی تھے۔ ان کے واضح بیا ت اور تحر یوں میں مرد کو بہادر،
> مضبوط اور قر. نی دینے والا کہا جا ہے، ان کا اٹل، مستحکم عقیدہ، ا نوں کی

اعلیٰ خوش قسمتی میں ان کی پ جوش ز گی، شہرت، قسمت ہر ا کو ماں کی
مت کے لیے وقف کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔''

لیکن وقت گ رنے کے ساتھ مزاج میں تضادات اور سیاسی نقطۂ کے اختلافات کی وجہ سے خاص طور پ خفیہ انقلابی کارروائیوں کے سلسلے میں ا طرف بپن چندر پ ل اور دوسری طرف کمپنی کے ڈا کٹرز کے مابین عدم اختلاف پیدا ہو ، جس کے ساتھ دوسروں کو ہمدردی تھی لیکن کس کے لیے بپن چندر پ ل کی مخالفت کی گئی تھی۔ یہ جلد ہی بپن پ ل کے رسالے اخبار سے علاحدگی کے ساتھ ہی ختم ہو ۔ شری ارو اب دوہری ذمہ داری کے ساتھ دکھی تھے۔ و ے ما م کے ادارتی اور عمومی کنٹرول اور نیشنل کالج کے پ نسپل کی حیثیت سے ان کے کام، دونوں کو سخت محنت کی ضرورت تھی۔ انھوں نے ان کی توا ئی کے ذخیرے پ ز. د ت د. وَ ڈالا۔ لیکن دونوں میں ہی انھیں کامیابی نہیں ملی۔ وہ نیشنل کالج میں اپنے طلبا کو اتنا ہی عز ز ت تھے جتنا ۔ودہ کالج کے طا . علم ان کے عز تھے، یہ طلبا بھی ان کی عزت کرتے تھے اور سختی سے ان کی . تیں ما تھے۔ . . وہ کلاس میں لیکچر دیتے تھے تو وہ ان کے ہو ں سے چپک جاتے تھے۔ کہا جا ہے کہ بہت سے پ وفیسر بھی ان کا لیکچر آتے تھے۔ انھوں نے غیر رسمی طور پ ت ریس کے ایسے طر ا دکیے جوان کے دلوں میں پیو ت ہو گئے، ان کی عقلوں کو روشن کیا اور ان کے تخیل کو نئی اڑان دی۔ وہ ایسے پ ڑھاتے تھے جیسے کہ پ ڑھا ہی نہیں رہے ہوں، طلبہ پ جادو کر رہے ہوں۔ ان کی موجودگی قابل بیان حد ت نفع بخش تھی اور ان کے م، صاف اور تیز الفاظ داخلی علم و بصیرت کی چمک کے ساتھ ت تھے۔ بنگالی کے مشہور مصنف بلئی دیو شرما جو اس وقت نیشنل کالج میں ان کے شا د تھے، اپنے ت ثات کا اظہار مندرجہ ذیل ا ازمیں کرتے ہیں:

یہ کلاس روم میں ان کا پہلا تجربہ ہے، جسے وہ بیان کرتے ہیں:''. . میں
وہاں پہنچا تو مجھے ت ہال میں ا نوجوان شخصیت دکھائی دے رہی تھی۔ وہ
شرٹ اور چادر (او پ والے لباس) میں پ ڑ ہوئے تھے۔ ا چالیس سال
پہلے کا اپنا ت ثر مجھے صحیح لگتا ہے تو یاد آ ت ہے کہ آنکھیں بیرونی د سے بے ز
تھیں اور ان کے شعور کے ا رونی مقامات پ مرکوز تھیں۔''

و ن ے ما ت م کے حوالے سے شری ارو ن لکھتے ہیں''. نل نے نیشن ٹ پ رٹی کے پ وَ ام کے طور پ ملک کے لیے نئے سیاسی پ وَ اموں کا اعلان کیا اور انھیں ت قی دی۔ عدم تعاون، غیر متشدد مزاحمت، سودیشی، غیر ملکی مصنوعات کا ب ئیکاٹ، قومی تعلیم اور شری ارو ن کی ث لثی کے ذریعہ حل کیا گ ی۔ شری ارو ن نے غیر متشدد مزاحمت پ سلسلہ وار مضامین لکھے اور انقلاب کے سیاسی فلسفے کو فروغ دی اور بہت سے رہنماؤں کو لکھا، جس کا مقصد درمیانی راہ والی پ رٹی کی تو ہم پ ستیوں کو ختم کر ن تھا، جیسے ب طانوی ا ف پ اعتماد اور ہندوستان میں غیر ملکی حکومت کی طرف سے دی جانے والی سہولیات اور ہندوستان میں اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں دی جانے والی تعلیم میں سست رفتار ت قی، غر ب ت، معاشی انحصار، مضبوط صنعتی سر گ میوں کی غیر موجودگی اور غیر ملکی حکومت کے تمام د ب ے ئج وغیرہ پ انھوں نے خاص طور سے زور دی۔ اگ چہ غیر ملکی حکومت فلاحی اور عوام کے حق میں فائ ہ مند تھی، وہ آزاد اور صحت مند قومی ز ن گی کا متبادل نہیں ہوسکتی تھی۔

صحافت کی ت ریخ میں 'و ن ے ما ت م' تقریباً اد ی ت کا حامل تھا، کیو یہ لوگوں کی ذہنیت کو ب لنے، ان کو متا ث کرنے اور انقلاب کے لیے تیار کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ شری ارو ن نے ہمیشہ یہ ب ت ذہن میں رکھی کہ و ن ے ما ت م کے ادارتی مضامین میں کسی بھی طرح سے غداری کے لیے مقدمہ ئے جانے ی ان کے لیے مہلک کارروائی کا ب ب ن والا کوئی بھی اقدام نہ کیا جائے۔ پھر بھی اسٹیٹسمین کے اڈ یٹر نے شکا ی ت کی کہ اس اخبار کے بین السطور میں غداری کی واضح علامتیں پ ئی جاتی ہیں، لیکن اتنی مہارت سے لکھا گ ی تھا کہ کوئی قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی تھی۔[13] اڈ یٹر یس کے رائ ٹ کلف نے مانچسٹر گارجین کو مندرجہ ذیل خط لکھا: ''ہم ارو ن گھوش کو صرف انقلابی قوم پ ت اور جوشیلے اخبار کے اڈ یٹر کی حیثیت سے جا ہیں، جس نے بھارتی روز ن مہ کے ذریعے قوم پ ستی کو بیدار کر دی ہے۔''

''یہ خصوصی مضمون انگری ن ی میں طنزیہ و نفیس ا ن از میں لکھا گ ی تھا، جو ہندوستانی پ یس میں ابھی ت نہیں ہوا۔ یہ اس وقت کی ب سے موث آواز تھی جسے ہم نے قوم پ ت انتہا پسندی کہا تھا۔''

شری ارو ن کے سیاسی کار ن موں کا بہت سنجیدہ جائ ن ہ ب ڑودہ کالج، ایم، اے، پچ، ایم اے، پی ایچ ڈی میں فلسفہ کے ا ی سابق پ وفیسر سے ملتا ہے، جو اپنی کتاب ہندوستانی عسکری ت پسند قوم پ ستی کا عروج اور نشو و میں لکھتے ہیں:

’’بنگال قوم پرستی کا سے اہم نندہ، اپنی انتہائی گہری روحانی اور مذہبی شکل میں ارو گھوش تھا۔ ان کے نزدیک قوم پرستی کوئی سیاسی یا معاشی ہ نہیں تھا، یہ ان کے اور دوسرے لوگوں کے نئے جنم کے لیے روح کی اندرونی بھوک تھی۔ وہ پورے ہندوستان میں، ہندوستان کی قدیم ثقافت میں، اس کی اور یجنلیٹی اور بلندی میں اعلیٰ درجے کے مفکر، ہنرمند، بلند مرتبہ اور ہمہ عالم تھے، ان میں گہرا تنوع، یہ بی تھی اور ان کی منطقیت کے سبھی قائل تھے۔ اپنی روح کے مالک جنون کے زیر اثر اپنے ملک میں، اپنے ا کی ذات میں اپنے آپ کو محسوس کرنے کے لیے تڑپ رہے تھے۔

’’غیر معمولی جوش۔ نئی قوم پرستی کا محرک۔ آسمانی بہ ارو گھوش پر چھایا ہوا تھا۔ یہ قوم پرستی عقل کی چال نہیں تھی، یہ دل کا نقطۂ تھا، ذہن کے اندر سے، فطرت کی گہرائی سے ابھرا تھا۔ عقل کبھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتی۔ ارو گھوش کی قوم پرستی ای دہکتا ہوا مذہبی احساس تھا، ا ن میں ا کی آواز، روح کے ذریعے اظہار خیال کی عظیم بھارتی روحانی ثقافت کی جا سے نا قابل شکست مطالبہ، اس کوشش کے مکمل معنی اور طاقت کبھی بھی مکمل طور پر سمجھے نہیں جا ، عام علم کی زبان میں اس آواز کا ترجمہ نہیں ہوسکتا۔

یہ کسی پیارے کی پر اسرار آواز تھی۔ اس کی بس پیروی کرنی تھی۔ جو اعلیٰ ترین مقام ہندوستان چاہتا تھا وہ صرف مادر وطن کی اس اعلیٰ ترین اپیل سے حاصل ہوسکتا تھا۔ اتنا گہرا، اتنا مذہبی، اتنا بتی کہ وہ ان کو آگے لے جاتی ہے۔‘‘

تحریک آزادی میں شری ارو کے تین اہم ساتھی
لالہ لاجپت رائے، لوک ما تلک اور بپن چندر پال

کم عمر ہونے کے باوجود کثرت علم کی وجہ سے سینئر افراد کے ذریعے ان کو اعزاز دیا گیا تھا، جہاں تلک، بپن پال اور لالہ لاجپت رائے جیسے عظیم سیاسی رہنما اسٹیج پر موجود ہوتے، وہاں بھی تشہیر سے بچنے والے شری اروِ کو مجلس کی صدارت سونپ دیتے۔ جس ملک کا وہ سفر کرتے وہاں ان کی ا پسندی اور کشی روشنی اور طاقت کے ایک شفاف راستے کا کام کرتی تھی۔

''ایک وقت ایسا بھی آتا ہے، جب ایک ہی شخصیت اپنے پورے عہد کی تحریکی سرگرمیوں کی جامع ہوتی ہے اور صرف اپنی موجودگی سے ہی اس کے کمال کو یقینی بناتی ہے۔ اس شخص کے بغیر اس لمحے کا وہ موقع کھو جاتا ہے۔ موقع کے بغیر ا ن کی طاقت غیر فعال رہتی ہے۔ دونوں کے امتزاج سے اقوام عالم کی تقدیر اور د کا توازن بدل جاتا ہے، جو سطحی طور پر ایک حادثہ آتا ہے۔ ہر بڑے کام کے سلسلے کو اپنے مرکز کے لیے ا نی روح کی ضرورت ہوتی ہے، عالمگیر شخصیت کا مجسم نقطہ جہاں سے دوسرے لوگ اٹھتے ہیں۔ تاریخ واقعات پر بہت زیادہ زور دیتی ہے، تقریباً تھوڑا کم، لیکن کبھی بھی روحوں کی اہمیت کو محسوس نہیں کرتی۔ صرف دیکھنے والی آ انھیں بھیڑ میں پہچان سکتی ہے اور اس کی حر کا ذریعہ تلاش کر سکتی ہے۔''[14]

قوم پرستی خود افراد کی تخلیق نہیں ہے اور اس میں افراد کے لیے کوئی عزت کی بات نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ ایسی طاقت ہے جو انے پیدا کی ہے اور اسے ان کی طرف سے صرف احکامات موصول ہوئے ہیں، پیش قدمی کریں اور ہمیشہ پیش قدمی کریں۔ ب کہ وہ اس کو روک نہیں دیتا ہے، کیو پھر اس کا بیان کردہ مشن مکمل ہو جاتا ہے۔ طاقت کی اطا میں یہ کس طرح ا ھادھند آگے بڑھتا ہے، جو اسے حاصل نہیں کر سکتا ہے اور ہر وہ چیز جو اس کے راستے میں کھڑی ہے، ا ن یا ادارہ، وہ جائے گا یا اس کے وزن کے نیچے زمین دھنس جائے گی۔ قدیم تقویٰ، اعلیٰ اختیار، مقبولیت سے ، کچھ بھی دلیل کے طور پر کام نہیں کرے گا۔

انقلاب کے بارے میں شری اروِ نے کہا ہے کہ یہ بے لگام ہوتی ہے۔ شری اروِ کا صاف طور پر ماننا تھا کہ خواہشات ر والا شخص ہی مضبوط قیادت سے اہم کام ا م دے سکتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ ا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں کچھ اہم کام ا م دینے کا موقع فراہم کیا۔

اگر یہ اپنی بے لگام اور پسندیدہ پیش قدمی کے ذریعہ انسانی زندگی کو تباہ کر دیتا ہے، تو یہ کسی کی غلطی نہیں ہے۔ صرف پرانے لیڈر ہی نہیں نئے لوگوں میں سے کوئی بھی، جو کچھ لمحوں کے لیے لہروں کے ذریعے اچھل کر اوپر آگیا ہے۔ اگر وہ یہ تصور کرنا شروع کر دے کہ وہ سمندر کو قابو میں کر سکتا ہے اور اس پر اپنی ذاتی پسند ناپسندیدگی مسلط کر سکتا ہے، تو اسے سزا ملنی چاہیے۔ یہ انقلاب کا وہ وقت ہے. کل کی شہرت اور مقبولیت کو آج کی دھوم دھام الگ کر دیتی ہے۔ آج جس آدمی کی گاڑی کو بڑے شہروں میں کھینچا جاتا ہے، 'زندہ باد' کی آوازیں لگتی ہیں، شاید کل اسے ذلیل کیا جائے گا اور اسے بولنے سے روک دیا جائے گا۔ لہٰذا یہ ہمیشہ سے رہا ہے کہ کوئی بھی اسے روک نہیں سکتا۔ آج جو لوگ انتہا پسند، تحریک کے سرکردہ قائدین، قوم پرستی کی مہم نے والے اور عوامی ت کے ئندے کی حیثیت سے سراہے جاتے ہیں، وہ کل خود کو پیچھے پر گے، حاشیے پر، ذاتی اہمیت کے غرور کی زندہ یادگار کے طور پر۔ صرف وٹ جو خود کے یہ کو مکمل طور پر متاثر کرتی ہے اور بچوں جیسے تصور کے ساتھ انقلاب کے راستے کی پیروی کرتی ہے، کہ لیڈر بھگوان ہے اور وہ جو کرتا ہے، وہ سے بہتر ہے؛ ملک کے لیے کام جاری رکھ سکے گی۔ ایسے لوگ ذاتی خواہش کی وجہ سے نہیں بنتے اور اسی لیے کسی بھی قسم کے ذاتی نقصان کی وجہ سے ان کی مرضی پر چلنے سے روکا نہیں جا سکتا ہے۔

انقلابات اپنی رفتار کے اعتبار سے ناقابل بیان اور بالکل بے قابو ہیں۔ سمندر بہتا ہے اور کون اسے بتاتا ہے کہ کیسے بہنا ہے؟ ہوا چلتی ہے اور کون سا انسانی ذہن اس کی رفتار پر قابو پا سکتا ہے؟ ابدائی علم کی خواہش انقلابات کا واحد مقصد ہے اور ہمیں اپنے آپ کو کچھ بھی سمجھنے کا کوئی حق نہیں ہے، ہم اس سمجھ داری کے ذریعے چنے گئے محض ا ئندہ ہیں۔ . ہمارا کام پورا ہو جاتا ہے تو اس کا احساس ہونا چاہیے اور خوشی محسوس کرنی چاہیے کہ ہمیں اتنا کچھ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اگر ہمارا نام تاریخ میں ان لوگوں میں درج ہے جنھوں نے ز. د تقاریر کیں یا اپنی خاموش خدمت کے ذریعہ آزاد ہندوستان تیار کرنے میں مدد کی، تو کیا یہ اپنے آپ میں ایک اعزاز نہیں ہے؟ نہیں، کیا یہ گمنامی نہیں ہے؟ اور نہ ان کی کتابیں چھوڑ کر ہم اس شعور کے ساتھ قبر میں جاتے ہیں کہ ہماری انگلیاں بھی اہم کاموں پر رکھی گئی تھیں اور ہو سکتا ہے کہ اسے آگے بڑھانے میں مدد ملی ہو، لیکن خدمات کی یہ گفتگو بیکار ہے، کیا ہم ماں کی خدمت ا م کے

لیے کرتے ہیں؟ ی اکا کام کرایے پ کرتے ہیں؟ا ن دیش بھکت اس لیے ہو ہے کہ اسے ایسا ہی کر ہے۔ وہ اس کے لیے مر ہے، کیو اس کا ملک اس کا مطالبہ کر ہے، بس اتنا ہی۔[15]

شری ارو کو ہندوستان کی آزادی کا ا ر سے یقین دلا ی تھا۔ وہ جا تھے کہ اس آگ نے ان کے ہم وطنوں میں ہندوستان سے محبت اور عقیدت کو بیدار کر دی ہے، جس کے لیے انھوں نے غیب دی تھی اور سرکاری پ اموں کی مخالفت اور غیر متشدد مزاحمت جو انھوں نے واضح طور پ عمل کرنے کے لیے بنا ی تھا اور مضبوطی سے ان کی پیروی کی تھی، وہ تمام خامیوں اور کامیوں کے وجود آزادی کے لیے اس کی رہنمائی کریں گے۔ ای مشہور ہندوستانی مورخ کی حیثیت سے ڈاکٹر آر سی مجومدار کہتے ہیں: ’’تلک نے سیا کو مقبول بنا ی اور اسے طاقت اور ز گی کی صلا ی کی اور ارو نے اس کے ا ر روحا کا عنصر ڈالا اور ای مذہبی مفکر کی حیثیت سے قوم پ ستی کے سے بڑے قا بن گئے۔ انھوں نے بنکم چندر اور ویو کے ی تی اصولوں کی پیروی کی۔ ان کی تعلیمات کو ز ہ کیا اور عملی سیا کے میدان میں ان کا تعارف کرا ی۔ تلک نے کانگریس کے ذریعے عمل میں لائی جانے والی سیاسی پ لیسی کے خلاف اپنی آواز اٹھائی تھی، لیکن ارو کو اس مسئلے کے مثبت پہلو پ چوٹ کرنے کے لیے محفوظ رکھا ی تھا۔ 1906 میں ہی انھوں نے مہاتما گا ھی کے ذریعہ فروغ دی جانے والی لواسطہ مزاحمت اور تحری عدم تعاون کا ا ازہ لگا لیا تھا۔‘‘ انھوں نے صاف طور پ کہا تھا۔

’’ ہم کئی نقطوں پ بہت سی مختلف را ہو سکتی ہیں، کسی کو یہ سمجھنا چاہیے کہ قوم پ ستی کے لیے کام کرنے والی عمومی قوتوں کے علاوہ یہ تحری خاص طور پ اہ را بنکم چندر، ویو اور ارو کی تعلیمات سے متا تھی، جنھوں نے ملک کو ا کی قر ن گاہ پ رکھا تھا۔‘‘ انھوں نے کشی کو ا کی عبادت میں پیش کی جانے والی ر ما اور دکھ کو اس کا پ ساد۔ پوجا... جیسی تعلیمات... نے کئی شہیدوں کی ز گیوں کو متا کیا جنھوں نے ان کے ساتھ وجہد کی، اپنے لبوں پ مسکراہٹ سجائے، بغیر کسی تکلیف کے اظہار کے موت سے بھی مصا جھیلے۔

بنگال میں 1905 کی تحری نے نہ صرف ای ملک کی حیثیت سے، بلکہ نفسیاتی، روحانی حتیٰ کہ معاشی اور سیاسی مقاصد کے تحت کام کر کے بھی قوم کے ای نئے تصور کو جنم دی۔ اس کے ذریعے

اسے ترقی دینے کی کوشش کی۔خودساختہ تصوراوراپنے ا رموجوداشیا کے بجائے خود کے اظہار کے اسباب بنانے کے لیے انھوں نے اسے متحرک کرنے کی کوشش کی۔[16]

''وہ (ہندوستان) د بھر میں ا ی روشنی لٹانے کے لیے اٹھ رہاہے، ہندوستان ہمیشہ سے اپنے لیے نہیں، پوری ا کے لیے موجود ہے۔اسے عظیم ہو چاہیے۔''[17]

تلک نے 1906 کی کلکتہ کانگریس میں غیر ملکی مصنوعات کے ئیکاٹ کرنے اور سودیشی کے حق میں قرارداد پ س کرنے کی کوشش میں شری ارو کی مکمل اور سر م حما ی کی۔شری ارو کے راجیہ میں دھرماتما (روحانی علم میں مضبوطی سے شامل ہے)۔شری ارو کی سوانح حیات کے مصنف پ دھان اور بھاگوت ارو پ تلک کے اعتماد کے رے میں لکھتے ہیں:

> ''تلک بخوبی جا تھے کہ ا رہنما کی حیثیت سے،حکمت عملی کے مطابق شہری فرمانی اور انقلابی سر می کے دونوں پہلوؤں کو ا دوسرے سے دور رکھنا مطلوب تھا۔حالا یہ دیکھنا ان کی ذمہ داری تھی کہ آزادی حاصل کرنے کی سبھی کوششیں صحیح طر سے کی گئی ہیں نہیں اور اسی لیے انھوں نے انقلابی رٹی کے لیڈران کی بھی رہنمائی کی۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ فیصلہ کسی بھی کم فہم دان شخص کے حوالے کیا جائے، جو ت میں بہہ جائے اور سیا میں وقتی ت سے متا ہو۔ان کا خیال تھا کہ صرف شری ارو اور وہ خود ہی اتنا اہم فیصلہ کر ہیں۔وہ جا تھے کہ انقلابی اقدامات کا فیصلہ کسی کے بھی ذریعہ کیا جا ابھی بہت حساس معاملہ تھا،سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے ذہنی سکون حاصل کرلیا تھا۔''

شری ارو کے روحانی طور پ حقیقت پسندانہ رویہ اور ان کی پ سکون اور مستحکم، سنجیدہ ذہین شخصیت کو تلک واضح طور پ پہچا تھے۔

شری ارو کا مقصد نہ صرف محافظانہ، بلکہ روحانی اعتبار سے تخلیقی تھا۔ا کے ارتقائی مقدر کی تکمیل کے لیے ہندوستان کے مقابلے میں وہ پہلے سے کہیں زیدہ بڑا تھا۔''شری ارو نے سے پہلے (سوراج) لفظ کی اصطلاح کا استعمال کیا اور اسے و ے ما م میں قومی سیا کا فوری ہدف قرار دی۔''[18]

1906 میں شری اروِ نے ملک کے سامنے جو رگیٹ رکھا تھا وہ طانوی حکومت سے مکمل آزادی کا تھا اور اس کے حصول کے لیے انھوں نے جن وسائل کی حمای کی وہ عدم تعاون اور غیر متشدد مزاحمت سے مکمل آزادی کا تھا۔ ملک گیر سطح پ مسلح بغاوت، جس کی انھوں نے پہلے مہم بھی ئی تھی اور کوشش بھی کی تھی، وہ قسمتی سے پس منظر میں چلی گئی، کیو ملک اس کے لیے تیار دکھائی نہیں دیتا تھا چنانچہ انھوں نے اس مقصد کے حصول کے لیے عدم تعاون اور غیر متشدد مزاحمت کے پہلے کے پ و ام کے کافی حد مو ہونے کی کی۔

1910 کے آغاز کے بعد سے شری اروِ سیا کے میدان سے سبک دوش ہو کر پ ٹیچیری چلے گئے اور قومی ہ کے اگلے اعلیٰ مقصد کے حصول کے لیے سیاسی تحری کے مختلف مراحل سے رتے ہوئے عدم تعاون اور متعدد پ و اموں کو اپنا کر نو آ دیتی، خود مختاری اور طانوی کنٹرول سے آزادی کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے آ ش حکمرانی کے آ ش طر ں کو بہتر سے بہتر بنای یا تھا۔

اکتو سے دسمبر 1906 شری اروِ کو خطر ک بخار کا سامنا کر پڑا۔ وہ اپنے سسر بھوپ ل چندر بوس کے ساتھ بیماری کے دوران سرپینٹائن لین میں رہے۔ نومبر کے آ میں کچھ صحتیاب ہوئے، لیکن دسمبر میں پھر بیمار پڑ گئے۔ تقریباً دسمبر کے وسط (11 دسمبر) میں وہ دیو گھر گئے، جہاں ان کے راج رائن بوس تبد آب و ہوا کے لیے رہائش پ یے تھے، لیکن وہ زی دہ دن وہاں نہیں ٹھہر سکے۔ انھیں ا ین نیشنل کانگریس کے کلکتہ سیشن میں شر کے لیے کلکتہ جا پڑا جو ان کی قوم پ پ رٹی کے لیے اہم ہونے والا تھا۔

شری اروِ نئے ب کے چیمپین ہونے کے طے کانگریس میں بائیکاٹ، سودیشی، قومی تعلیم اور آزادی سے متعلق ای قوم پ قرارداد منظور کروا چاہتے تھے اور ان کی پ رٹی ای ٹھوس حمای میں ان کے پیچھے کھڑی تھی۔ لیکن قراردادوں کو ان کی اصل شکلوں میں منظور نہیں کیا جا سکا۔ بنگال میں تیزی سے اور مثبت ا از میں اور ملک کے دوسرے حصوں میں پھیل رہے سودیشی کے احساس کو ای خاص رفتار اور حوصلہ ۔ لیکن کلکتہ کانگریس کی ب دی اہمیت یہ تھی کہ تحری کے ہدف کے طور پ سوراج کا اعلان کیا جا تھا۔

بنگالی ز ن میں 'یوگانتر' اور انگر ی میں 'و ے ما م' دو اخبار قوم کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرنے اور الوطنی کے بے کی ؓھتی ہوئی شدت کے ساتھ آزادی حاصل کرنے کا مطالبہ کرتے رہے۔ شری ارو کا ماننا تھا کہ آزادی قوم کی روح ہے۔ وہ لکھتے ہیں بعض حالات میں شہری مزاحمت دراصل ا لڑائی بن جاتی ہے اور کی اخلاقیات امن کی اخلاقیات سے مختلف ہوتی ہیں۔ خوں ر ی سے بچنے کی کوشش کر ایسے حالات میں تشدد ہے، کمزوری ہے اور شد پ یشانی کا ش ہے۔ جیسے شری کرشن نے ارجن کو مخاطب کیا تھا، وہ کروکشیتر کے میدان میں ز د قتل وخوں ر ی سے دکھی ہوگئے تھے۔ ہمیں فوری طور پ آزادی کی ضرورت ہے اور یہ فی الحال قومی ز گی میں یکبارگی موت کا ا سوال ہے، تو پھر بغاوت ہی واحد راستہ ہے۔ لیکن جہاں ظلم اپنے طر ں سے قانونی اور طاقتور ہے، وہیں ز گی، آزادی اور ا ک کا احترام کر ہے، ابھی بھی سانس ی کا وقت ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم عزم و ہمت کا طر استعمال کریں، لیکن پ امن مزاحمت، جو د طر ں کے مقابلے میں کم شد اور جارحانہ ہے، شا اس طرح کی مزاحمت ز دہ بہادری اور یقینی طور پ ز دہ قوت د ا ش ، صبر اور تحمل کا مطالبہ کرتی ہے۔

دونوں مقبول اخبارات 'یوگانتر' اور 'و ے ما م' طانوی بیوروکریسی کے لیے آسان راستہ دیکھ رہے تھے، چنانچہ وہ ان پ حملہ کرنے اور موت کے گھاٹ ا رنے کے موقع کی تلاش میں تھے اور موقع ہمیشہ ڈکٹیٹر کے کام آ ہے۔ 7 جون 1907 کو بنگال حکومت نے 'یوگانتر' کو وارننگ دی کہ اَ وہ اشتعال انگیز، بیہودہ مضامین شائع کر رہا تو اس کے خلاف پولیس کارروائی کی جائے گی۔ 8 جون 1907 کو و ے ما م کو بھی اسی طرح کی وارننگ دی گئی۔ 3 جولائی کو یوگانتر کے دفتر کی تلاشی لی گئی۔ سوامی ویو کے سے چھوٹے بھائی بھوپندر تھ دتہ نے اعلان کیا کہ وہ اس اخبار کے مد ہیں اور انھیں َ فتاری کا سامنا کر پڑا۔ 30 جولائی 1907 کو و ے ما م کے دفتر میں تلاشی لی گئی۔ 16 اگست کو شری ارو کے خلاف وار جاری کیا َ ، ان پ و ے ما م میں لکھنے کے لیے غداری کا الزام عا کیا َ تھا اور یوگانتر میں شائع ہونے والے کچھ مضامین کے انگر ی جمے کی وجہ سے ان پ ا یٹر ہونے کا الزام بھی لگا َ تھا۔ وار ملنے پ شری ارو پولیس عدا میں گئے اور َ فتاری کے لیے خود کو پیش کیا۔ لیکن چو

ان کے پ س وِ ے ما ِ م کے ای ِ یٹر ہونے کا کوئی ثبوت موجود نہیں تھا، لہٰذا وہ جلد ہی ِ ی ہو گئے۔ اس طرح ِ طانوی حکومت نے قوم پ ستی اور آزادی کے تمام عوامی ِ شکو د ِ نے کی کوشش کی۔ لیکن ا ِ نی روح کو د ِ ا ِ یکار کوشش ہے، یہ صرف روح کے شعلے کو بھڑکانے کا کام کرتی ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی اس کی خواہش کو تیز کرتی ہے۔ ِ فتاری کے دوران ہی رابندر ِ تھ نے شری اروِ کی عظمت کو ِ اج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنی مشہور ِ لکھی تھی۔ بعد ازاں انھوں نے 12 بجے ویلنگٹن اسٹری ِ میں شری اروِ سے ِ قات کی اور انھیں ِ ی ہونے پ مبارکباد پیش کی۔

وِ ے ما ِ م کیس نے شری اروِ کو عوامی شہرت کی مصیبت میں ڈال دی ِ، جس سے وہ اتنے لمبے عرصے ِ بچتے رہے تھے۔ وہ راتوں رات مشہور ہو گئے، نہ صرف بنگال میں ِ ِ پ رٹی کے غیر متنازعہ رہنما کی حیثیت سے، بلکہ ہندوستان بھر میں ای ِ قوم پ ِ رہنما کی حیثیت سے، اس موضوع پ لکھتے ہوئے وہ کہتے ہیں: ''شری اروِ نے خود کو پ دے کے پیچھے لکھنے اور رہنمائی کرنے ِ محدود کر لیا تھا، وہ اپنی تشہیر ی اپنی شخصیت کو آگے ِ ھا ِ نہیں چاہتے تھے بلکہ دوسرے رہنماؤں کی قید اور جلاوطنی اور اس کیس میں ان کے ِ م کی شہرت کی وجہ سے انھیں آگے آنے اور عوامی اسٹیج پ آ کر قیادت کرنے پ مجبور ہو ِ ا۔ 2 اگست 1907 کو شری اروِ نے نیشنل کالج میں اپنے عہدے سے د ِ داری کا اعلان کر دی ِ۔ اپنے استعفیٰ کے ِ رے میں وہ لکھتے ہیں: ''ابتدائی دنوں میں انھوں نے کالج کی تنظیم چھوڑ دی اور ساتھ ہی ماہر تعلیم ستیش مکھرجی کی تنظیم بھی ان کے حوالے کر دی اور پوری طرح سیا ِ میں مصروف ہو گئے۔ ِ ان کے خلاف وِ ے ما ِ م کا واقعہ ہوا تو انھوں نے کالج کے عہدے داروں کو شرمندگی سے بچانے کے لیے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دی ِ، البتہ ِ ی ہونے کے بعد دو ِ رہ کام شروع کر دی ِ۔ علی پور کیس کے دوران انھوں نے آ ِ کار کالج انتظامیہ کی درخوا ِ پ استعفیٰ دے دی ِ۔''

22 اگست کو شری اروِ نے نیشنل کالج کے طلبا کے جلسے سے خطاب کیا، انھوں نے یہ اجلاس کالج کے پ نسپل کے عہدے سے ان کے استعفیٰ پ گہرے افسوس کا اظہار کرنے کے لیے بلای ِ ِ تھا۔ ہم اس تقری ِ کے کچھ اقتباسات ذیل میں ِ کرتے ہیں:

''کل کی میٹنگ میں میں نے دیکھا کہ آپ نے میری موجودہ پ یشانیوں کے رے میں ت کی ہے اور آپ نے مجھ سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں ان مصیبتوں کو لکل بھی بھول سکتا ہوں، میں تجربے کے جس دور سے ر رہا ہوں وہ اس مشن کی تکمیل کے لیے جو میں نے اپنے بچپن میں ہی اختیار کیا تھا، ی ہے اور میں یہ کام بغیر کسی پچھتاوے کے کر رہا ہوں۔ میں یہ یقین دلا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا ز دہ نہیں ہے کہ آپ میری پ یشانیوں میں مجھ سے ہمدردی محسوس کرتے ہیں، لیکن آپ اس وجہ سے ہمدردی ر ہیں جس کی بنا پ مجھے پ یشانیوں سے ر پڑ ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ نئ نے اس وجہ کو قبول کر لیا ہے کہ میں جہاں بھی اپنا کام کرنے جا ہوں، ا میں دوسروں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہوں تو میں کم از کم افسوس کے بغیر جاؤں گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج آپ نے جو بھی اعزاز مجھے دی ہے، وہ صرف مجھے نہیں، صرف نسپل کو نہیں، بلکہ ملک کو بھی دی ی ہے، میرے ا رکی ماں کو، کیو میں نے جو کچھ بھی کیا، وہ ان کے لیے کیا ہے اور چھوٹی سی تکلیف جس کا میں سامنا کرنے جا رہا ہوں وہ پوری طرح ان کی خاطر ہوگی۔ قوم کی رخ میں کئی رایسا ہو ہے۔ کام سے پہلے منصوبہ ہو ہے تو قی کچھ اس کے لیے قر ن کر پڑ ہے، حالا یہ مقصد اپنے آپ میں اعلیٰ اور عظیم ہو ہے۔ ایسا وقت اب ہماری مادر وطن کے لیے آ ی ہے۔ ان کی مت سے ز دہ کوئی بھی چیز عز نہیں ہے۔ قی ہر چیز کو اس ا م پہنچا ہے۔ ا آپ پڑھیں گے تو آپ اس کی خاطر پڑھیں گے۔ اپنے جسم، دماغ اور روح کو اس کی مت کے لیے ی دیں۔ آپ اپنی ز گی میں اس طرح کما گے کہ آپ اس کے لیے ز ہ رہ سکیں۔ آپ بیرون ملک جا گے کہ آپ وہاں سے علم واپس لا ہیں جس کی مدد سے آپ مادر وطن کی مت کر سکیں گے۔''19

تیسری اڈین نیشنل کانگریس نے 26 دسمبر 1907 کو سورت میں اپنے سیشن کا آغاز کیا۔ سورت اجلاس کے بعد نیشنل کانگریس اعتدال پسندوں کے قری ہوگئی، جنھوں نے طانوی ج کے ساتھ اپنی مستقل وفاداری اور طانوی ا ف پختہ اعتماد کے ساتھ ملک کے لیے بہترین کام کیا۔ لیکن انھوں نے آزادی کی شدی پ اور مادر وطن کے لیے شعلہ زن محبت کی ئندگی نہیں کی، جو 1905 سے پیدا ہوئی تھی۔ وہ نہیں کر تھے، انھوں نے لوگوں کو اپنے ساتھ لے جانے کی زیدہ زحمت گوارا نہیں کی۔ ان کی ساکھ ختم ہونے لگی اور اس کی سالانہ نشستوں میں بتدریج لوگوں کی تعداد گھٹتی گئی۔ دوسری طرف قوم بہت سارے وہوں میں بکھرے ہوئے اور غیر منظم تھے اور ان میں سے بیشتر جو کم سے کم حوصلہ منداور ہمت تھے، ان لوگوں نے خفیہ انقلابی سر میوں میں حصہ لیا تھا اور کچھ لوگوں نے دہشت دی کو آزادی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ سمجھا تھا۔ انتقامی جبر کے ا ھے غصے نے آزادی کے بے مہر لگانے کے لیے اس پختہ ر حقیقت کے لیے ای دفعہ پھر آزادی کے شعور کو د نے کی کوشش کی۔ لاجپت رائے اور پپن چندر پل ہندوستان سے دور تھے۔ شری ارو کو جلد ہی ز غور قیدی کی حیثیت سے علی پور جیل میں بند کردی تھا اور تلک منڈالے میں جلاوطن تھے۔ بیشتر اعلیٰ رہنماؤں کی عدم موجودگی اور حکومت کی جا سے جا انہ اقدامات کی شدت نے قوم ستوں کی آگ ٹھنڈی کر دی۔ پھر جلدی ہی، اکا دُکا لیکن تشدد ھو ی ہوئی، یہ آگ بجھی نہیں۔ اس سے ہلچل مچ گئی اور 1914 خفیہ انقلابی سر میاں جاری رہیں یہاں کہ تلک منڈالے سے واپس آئے اور اپنی بسنٹ کے ساتھ ہاتھ ی، جس سے قومی تحری آزادی کو نئی سمت ملی۔

شری ارو اس وقت اپنے یوگ میں رہنمائی اور نئی سمت کی ضرورت محسوس کر رہے تھے۔ اگر چہ جیسا کہ ہم ان کی اہلیہ کو لکھے گئے ذاتی خطوط میں دیکھتے ہیں کہ ان کی روح ا کی رہنمائی میں تھی، وہ ای ایسی جگہ پہنچ گئے تھے۔ تنہا اہم تجربہ ہی آگے کا راستہ صاف کر سکتا تھا۔ شری ارو نے اپنے چھوٹے بھائی ین سے کسی یوگی سے مشورہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ین نے یوگی وشنو بھاسکر لیلے[20] کا پتہ نکالا اور انھیں ردی کہ وہ گوالیار سے ودہ آ اور شری ارو سے ملیں۔ شری ارو سورت سے ودہ آئے تھے۔ ین نے اپنی سوانح عمری میں بتای ہے کہ

بڑودہ کالج کے پرنسپل نے طلبا کو شری ارو سے ملنے یا ان کے لیکچر میں جانے سے کیا تھا، کیو وہ اس وقت ای قوم پر ست سیا ت دان تھے۔ لیکن طلبا، جو شری ارو سے محبت کرتے تھے اور ان کے عظیم کردار اور شدی الوطنی سے متاثر تھے، وہ پرنسپل کے کرنے کے باوجود رک نہیں سکے اور ان کی آمد پر ان سے ملنے کے لیے کلاس سے باہر بھاگ گئے۔ انھوں نے ان کی گاڑی کے گھوڑوں کو ہٹا دیا اور خود ہی اس گاڑی کو کھینچنا شروع کر دیا۔ طلبا کے ذریعے دیے یہ اعزاز شری ارو کے لیے اعلیٰ استاد ہونے کی سے عمدہ سند ہے۔

سردار مجومدار نے انھیں پشمینہ شال پیش کی، کیو بہت سردی تھی اور وہ صرف سوتی دھوتی اور قمیص میں تھے اور ان کے جسم کو ڈھکنے کے لیے کوئی کپڑا نہیں تھا۔ ان کے پاس بستر نہیں تھا اور ٹرین میں سفر کے دوران وہ تھرڈ کلاس کے ڈبے کے ننگے لکڑی کے تختوں پر سوتے تھے اور تکیے کے لیے اپنا بازو استعمال کرتے تھے۔ شری ارو کی سی سادگی کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملتی۔

شری ارو کی دسمبر 1907 کے آ ی ایم میں لیلے سے کھاسی راؤ جادو کی رہائش گاہ پر قات ہوئی، جہاں وہ اور بریں مقیم تھے۔ لیلے نے انھیں سیا ت چھوڑنے کا مشورہ دیا، لیکن یہ ممکن نہیں تھا، انھوں نے ان سے کچھ دنوں کے لیے اسے ملتوی کرنے اور ان کے ساتھ رہنے کے لیے کہا۔ ''بیٹھو، مجھے بتایے، دیکھو اور تم دیکھو گے کہ تمھارے خیالات باہر سے کیسے ان کے ان رآتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ داخل ہوں، انھیں واپس لوٹا دیں۔ میں بیٹھ یا اور حیرت سے دیکھا کہ ایسا ہی ہے۔ انھوں نے اوپر دیکھا اور ای ساتھ سوچا جیسے سر کے اوپر سے وہ داخل ہو رہے ہیں اور وہ ان رآنے سے پہلے ہی انھیں پیچھے دھکیلنے کے قابل تھے۔ تین دن میں واقعتاً ان کا دماغ ابدی خاموشی سے بھرا ہوا تھا، وہ اب بھی وہاں تھے۔'' لیلے[21] کے بارے میں انھوں نے ای بار کہا تھا کہ وہ ''محدود ذہن، لیکن کچھ تجربے اور متحرک طاقت کے حامل ا ن تھے۔'' اسی تجربے کا حوالہ دیتے ہوئے وہ یوگ میں کہتے ہیں ''ان لمحوں سے اصولی اور ذہنی طور پر میں آزاد ذہن، آفاقی دماغ کا حامل تھا، جو ذاتی خیال کے تنگ دائرے میں جکڑے ہوئے مزدور کی طرح نہیں تھا۔ لیکن اس وسیع یتی بادشاہت میں کیا ہوگا اس کا انتخاب کرنے کے لیے اور آزادی کے تمام مقامات کا علم حاصل کرنا ہوگا۔''

میرے پ س صرف سکون اور خاموشی تھی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مطلق خاموشی سے میں نے 4 ماہ ت و ن ے مات م کوا یڈ ٹ کیا اور 'آ ریہ' کے 6 ب لکھے، ان تمام خطوط اور پیغامات وغیرہ کی ب ت نہیں کی جو میں نے لکھے ہیں۔ احساس کے مضمرات میں وہ کہتے ہیں''... ہم ساتھ بیٹھے تھے اور میں نے پوری عقیدت کے ساتھ وہ کام کیا جس کی انھوں نے مجھے ہدا یت کی تھی، خود کو ضائع نہ کر ن کہ وہ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں۔ یہ جہاں میں خود جا رہا تھا۔ پہلا نتیجہ بہت ز یدہ طاقتور تجر ب ات اور شعور کی ب ن ی دی تبدیلیوں کا ا ی سلسلہ تھا، جس کا انھوں نے کبھی ارادہ نہیں کیا تھا، کیو وہ وحدۃ الوجود تھا اور وہ وحدۃ الوجود کے خلاف تھے اور جو میرے اپنے خیالات کے منافی تھے،[22] کیو انھوں نے مجھے بنا یا تھا پوری شدت کے ساتھ مطلق ب ہمن کی غیر معمولی عالمگیر یت میں خالی شکلوں کے سنیمائی ڈرامہ کے طور پ گہری دلچسپی کے ساتھ د کو دیکھنے کے لیے۔''[23]

ظاہر ہے کہ یہ وہی تجربہ تھا جسے گیتا میں ب ہم ن وان کہتے ہیں۔ اکثر ب ہمن اکیلے ہی موجود تھے، سبھی وسیع، خاموش، غیر فعال اور ن قابل تبد د ب ہمن مطلق کی غیر معمولی عالمگیر یت میں خالی شکلوں کے سنیمائی ڈرامہ کے طور پ نمودار ہوئی۔

اسی تجربے کو دو ب رہ تحریر کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں: ''خیال و احساس کی مکمل خاموشی تھی اور شعور کی تمام عام حرکتوں کے سوا کسی بھی تصور یا دوسرے ردعمل کے بغیر چیزوں کے ادراک اور پہچان کے سوا ا ن کا احساس ختم ہو گ یا۔ عملی ز ن گی کے ساتھ قول اور عمل کی سر گ میاں صرف پ اکرت کی کچھ عادات کے ذریعے کی جاتی تھیں، جن کا خود سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ لیکن جو خیال تمام چیزوں کو جھوٹ سمجھتا تھا، وہ جھوٹ کے احساس سے بھاری اور ہمہ گیر تھا۔ صرف کچھ ن َ یہ حقیقت کو ہی سچ سمجھا جا ت تھا، جو جگہ اور وقت سے ب لا ت تھا اور کسی کائناتی سر گ می سے وابستہ تھا، لیکن پھر بھی جہاں کہیں بھی موڑ آ ی، وہ صورتِ حال کئی مہینوں ت غیر متا ث رہی اور یہاں ت کہ ب ب غیر حقیقت پسندی کا احساس ختم ہو گ یا اور عالمی شعور میں شری ہونے کے لیے واپسی ہوئی تو اس امن کا نتیجہ ا ن رونی شا اور آزادی مستقل طور پ ب قرار رہا، تمام سطح کی وحر ت میں رکاوٹ اور حصول کا جوہر ختم نہیں ہوا تھا۔''

شری اروِ ن ب ڑودہ سے پو ن گئے۔[24] لیلے بھی ان کی درخوا ت پ ان کے ساتھ تھے۔ ب ب انھیں تقریر کرنے کے لیے مدعو کیا گ یا، تو انھوں نے ''لیلے سے پوچھا کہ انھیں کیا کر ن چاہیے،

کیو وہ 'خاموش حا ت' میں تھے، بغیر کسی سوچ کے۔' لیلے نے انھیں سامعین کو سلام کر کے انتظار کرنے کے لیے کہا، تقر ان کے پ س دل کے علاوہ کسی دوسرے ذریعے سے آئے گی۔ لہٰذا تقر آئی اور حقیقت میں اس کے بعد تمام تقر یں، تحر یں، خیالات اور د بیرونی سر میاں ذہن ودماغ کے او پ اسی ما سے لگیں۔''25

شری ارو نے پو میں دو لیکچر دیے۔ پہلی دفعہ 12 جنوری کو راما مورتی پ، جنھیں ہندوستان کے سینڈو کے م سے جا جا ت ہے اور اس سلسلے میں انھوں نے قومی کام کے لیے قوت ارادی کے فروغ پ ت کی اور دوسرا 13 جنوری کو بنگال میں قومی تحر پ، جس کو انھوں نے الہامی بتا۔ یہاں ت کہ لیڈران نے کہا کہ وہ یقین نہیں کر ت تھے کہ یہ تحر اتنے ڑے مقام ت پہنچے گی اور اس کے عمل اور ا ات میں اتنی طاقت ہوگی۔ کمزور بنگالیوں میں طاقت بھر گئی تھی۔ طلبا نے مادر وطن کی قر ن گاہ پ اپنے آپ کو قر ن کرنے کے لیے ایسی بہادری اور ہمت کا مظاہرہ کیا کہ وہ حقیقی قا بن گئے اور پ انے قا ان کے پیروکار بن گئے۔ اجلاس کے اختتام پ تلک نے تقر کا خلاصہ پیش کیا اور مقرر کا شکریہ ادا کیا۔

پو سے شری ارو بمبئی گئے، وہاں گر گام میں انھوں نے 15 جنوری 1908 کو قومی تعلیم پ گفتگو کی۔ '' آیئے یہ ہم جاپان سے یہ سیکھیں کہ اپنے آ وا ادکے بہادرانہ کاموں پ غور کر کے لوگوں میں قومی ت کو کس طرح بیدار کیا جائے۔ ہمیں یہ ت ذہن میں ر چاہیے کہ ہم پ صرف اپنے آ وا اد کا ہی نہیں بلکہ اپنے کیے کی تلافی کا بھی قرض ہے۔

اَ اس طرح کا ای عمدہ یہ ہمارے ذہنی وژن کے سامنے رکھا جائے، تو ہم دیکھیں گے کہ ہماری قوم عظیم ں، سیاستدانوں، نیلوں کو جنم دیتی ہے۔ یہ ماڈل بنگال میں قومی تعلیم کی تحر کی رہنمائی کے لیے ت دیَ ہے۔

خاموش ذہن کی اس کیفیت کے رے میں بعد میں شری ارو نے اپنی شام کی گفتگو میں کہا:

''میں نے ' ے ما م' اور 'کرم یوگن' میں جو کچھ بھی لکھا وہ اسی حا ت میں لکھا۔ میں بیٹھ جا ت تھا۔ خیالات میرے قلم ت دوڑ کر آتے تھے، لکھو، میں نے ہمیشہ داخلی رہنما پ بھروسہ کیا، اس وقت بھی مجھے وہ ہوا لگتا تھا۔''

انھوں نے 24 جنوری کو سک میں سوراج پ لیکچر د ۔انھوں نے کہا کہ سوراج ز گی ہے، سوراج امرت ہے، سوراج آزادی ہے۔کسی بھی بیرونی ایجنسی کے ذریعہ سوراج مہیا نہیں کیا جاسکتا۔ا ن آزاد پیدا ہو ہے۔اَ وہ اپنی آزادی کھودیتا ہے تو اسے دو رہ حاصل کر پڑے گا۔ سوراج کی معنو کو سوراج میں ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

انھوں نے کہا کہ سوراج کو حاصل کرنے کے ذرائع میں سے پہلا اور سے اہم ذریعہ اپ اعتماد ہے، کیو اہماری آزادی کا حکم دیتا ہے اور ہمیں اس کے لیے تحر دیتا ہے۔ تکارام اور رام داس نے آزادی کی خو ی پھیلائی اور شیواجی نے اسے حاصل کرلیا۔ ا کی مرضی ملک کے نوجوانوں کے ذریعہ کام کررہی تھی۔

شری ارو کے بنگال واپس آنے کے بعد ین نے لیلے کو خط لکھ کر انھیں کلکتہ آنے کی دعوت دی۔ لیلے شا فروری کے پہلے ہفتے میں کلکتہ آئے اور انھیں کچھ عرصہ سیل کے لاج میں رکھا َ تھا۔[26] ین کو لیلے کو دعوت دینے کا خیال اس لیے آ کہ وہ انقلابی پ رٹی کے نوجوانوں کی رہنمائی کرنے اور ان کے ا ر روحانی قوت پیدا کرنے کے لیے صحیح آدمی ث ہو ہیں۔

لیلے شری ارو سے وقت لے کر 23 اسکاٹس لین میں ان کی رہائش گاہ پ ملے۔انھوں نے شری ارو سے پوچھا کہ کیا وہ صبح وشام قاعدگی سے مراقبہ کررہے ہیں،   انھیں بتا َ کہ یہ قاعدہ طر سے نہیں کررہے ہیں تو وہ ''گھبرا گئے ، اپنے کیے ہوئے کام کو ختم کرنے کی کوشش کی اور مجھے بتا کہ یہ انہیں بلکہ شیطان تھا جس نے مجھے پکڑلیا تھا۔''[27]

شری ارو واقعتاً لیلے کی گہرائی سے پ ے تھے۔ یہ وہ را الوہی اور مستقل رہنمائی تھی جس کے لیے وہ مکمل طور پ ہتھیار ڈال رہے تھے اور ان کا مراقبہ دھیان رات دن خود ہی جاری رہا۔ مجھے حکم د َ تھا کہ مجھے ا نی َ و کی ضرورت نہیں تھی۔[28]

23 فروری 1908 کو شری ارو نے و ے ما م میں لکھا تھا: ''سوراج قوم کے لوگوں کے لیے اہ را   ائی الہام ہے، صرف سیاسی آزادی نہیں، بلکہ عظیم اور کامل آزادی جیسے فرد کی آزادی، َ وہ کی آزادی، ملک کی آزادی، روحانی آزادی، معاشرتی آزادی اور سیاسی آزادی۔

ہمارے لیے روحانی آزادی کا اعلان قدیم رشیوں نے پہلے ہی کر رکھا ہے، معاشرتی آزادی ۔ ھ، چیتنیہ، ۰ ۰ ، کبیر اور مہاراشٹر کے سنتوں کے پیغام کا حصہ تھی؛ سیاسی آزادی آ ی ہدف ہے، سیاسی آزادی کے بغیر ا ن کی روح ا ہج ہوجاتی ہے۔ صرف چند طاقتور روحیں اپنے ماحول سے او اٹھ سکتی ہیں، لیکن عام آدمی اپنے دوپیش کا غلام ہو ہے اور اَ یہ ماحول مطلبی، ذلیل اور کارہ ہو ہے تو وہ خود بھی مطلبی، ۰ کارہ اور ذلیل ہوجا ہے۔ معاشرتی آزادی وہیں پیدا ہوسکتی ہے جہاں ا ن کی روح عظیم، آزاد اور کشادہ ظرف ہو، وہ چھوٹے چھوٹے مقاصد اور ت کی غلام نہ ہو۔ سماجی آزادی سماجی مشینری کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ ا نی ذہن کی آزادی اور ا نی روح کی شرافت و وقار کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا غلاموں کی سرزمین میں روحانی آزادی بھی بہت سے لوگوں کو حاصل نہیں ہوسکتی۔ کچھ لوگ یوگ کے راستے چل ہیں اور اپنے دونواح سے او اٹھ ہیں، لیکن ا نوں کی ۔ ڑی اکثر روحانی آزادی کی طرف بھی پہلا قدم نہیں اٹھاتی ہے۔ ہم یہ نہیں ما کہ ت کی راہ خود غرضی میں ہے۔ اَ ہمارے آس پ س کے لوگوں کا ا بہت ۔ ڑا حصہ افسردہ، زوال پ ی، ذلیل و خوار ہے تو ۰ ا کے بعد کوئی سالک اپنے بھائیوں کی حا سے لاتعلق کیسے ہوسکتا ہے؟ تمام مخلوقات سے پیار ہی سنتوں کا نصب العین ہے اور کامل یوگی وہ لوگ ہیں جو اپنے نصب العین اور عمل کے اعتبار سے عالمگیر ہوتے ہیں، جن کے دل میں تمام مخلوقات کے ساتھ بھلائی کرنے کی خواہش بھری ہوتی ہے۔ ۰ ا صرف اپنے آپ میں نہیں، وہ ۔ میں ہے، وہ ان لاکھوں لوگوں میں ہے۔ ۰ انے ہندوستان کو مقدس روحا کے ا ی سرچشمہ کے طور پیدا کیا ہے اور وہ اس سرچشمہ کو کبھی خشک نہیں ہونے دے گا۔ اسی لیے ہمارے سامنے سوراج کا ہدف رکھا ی ہے۔ ا ر ۔ ۔ ہمیں اپنی سیاسی آزادی مل جائے گی، تو ہم اپنی روحانی آزادی دو ۔ رہ حاصل کرلیں گے۔ ا ۔ رپھر سنتوں اور رشیوں کی سرزمین میں یوگ کی آگ جل جائے گی اور لوگوں کے دلوں کو ا ی پناہ گاہوں میں لے جا جائے گا۔''

''اَ کامیابی کے حالات کو ابھی مز تیزی کے ساتھ لا ۔ قی ہے تو یہ آزادی کے متوالوں کے ذریعے خود کو کام کرنے کی کوشش سے ۔ ز رکھنا ہوگا۔'' خود سے پ ک ان مضبوط روحوں کی خواہش خطے

میں نئے کارکن پیدا کرے گی، قوم کے دلوں میں آزادی کی بڑی خواہش کو فروغ دے گی اور ضروری جسمانی طاقت کی نشوو نما کو تیز کرے گی۔

اب ضرورت ہے روحانی کارکنوں کے ایک گروپ کی، جو اپنی قوم کی خدمت اور ہندوستان کی آزادی کے لیے وقف ہوں گے۔ ہمیں ایسے ادارے کی ضرورت ہے جس کے تحت اعلیٰ روحانی لوگوں کو ہر شعبے میں رہنمائی کے لیے تربیت دی جائے، دفاع کے لیے، عدلیہ کے لیے، صفائی ستھرائی کے لیے اور قحط کے زمانے میں راحت رسانی کے لیے، کارکنان کی ضرورت ہوگی۔ ہر نوع کے کام کی ٹریننگ دی جائے، جو سوراج کی تنظیم کی ضروری شرائط کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ اگر ملک کو آزاد ہونا ہے تو انھیں سب سے پہلے خود کو منظم کرنا ہوگا، تاکہ اپنی آزادی کو برقرار رکھا جا سکے۔ آزادی کا حصول آسان ہے، اسے برقرار رکھنا مشکل ہے۔ پہلی ضرورت محض ایک زبردست کوشش کی ہے، جس میں ملک کی تمام تر توانائی کو مرکوز کرنا ہوگا، دوسری کے لیے متحدہ، منظم اور مربوط قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہ دونوں شرائط پوری ہو جاتی ہیں تو پھر کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ باقی ہر چیز تفصیل سے ہے اور اس کی تعمیل لازمی ہوگی۔ پہلی شرط کے لیے ایک طاقتور بےلوث عقیدہ اور امنگ کی ضرورت ہوتی ہے، جو لوگوں کے دلوں کو طاقت سے بھر دیتی ہے۔ دوسرے کے لیے ہندوستان، جس کے پاس اپنا دفاع کرنے کے لیے کوئی مشقت کی ضرورت نہیں ہے، بس اپنی بکھری ہوئی طاقتوں کو ایک بڑی اور ناقابل مزاحمت حد تک منظم کرنے کی ضرورت ہے۔''[29]

سیاسی افق پر سیاہ بادل جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ آزادی کے کارکنوں پر تشدد، افسوسناک جبر ان کے منظم خاتمے کے لیے اپنا وقت طے کر رہا تھا۔ شری اروِند کو معلوم تھا کہ آس پاس کیا ہو رہا ہے، اور انھوں نے آنے والے طوفان کی گونج سن لی تھی۔

30 اپریل کو کلکٹر مسٹر کنگز فورڈ پر بم پھینکنے کے الزام میں مظفر پور کے قریب انقلابی پارٹی کے دو جوانوں کھُدی رام اور پرفل چاکی کو گرفتار کر لیا گیا، جس کے خلاف ملک بھر میں شدید ناراضگی تھی۔ ''مسٹر کنگز فورڈ کو مارنے کی کوشش میں کھدی رام بوس نامی لڑکے نے مسز اور مس کینیڈی کو ان کی گاڑی پر بم پھینک کر ہلاک کر دیا۔ وہ کلب سے باہر نکل رہے تھے۔''[30] آخر کار حکومت کے

لیے وہ وقت آ ، جس کا وہ انتظار کر رہی تھی۔ شری اروِ نے قومی کارکنوں پ ظلم کے شدی طوفان کا ا ازہ کر لیا تھا۔ شری اروِ کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ ''انھیں سخت مجرم سمجھا جا تھا، ای ایسا لیڈر جس کی ذاتی مقناطیسیت، اشتعال انگیز تحری ، غیر معمولی دانش، تنظیمی صلا یت اور نوجوان انقلابیوں کے ذریعے ظاہر ہونے والی ۔ اُت اور قر نی کی روح کے لیے اکیلا ذمے دار سمجھا جا تھا۔''
مزی پختہ معلومات پ عمل کرتے ہوئے پولیس نے سرچ وار حاصل کیا اور 2 مارچ 1908 کی صبح کو ای ساتھ کلکتہ اور اس کے آس پ س متعدد مقامات کی تلاشی لی۔ ہم خود شری اروِ سے ان کے گھر کی تلاشی اور ان کی فتاری کی دلچسپ کہانی سن تے ہیں۔

شری اروِ ی د کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''یکم مئی 1908 کو . میں و ے ما م کے دفتر میں بیٹھا تھا، ایس جے شیام سندر چکرورتی نے مظفر پور سے مجھے ربھیجا۔ میں نے اس میں پڑھا کہ مظفر پور میں بم دھماکہ ہوا ہے اور دو یورپی خواتین کو مار دی ہے۔ اسی دن میں نے امپا میں مزی پڑھا کہ پولیس کمشنر نے کہا تھا کہ اس میں کون ملوث ہے اور جلد ہی انھیں فتار کر لیا جائے گا۔ . میں نہیں جا تھا کہ ان کے شبہات کا اصل نہ میں تھا، پولیس کے مطابق میں ای سفاک قاتل، نوجوان انقلابی قوم ستوں کا رہنما اور ان کا خفیہ لیڈر تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ دن میری ز گی کے ب کا آ ی صفحہ تھا جو ای سال قید کے امکان کے ساتھ میرے سامنے پڑا تھا، اس عرصے میں د سے میرا تمام تعلق منقطع ہو جائے گا اور میں ای پورا سال ا نی معاشرے سے ہر اروں گا اور مجھے ای قیدی جانور کی طرح رہنا ہوگا۔ . مجھے اپنے کام کے شعبے میں واپس جا ہوگا، تو وہ پ ا ، متعارف اروِ گھوش نہیں ہوگا، بلکہ علی پور آشرم سے نئی شخصیت، نئے کردار، نئی عقل، نئے دل اور نئے تجربے کے ساتھ ہر آئے گا۔ دماغ پ نئے کام کے بوجھ کے ساتھ نکلے گا۔ یہ ای سال کی قید، مجھے کہنے دیجیے کہ ای سال کی جنگل کی ز گی تھی، آشرم میں سال بھر کی ز گی تھی۔ میں نے ا کے

بندہ اہ راست مشاہدے اورادراک کے لیے بہت محنت اورطویل جدوجہد کی تھی، جو میرے دل میں آباد ہے اور کائنات کا خالق، پالن ہار، میرے دوست اورمربی کے روپ میں میرے اندر کامیابی حاصل کرنے کی گہری امید جگاتا ہے۔لیکن میں ہزاردنیاوی خواہشات،مختلف سرگرمیوں سے وابستگی اور جہالت کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوسکا۔آخر میں شری ہری نے جو نہایت ہی کریم اوررحیم ہیں، ان دشمنوں کوایک جھٹکے میں مار ڈالا اور میرا راستہ صاف کردیا، یوگ کی منزل کی طرف اشارہ کیا اورخودمیرے گرو (روحانی مربی) اور ہمہ وقت کے ساتھی کی شکل میں وہاں میرے ساتھ رہے۔وہ برطانوی حکومت کا آشرم تھا۔ برطانوی جیل تھی یہ اکیلی ایک ایسی جگہ تھی، جہاں میں نے خدا کومحسوس کیا تھا۔''

یہ بات کتنا سچ ہے، میں نے پہلی بار علی پورجیل میں محسوس کیا، مجھے بھی (بپن چندر پال کی طرح) علی پورجیل میں ہندو مذہب کی ضروری سچائی سمجھ میں آئی اور پہلی بار چوروں، ڈاکوؤں اور قاتلوں کے انسانی جسم میں اعلیٰ خدائی وجود کا احساس ہوا۔''[31]

شری اروند کے حیرت انگیز طریقۂ کارکو دیکھ کرکوئی بھی حیران ہوسکتا ہے۔کئی دفعہ میں محسوس کرتا ہوں کہ کیسے ایک عام شہری اتنی طاقتور سلطنت سےٹکر لے کر سارے معاشرے کو بیدار کرسکتا ہے؟ قیادت کرنا بے حدمشکل کام ہے۔وہ بھی ایسے وقت میں جب چاروں طرف کا ماحول چیلنجز سے بھرا ہوا تھا۔ان سب سوالوں کا جواب صرف ایک لائن میں دے سکتے ہیں کہ ان پر روحانی مدد تھی۔ایک آسمانی منصوبے کےتحت زمین پر ایک خاص مقصد کے لیے آئے۔ انھوں نے لکھا ہے۔میں نے وہ جیل دیکھی جس نے مجھے لوگوں سے جدا کردیا تھا اوراب مجھے اس کی اونچی دیواروں میں قیدنہیں ہونا تھا۔ یہ واسودیو ہی تھے جنھوں نے مجھے گھیر لیا تھا۔ میں کوٹھری کے سامنے درخت کی شاخوں کے نیچے گیا،لیکن یہ درخت نہیں تھا، یہ واسودیو تھے، یہ واسودیو تھے، یہ واسودیو تھے، یہ کرشن تھے،جنھیں میں نے وہاں کھڑا دیکھا اورانھوں نے مجھے

اپنے سایے کی اوٹ میں لے لیا۔ میں نے اپنی کوٹھری کے سلاخوں کی طرف دیکھا، دروازوں کو دیکھا، پھر میں نے واسودیو کو دیکھا۔ یہ اہی تھا جو میری حفاظت کر رہا تھا۔ میں موٹے کمبل پ لیٹ ۓ جو مجھے سونے کے لیے دی ۓ تھا اور اپنے چاروں طرف شری کرشن کے زوؤں، اپنے دو ت اور محبوب کے زوؤں کو محسوس کیا۔ یہ مجھے ان کے ذریعے کردہ گہرے وژن کا پہلا استعمال تھا۔ میں نے جیل میں قیدیوں، چوروں، قاتلوں اور ٹھگوں کو دیکھا اور میں نے ان میں واسودیو کو دیکھا، یہ اتھے، جن کو میں نے ان ری روحوں اور رو ے گئے جسموں میں پ تھا۔

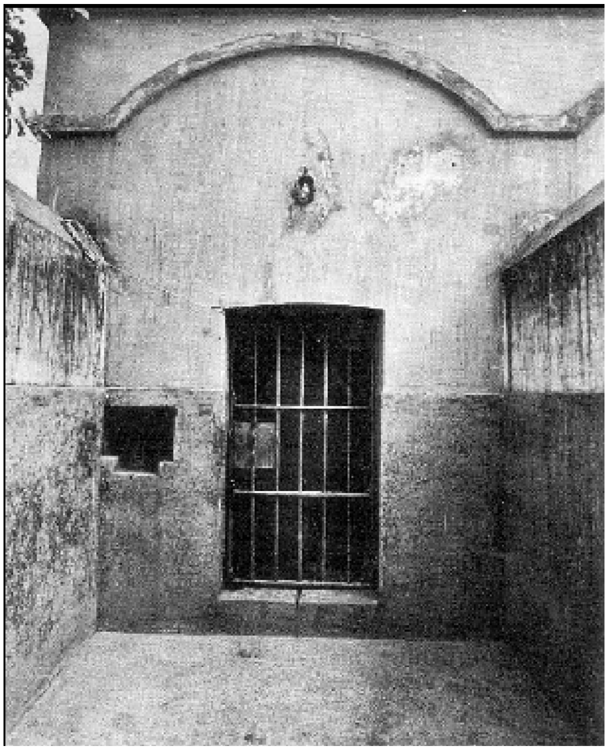

کلکتہ علی پور جیل، جہاں شری ارو کو قید کیا ۓ تھا

یوگ ڈا گ میں دو پیغامات تھے۔ پہلے پیغام میں کہا ۓ تھا 'میں نے آپ کو کام دی ہے اور آپ کو اس قوم کی تی کے لیے مدد کر ہوگی۔ ای وقت ایسا بھی آئے گا۔ آپ کو جیل

سے باہر جانا پڑے گا، کیونکہ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ آپ کو اس بار سزا سنائی جائے۔ آپ باقی لوگوں کی طرح وقت گزاریں، اپنے ملک کے حالات سے دکھی ہو کر آپ کو کام کے لیے بلایا ہے اور یہی وہ حکم ہے جس کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے۔ میں آپ کو آگے بڑھنے اور اپنا کام کرنے کا حکم دیتا ہوں۔'ایک اور پیغام آیا اور اس میں کہا گیا' یکسوئی کے اس سال آپ کو کچھ دکھایا گیا ہے، جس کے بارے میں آپ کو شکوک و شبہات تھے اور یہ ہندومت کی حقیقت ہے، یہ وہ دین ہے، جسے میں دنیا کے سامنے اٹھا رہا ہوں۔ یہ وہی سچائی ہے، جسے میں نے رشیوں، سنتوں اور اوتاروں کے ذریعہ سے ثابت اور تیار کیا ہے اور اب یہ قوموں کے مابین اپنا کام انجام دے رہا ہے۔ میں اپنی بات کو آگے بڑھانے کے لیے اس ملک کو آگے بڑھا رہا ہوں۔ یہ سناتن دھرم ہے، یہ داخلی مذہب ہے، جسے آپ واقعتاً پہلے نہیں جانتے تھے، جسے اب میں آپ کے سامنے ظاہر کر رہا ہوں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان اٹھے گا، تو یہ سناتن دھرم کی بات ہوتی ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان عظیم ہوگا، تو اس کا مطلب بھی سناتن دھرم ہے، جو بہت عظیم ہوگا۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان خود کو وسعت دے گا اور ترقی کرے گا، تو یہ سناتن دھرم کی بات ہوتی ہے، جو پوری دنیا میں پھیلے گا اور ترقی کرے گا۔ یہ مذہب کے لیے ہے اور مذہب کے ذریعہ ہی ہندوستان کا وجود ہے۔ مذہب کے فروغ کا مطلب ملک کا فروغ ہے۔ میں نے آپ کو دکھایا ہے کہ میں ہر جگہ تمام لوگوں میں اور ہر چیز میں ہوں، میں اس تحریک میں ہوں اور میں نہ صرف ان لوگوں کے لیے کام کر رہا ہوں جو ملک کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، بلکہ میں ان لوگوں میں بھی کام کرتا ہوں جو ان کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ میں ہر کسی میں کام کر رہا ہوں اور جو لوگ بھی سوچتے ہیں وہ کرتے ہیں اور اگر وہ کچھ بھی نہیں کرتے ہیں، تو میرے مقصد میں تعاون تو کرتے ہیں۔

شری اروِند کی اتر پاڑہ میں کی گئی تقریر (سامعین میں تقریباً دس ہزار افراد موجود تھے۔ ان کی آواز صاف نہیں تھی لہٰذا سامعین انھیں سننے کے لیے پوری طرح خاموش ہو گئے۔ ''انھیں مکمل سکون سے سنا گیا تھا۔ ان کا غیر معمولی استقبال کیا گیا...)''[32]

بنگال میں شری اروﹲ ا ٹ پ ڑہ تقری ۔ کی ی دگار

اَ دیکھا جائے تو شری اروﹲ نے ای ب ت بہت صاف الفاظ میں کہی کہ راشٹر گان ہی قومیت ہے۔قومیت ہی سناتن دھرم ہے۔بھگوان نے شری اروﹲ کے سامنے یہ واضح کیا کہ وہ ہر ا ن میں موجود ہیں۔اپنی لامحدودی ت میں موجود ہوکر کام کررہے ہیں، شری اروﹲ کو علم ہوا کہ پ میشور صرف ملک کے لیے کام کرنے والوں، محنت کرنے والوں کے ساتھ ہی نہیں ہے بلکہ ان کے اﹲ ربھی ہے جو ان کی مخالفت کرتے ہیں۔زﹲ گی کے سبھی کام ﹲ ائی معجزے کے تحت ہوتے

ہیں۔خود شری اروِ بتاتے ہیں کہ معجزہ کی شکل میں ان کی پیروی کرنے سی آر داس آئے۔شری اروِ کو ایسا لگا جیسے ایشور نے خود انھیں یہاں بھیجا ہے۔

محبّ وطن شاعر سی آر داس کے بیان کا وہ لمحہ متا ثر کن تھا، ۔ 1909 میں انھوں نے اس جج کے سامنے پیشین گوئی کی، جو شری اروِ پ غداری اور انقلابی کارروائی کے بڑھتے ہوئے الزام پ علی پور کیس میں مقدمہ رہے تھے"چتر کے قابل اور پیشن گو وکیل (سی آر داس) نے مقدمے کو تقریباً رزمیہ تخلیق کی سطح ت پہنچا دیا۔عدا ت میں ان کی مشہور اپیل اب بھی کانوں میں گونجتی ہے، کیو یہ لفظ بہ لفظ صحیح ث ۔ ت ہو چکی ہے۔انھوں نے مسٹر نچ کرافٹ سے کہا، جو اس کیس کے جج تھے۔"

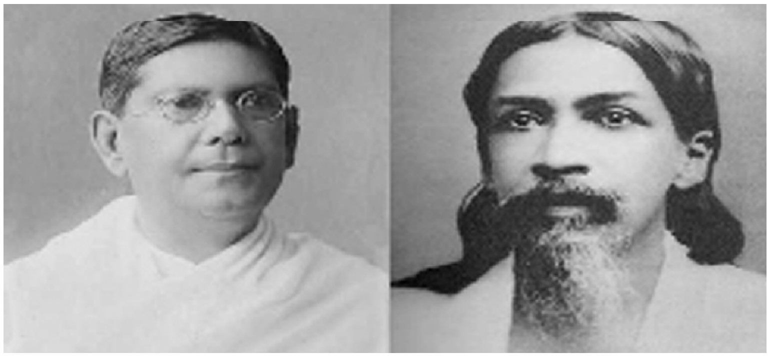

شری سی آر داس اور شری اروِ

میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ ۔ اس شورش اور تحری کے بعد ہنگامہ آرائی اور تحری ختم ہو جائے گی، ۔ وہ مر جا گے اور د سے چلے جا گے، ۔ انھیں ای محبّ وطن شاعر، قوم پرستی کے پیغامبر اور محبّ ا کے روپ میں دیکھا جائے گا۔ای طویل عرصے کے بعد وہ چلے جا گے، لیکن ان کے الفاظ نہ صرف ہندوستان میں گونجیں گے اور گونجتے رہیں گے، نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دور دراز سمندروں اور زمینوں پ بھی ان کی ب زگشت سنائی دے گی۔ رہائی کے بعد شری اروِ نے سنجیونی (اخبار) کے دفتر میں کام کیا، جو ان کے چچا کرشنا کمار مترا کے ذریعے جاری کیا گ ی تھا اور وہ اس وقت آ ہ جیل میں تھے۔ملک کا سیاسی ماحول پژمردہ اور تلخ ہو گ ی تھا۔ز ی دہ ت رہنما ی تو جیل میں تھے ی ہندوستان سے ب ہر تھے۔ا ن رونی طور پ گہرا عدم اطمینان چھا ی ہوا تھا، لیکن او پ کی سطح پ بظاہر سکون آ ت تھا۔

راما چٹرجی کی سر. اہی میں 13 جون 1909 کو بیڈن اسکوا ٔ میں منعقدہ ا یہ میٹنگ میں شری ارو نے دوسری تو ں کے علاوہ کہا '' ... ہندوستان کی قسمت کا ستارہ ع ہوگا اور پورا ہندوستان اس کی روشنی سے نہا جائے گا۔ یہ پہلے ایشیا کو شکست دے گا پھر پوری د کو پچھاڑ دے گا۔'' ہر گھنٹہ، ہر لمحہ صرف ان لوگوں کو اس دن کی روشنی کے قری کرسکتا ہے جو اسے قری ہے۔

دہشت دی اور اس طرح کے د ذرائع جنھیں کچھ پ جوش قوم پ نوجوانوں نے اپنا یہ حکومت کی طرف سے مسلسل جبر کی پ لیسی کا نتیجہ تھا۔ فتاری اور جلاوطنی اس زمانے کا قانون بن تھا، جس سے قوم پ ستانہ . تی کو ب ھاوا ۔شری ارو کی جلاوطنی کی افواہیں فضا میں گھوم رہی تھیں۔ اسی اثنا میں حکومت نے شری ارو سے چھٹکارا پ نے کا فیصلہ کیا، کیو وہ اس کی جا. انہ پ لیسی کی کامیابی میں رکاوٹ تھے کیو وہ انھیں اب مان نہیں بھیج سکتی تھی، اس لیے اس نے ان کو ملک . رکرنے کا فیصلہ کیا۔ سسٹر نو یتا کو اس کا پتہ چل اور انھوں نے شری ارو کو اس سے آگاہ کر دی اور ان سے . طانوی ہندوستان چھوڑنے اور . ہر سے کام کرنے کو کہا، کہ ان کا کام رکے نہیں اس میں پوری طرح خلل نہ پ ڑے۔ شری ارو کرم یوگن میں ا دستخط کردہ مضمون شائع کرنے کے لیے راضی ہوئے، جس میں انھوں نے جلاوطنی کے منصوبے کی . ت کی اور اپنی آ ی وصیت اور وصیت مہ کہلانے والے ملک کو چھوڑ دی۔ انھیں یقین تھا کہ یہ جلاوطنی کے خیال کو ختم کر دے گا اور اسی وجہ سے یہ ختم ہو۔[33]

شری ارو نے 23 اگست 1909 کو بنگال میں ا ہفتہ وار 'دھرم' پتر شروع کیا۔ اس کے اداریہ کی شروعات گیتا کے مشہور اشلوک کے ذریعہ کی گئی تھی ''. . . بھی مذہب کا غلط استعمال ہوتا ہے، . میں اپنے آپ جنم ہوں۔'' انگری ی اخبار 'کرم یوگن' کے م سے انگری ی اور 'دھرم پتر' کے م سے ہندی اخبار شروع ہوا۔ جس میں شری کرشن کی تصو ، ارجن کا رتھ اور کوروکشیتر کی لڑائی میں انھیں اس رتھ کو تے ہوئے دکھای تھا، یہ تصو یں سرورق پ چھپی تھیں۔

'کرمیوگن' اور 'دھرم' سے گیتا کا حوالہ د کو ب ا فی سے اٹھنے کے لیے ا کے ول کا وعدہ کرتا ہے، یہ سبھی اس سمت میں واضح اشارے تھے کہ شری ارو کے خیالات اور ز گی شدت سے تبدیل ہو رہے تھے۔

OO

حواشی

1 شری ارو کے خطبات سے 99-100
2 motherandsriaurobindo.in
3 پورن کتھا ر،ص 244
4 ارو :دی فیو پو ی کھنڈ 9،ص 523
5 searchforlight.org
6 مس مار ٹ الز نوبل جو سوامی ویو کی شا د تھیں اور جنھوں نے ہندوستان کو اپنا گھر بنالیا تھا۔
7 شری ارو کے ذریعے بیرسٹر جوزف بپٹسٹا کو 5 جنوری 1920 کو لکھے گئے ای خط سے اقتباس
8 شری ارو کی تقر سے اقتباس
9 ریبے سنس ان اب ، کھنڈ 20،ص 3-39
10 searchforlight.org
11 ارو کا جیون،اے بی پ انی
12 شری ارو سیوم اور ما پ
13 ایضاً
14 ایتیہاسک پ بھاؤ،لیکھک:شری ارو
15 کرا اور نیتر تو،و ے ما م،09.02.1908
16 ا پ ڑہ میں شری ارو کا خطاب
17 ایضاً
18 شری ارو سویم اور ما کے ر ے میں،ص 30
19 شری ارو کے بھاشن
20 وشنو بھاسکر لیلے نوجوانی میں ای جارح پسند قوم پ   تھے لیکن کچھ روحانی شخصیات کے رابطوں نے انھیں یوگی بنادی تھا۔
21 motherandsriaurobindo.in
22 sriaurobindoinstitute.org
23 بھگود گیتا، ب 2،اشلوک،44
24 ا پ ڑہ میں بھاشن

25 شری ارو ات خود اور ما کے رے میں
26 شری ارو کا جیون، اے بی پ انی
27 شری ارو ات خود اور ما کے رے میں
28 شام کی پ چا، حصہ دوم، اے بی پ انی
29 چھن کی ضرورت، و ے ما م
30 علی پور بم مقدمہ، بیجوے کرشنا بوس1992
31 ا پ ڑہ میں بھاشن
32 اے بی پ انی، شری ارو کا جیون
33 شری ارو ات خود اور ما کے رے میں

5

روحانی بیداری کا مر ٘ : پ ٘ڈیچیری

فروری 1910 کے وسط میں، شام کے دھند لکے میں 4 شیام پوکورلین، کرم یوگن کے دفتر میں، اچا ٘ ای خبر موصول ہوئی کہ مشتعل انگر ٘ی سلطنت قوم پ ستی کی تحری کو ختم کرنے کے لیے ای بہت .ڈی کوشش کر رہی ہے۔ اپنی پ انی ٘ کامی کو چھپانے کے لیے، . طانوی سلطنت ای .ڈے حملے کی تیاری کر رہی تھی۔ ایسی اطلاعات ہیں کہ کرم یوگی کے دفتر پ چھاپے کے بعد َ فتاری عمل میں لائی جائے گی۔ خاص کر شری ارو ٘ کو نہ بنائے جانے کی خبر ای اعلیٰ پولیس افسر سے ملی۔

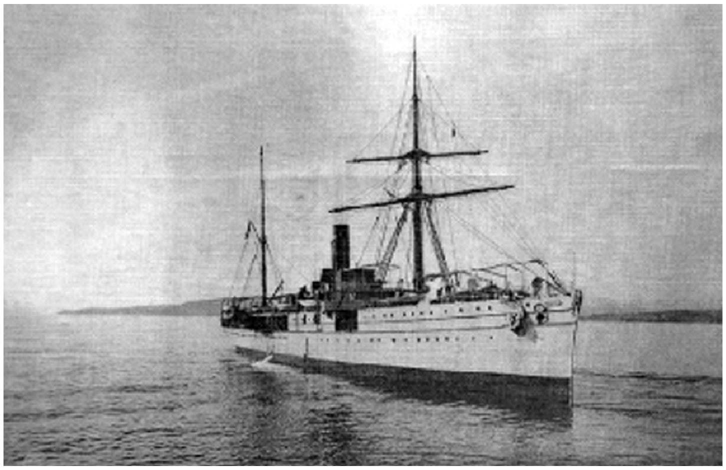

ایس ایس ڈپلیکس

4 اپ یل 1910 کو، . لآ سری ارو پ ٹیچیری پہنچے۔ اس وقت وہ صرف 38 . س کے تھے۔ پ ٹیچیری میں انقلابیوں کے ذہنوں میں شری ارو کی آمد نے ای نئ توا ئی پیدا کی۔ ان میں سے ای شمالی ہندوستان سے تعلق ر والے یوگی تھے، جو شری ارو کے مکمل یوگا کے منتظر تھے۔

میرا ماننا ہے کہ شری ارو کی تمام ز گی یوگی کی ز گی رہی ہے۔ بچپن ہی سے ان میں محنت، جوش و . بہ، لگن، . الوطنی، سماجی فکرمندی کی مثالیں ملتی ہیں۔ انگلینڈ میں طا . علم کی ز گی، . ڑودہ میں علمی ز گی، بنگال میں سیاسی ز گی۔ یہ اوپ ی مصنوعی تقسیم صرف ان لوگوں نے کی ہے جنھوں نے اپنی ز گی کو مجموعی طور پ نہیں دیکھا۔

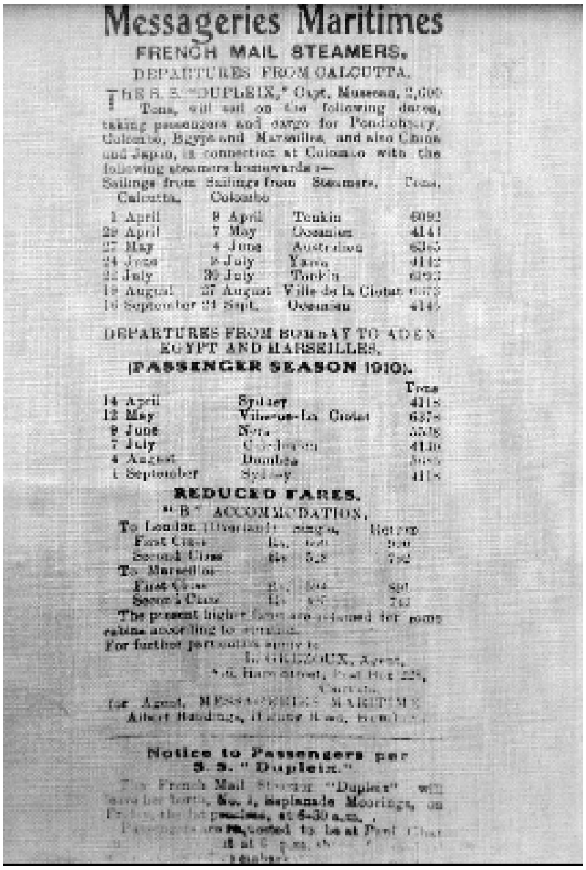

Messageries Maritimes

FRENCH MAIL STEAMERS.

DEPARTURES FROM CALCUTTA.

THE S. S. "DUPLEIX," Capt. Museau, 2,600 Tons, will sail on the following dates, taking passengers and cargo for Pondicherry, Colombo, Egypt and Marseilles, and also China and Japan, in connection at Colombo with the following steamers homewards:—

Sailings from Calcutta.	Sailings from Colombo	Steamers.	Tons.
1 April	9 April	Tonkin	6092
29 April	7 May	Oceanien	4141
27 May	4 June	Australien	6365
24 June	2 July	Yarra	4142
22 July	30 July	Tonkin	6092
19 August	27 August	Ville de la Ciotat	[illegible]
16 September	24 Sept.	Oceanien	4141

DEPARTURES FROM BOMBAY TO ADEN EGYPT AND MARSEILLES.

(PASSENGER SEASON 1910).

		Tons
14 April	Sydney	4118
12 May	Ville-de-la Ciotat	6378
9 June	Nera	[illegible]
7 July	[illegible]	4110
4 August	Dumbea	[illegible]
1 September	Sydney	4118

REDUCED FARES.

"B" ACCOMMODATION.

To London (Overland):	Single.	Return
First Class	[illegible]	[illegible]
Second Class	[illegible]	792
To Marseilles—		
First Class	[illegible]	[illegible]
Second Class	[illegible]	[illegible]

The present higher [illegible] for some cabins according to [illegible]

For further particulars apply to

[illegible], Agent,

[illegible] Street, Post Box [illegible],

Calcutta,

[illegible] Agent, MESSAGERIES MARITIMES

Albert Buildings, [illegible], Bombay.

Notice to Passengers per S. S. "Dupleix."

The French Mail Steamer "Dupleix" will leave her berth, No. [illegible], Esplanade Moorings, on [illegible] at 6-30 a.m.

Passengers are requested to be at [illegible]

ایس ایس ڈوپلیکس کا نوٹس

درحقیقت، جیسا کہ ہم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں، ان کی ز گی میں کبھی کوئی وقفہ نہیں آ تھا۔ وہ مسلسل ی کی طرح مستقل ۔ قی کا فطری بہاؤ تھے۔

پ ٹیچیری پورٹ

اس وقت پ ٹیچیری جانے کے لیے شری ارو کو پھر سے کشتی سے سفر کا حکم ۔ سریش چکرورتی (عرف مونی) کو فروری کے آ ی ہفتے میں شری ارو کا ا بہت ہی مختصر سا نوٹ ، جس میں انھوں نے کہا تھا کہ وہ پ ٹیچیری جا اور وہاں شری ارو کے رہنے کا انتظام کریں۔ ۔ وہ پ ٹیچیری روانہ ہوئے اس وقت شری ارو 38 ۔س کے تھے۔

شری ارو کے رے میں ذرائع نے اس ت کی طرف اشارہ کیا تھا کہ وہ اب بھی حکومت کے نے پ ہیں۔ ان افواہوں نے اس وقت اور ز دہ سنگین شکل اختیار کر لی، ۔ افسر کلاس سے رابطہ ر والی سسٹر نو یتا نے شری ارو سے فوری فتاری ملک ری کے امکان کے رے میں تفتیش کی۔ شری ارو 15 فروری سے 31 مارچ 1910 تقریباً ڈ ڑھ ماہ چندر نگر میں مقیم رہے۔ موتی لال رائے نے شری ارو کو کشتی کے ذریعہ ان کے گھر پہنچا ۔ موتی لال رائے کے لیے مسئلہ یہ تھا کہ وہ اپنے عز مہمان کی چندر نگر میں عقیدت سے دیکھ بھال کریں اور چندر نگر میں ان کی موجودگی کو ا راز بھی رکھیں۔ موتی لال کے ڈرائنگ روم میں آرام کرسی پ بیٹھے ہوئے شری ارو نے انھیں کسی خفیہ جگہ پ رہنے کے لیے کہا، کہ طانوی حکومت کے ایجنٹ ان کے ٹھکانے کو نہ

ڈھونڈ ھ سکیں۔ میں ان کو غیر استعمال شدہ پہلی منزل کے اپ رٹمنٹ میں لے گ یا اور ان کے لیے کرسیوں کے ذریعہ اسٹور روم بنا یا۔ دھول کی موٹی پ ت پہلی منزل پ جمی ہوئی تھی۔ ایسا لگتا تھا، اس جگہ پ چمگادڑ، تلچٹے اور یوں نے مسکراتے ہوئے بے لگام حکمرانی کی ہو۔ میں نے دھول فرش سے دور دی اور قالین بچھا دی ، جو چادر میں ڈھکا ہوا تھا۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئے۔[1]

ای جگہ پ ان کا مستقل رہنا ان کے راز کے انکشاف کی وجہ ہوسکتا تھا اور ہم نے انھیں دوسری جگہ منتقل کرنے کے ب رے میں ب ت کی تھی۔ مجھے گاڑی میں رات کے ان ھیرے میں انھیں شہر کے جنوبی علاقے میں لے جانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ ان کی گمشدگی ہوگئی تھی۔ دو خطوط 'دھرم' اور 'کرم یوگن' میں اطلاع دی گئی۔ لوگوں کو معلوم تھا کہ تبّتی ۔۔ کو تھومی کی درخوا ۔۔ کے جواب میں ری ضت و عبادت کے لیے وہ ہمالیہ کے ن چلے گئے تھے۔

بہن نیوی یتا

ان کی شخصیت کبھی بھی کسی ا ن کی طرح نہیں دکھائی دیتی تھی۔''. . وہ مراقباتی کیفیت میں تھے تو میں نے پوچھا، آپ اپنی آنکھوں سے کیا دیکھتے ہیں؟ ان کا جواب ابھی بھی میرے دل پ نقش ہے۔ انھوں نے کہا، 'خطوط کی بھیڑ ہوا میں نیچے ا تی ہے؛ میں انھیں سمجھنے کی کوشش کرت ہوں۔' انھوں نے پھر سمجھا ی، ' اکی پوشیدہ د نمودار ہون شروع ہوجاتی ہے۔ وہ حروف تہجی کی

طرح ہی اہم ہیں اور کچھ ایسی گفتگو کر چاہتے ہیں جس کو تلاش کرنے کی کوشش کرت ہوں۔شری اروِ کو پھر سے دو تین مقامات پ جا پڑا۔جلاوطنی کے بجائے اب وہ مقامی اور عارضی و حمل کے ای سلسلے پ رہ رہے تھے۔

پ ڈیچیری میں شری ارو

بنگالی اخبار 'دھرم' نے 21 مارچ کو درج ذیل معلومات شائع کیں۔

'یہ افواہ ہے کہ شری اروِ گھوش بہت دور جا چکے ہیں، کوئی نہیں جا ہے۔ جہاں ہم جا ہیں، وہ یوگ کی مشق میں مشغول ہیں اور وہ کوئی سیاسی دوسرا کام نہیں کریں گے، کیو وہ کسی سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہیں، فی الحال ان کے مراقبے/ر ضت کی جگہ خفیہ رکھی گئی ہے۔'

ان سے . سیا چھوڑنے کی وجوہات کے رے میں پوچھا تو، شری اروِ نے ای ر کہا تھا، 'میں نے سیا نہیں چھوڑی، کیو مجھے لگا کہ میں وہاں اور کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔اس طرح کا خیال مجھ سے بہت دور تھا۔میں دور ، کیو مجھے کچھ نہیں چاہیے تھا۔میں اپنی ر ضت میں مداخلت نہیں کر چاہتا تھا، کیو مجھے اس معاملے میں بہت الگ احکامات (احکامات الٰہی) موصول ہوئے ہیں۔میں نے سیا سے مکمل طور پ تعلقات منقطع کر لیے ہیں، لیکن اس سے پہلے

میں ایسا کرتا میں جا تھا کہ میرے ذریعے جو کام شروع کیا گیا تھا اسے آگے بڑھانا چاہیے تھا۔ دوسروں کے ذریعے میرے کام کے طرز پر دوسروں نے میرے ساتھ جو کچھ کیا ہے اور اس تحری پر میں نے اپنی ذاتی کارروائی یا موجودگی کے بغیر اس بات کا یقین کر لیا تھا۔'

شری ارو داخلی ہدایت کی وجہ سے چندرنگر گئے تھے۔ چندرنگر میں بھی اپنی طرف سے منصوبے بنائے تھے۔ دوستوں نے انھیں فرانس بھیجنے کے بارے میں سوچا۔ شری ارو خود ہی حیرت میں تھے کہ انھیں آگے کیا کرنا چاہیے،''وہاں میں نے پانڈیچیری جانے کا حکم (اجازت) سنا۔''

وجے ناگ اور سریش چکرورتی کے ساتھ پانڈیچیری میں

1910 سے، شری ارو اپنے کچھ ممتاز پیروکاروں کے ساتھ پانڈیچیری میں مقیم رہے، زندگی گزارنے کے لیے مکمل طور پر عطیات پر انحصار کر رہے تھے۔ مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو مالی اور معاشی طور پر گھر سے دور رہنا، یہ ان کے لیے ایک مشکل وقت تھا۔

شری ارو نے موتی لال رائے کو ایک خط میں اپنی مالی حالت کے بارے مذاقاً لکھا لیکن ان لائنوں میں نہایت سنجیدگی چھپی ہوئی تھی۔

''اب صورتِ حال یہ ہے کہ ہمارے ہاتھ میں صرف ڈیڑھ روپیہ ہے۔ سری نواس بھی بغیر پیسے کے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ا کرے گا، لیکن اس نے آ ی لمحے انتظار کرنے کی ی عادت اپنا لی ہے۔ میں صرف امید کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ہندوستانیوں کی طرح کم رقم پ ارا کرنے کی تعلیم نہیں دیں گے۔''

پ ڈیچیری میں واقع شنکر چٹیار کا گھر جہاں شری ارو رہے

معاشیات کے معاملے کو ا طرف رکھ کر، داخلی ری ضت کا شدی اور اٹوٹ حصہ ہونے کی وجہ سے بیرونی حالات سے پوری طرح متا نہیں ہوا۔ چار سال تک جاری رہنے والا یہ اکیلا سفر انوکھا تھا۔ شری ارو کا مراقبہ اور ری ضت ابھی بھی اس خاص شخص کی آمد کا انتظار کر رہے تھے جو اس کا حقیقی حلیف سری ماں کی شکل میں آنے والا تھا۔ 29 مارچ 1914 کو، ا فرانسیسی خاتون میرا رپ ڈ اپنے شوہر پ ل رپ ڈ کے ساتھ پ ڈیچیری پہنچی اور شری ارو سے قات کی۔ میرا اپنے روحانی راستے پ بہت دور آ چکی تھی اور پہلے ہی سے کسی ایسے شخص کے ساتھ رابطے میں تھی جسے وہ 'کرشن' کہتی تھی اور وہ اس کی رہنمائی کرتا تھا۔

اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے کہ یہاں ہزاروں ا ن جہا کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے ہیں، جسے ہم نے کل دیکھا تھا، وہ زمین پ ہیں۔ ان کی موجودگی یہ ث کرنے کے لیے

کافی ہے کہ ا دن ایسا آئے گا . ا ھیرا روشنی میں تبدیل ہوجائے گا اور یقیناً تمھاری حکمرانی زمین پ قائم ہوگی۔

سال 1914 کے بعد تو جیسے، ا معجزہ ہوا۔ مہرشی ارو کے روحانی تحر ت کے لیے ا اہم محرک تھے۔ 5 اگست، 1914 کو ماہنامہ 'آریہ' جاری کیا ۔ 'آریہ' کے ذریعہ، سری ارو نے اپنے عظیم روحانی وژن پ روشنی ڈالتے ہوئے اسے حاصل کرنے کا طر بتا ۔

شری ارو کی تقریباً تمام اہم تخلیقات، جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہو ۔'دی لائف ڈیوائن'، 'دی سنتھیسس آف یوگ'، 'دی ہیومن سائیکل'، 'دی آئیڈیل آف ہیومن یونیٹی'، 'آن دی و '، 'دی اپنشد'، 'گیتا پ نبندھ'، 'دی فاؤ آف ا ین کلچر'، 'دی فیو پو ی' - ان سبھی کو سے پہلے 'آریہ' میں اس وقت سلسلے وار طر سے پیش کیا ، وقت کے ساتھ 'آریہ' خیالات کو پیش کرتے ہوئے مہینے در مہینے یہ متعدد موضوعات پ ذہن سازی کے لیے بہترین ذریعہ بن ، ایسا لگتا تھا کہ وہ. اہ را خاموشی سے ان کے قلم سے نکل کر دل کے ا ر ب ہو ہو۔

1915 میں، پہلی عظیم کے آغاز کے ساتھ ر پ ڈ کو فرانس واپس جا ڑا۔ 1916 میں، میرا جا پ ن چلی گئی اور 1920 میں پ یچیری لوٹ آئی، اس دفعہ آئی تو پھر کبھی نہ جانے کے لیے، ہمیشہ سے ہندوستان کی ہوکر رہ گئی۔ ا شرمیلی یور نوجوان عورت 'شری ماں' بن گئی، اس پ تفصیلی گفتگو آ ی ب میں کی گئی ہے۔

ا شری ارو کی ز گی سے جڑے مختلف ڑاؤ کا جا ہ لیا جائے تو پ یچیری کا ڑاؤ شری ارو کی ز گی کا سے اہم ڑاؤ تھا۔ 4 ا یل 1910 کو پ یچیری میں ان کی آمد ا عظیم تپسیا کا نتیجہ تھی۔ اس ر ضت کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ اپنی ز گی کے مقصد کو پ سکے۔ انھوں نے نہ صرف اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیابی پ ئی بلکہ اپنے عروج کی خواہش ر والے ہر شخص کو نئی راہ دکھائی۔

قدرت کا قانون دیکھیے کہ شری ارو سیا میں آ گئے۔ لیکن انھیں عروج کے لیے بھیجا تھا۔ ان کی ز گی کا مقصد وسیع تھا، اس لیے جیل کی شکل میں ان کی ز گی میں رکاوٹ آئی اور انھیں خود بھگوان واسودیو نے درشن دیے۔ پولیس نے شری ارو کے خلاف جھوٹے ثبوت اکٹھا کیے تھے لیکن

1918-1920 کے دوران لی گئی پ ٹیچیری میں تصو ی

ٔ اکا کرشمہ دیکھیے ان کی پیروی کے لیے حیرت انگیز طور سے سی آر داس آئے جو عمدہ وکیل ہونے کے ساتھ عظیم قوم پ ت اوران کے دو ت تھے۔ جج بھی انگلینڈ میں شری ارو ٔ کے ہم جما ت رہ چکے تھے۔ رہائی کے بعد ٹش سازش انھیں روک نہیں پ ئی۔ بھگوان واسودیو نے ان کے پ ٹیچیری جانے میں ویسے ہی مدد کی جس طرح لک کرشن متھرا جیل سے بہ حفاظت ہر نکل گئے تھے۔

○○

حواشی

1 میرے جیون کے ساجھے دار: موتی لال رائے

2 Shri Aurbindo Autobiographical Notes and other writings of Historical interest, P.: 9

6

یوگی شری ارو

یوگی شری ارو

خود پھلنے پھولنے کی ا نی خواہش اور اپنے وجود کی پہیلی کو حل کرنے کا تجسس سرزمین ہند میں .تی ہے۔ شا. کابل سے کامروپ (گوہاٹی) اور کشمیر سے کنیا کماری .. کوئی بھی دوسرا موضوع اس .صغیر کو الگ نہیں کرسکتا۔ لاتعداد مندر اور ہزاروں فرقوں کی متنوع روایت بھی ا نوں اور اس د ئے حقیقت کی جستجو کا ہی ا. حصہ ہیں۔ ہندوستان ہزاروں سالوں سے روحا کے متلاشیوں کی سرزمین رہا ہے۔ یہ روحانی عروج کی .ت ہے کہ تمام ا ہندوستان کی طرف . امید نگاہوں سے د.. ہے۔

'میں کیوں پیدا ہوا؟'، 'ز.گی کا مقصد کیا ہے؟'، 'کس طرح ذہنی سکون حاصل کریں؟' وغیرہ جیسے سوالات ا. طویل عرصے سے ا نی دماغ میں گونج رہے ہیں۔ ہندوستان میں دری.فت کا یہ عمل صدیوں سے آ رہا ہے۔ پہلے سے موجود نتھ ان سوالات کے جوا.ت تلاش کرنے میں رہنمائی کا کام کرتے ہیں۔ کئی نتھ تو سالک اور . ا کے مابین مکالمے . مشتمل ہیں۔ اشٹاوکر سنہیتا، بھگود گیتا اور اپنشدوں میں عرفان ذات کے سفر میں رہنمائی کے لیے بہت سے اصول بتائے گئے ہیں۔ ہر دور میں لگا.ر چلنے والے روحانی سفر اور دماغ میں اٹھ رہے مختلف .شات کے جواب .نے کے لیے وکی ضرورت .ڑتی ہے۔

شری اروٗ ا یـ . یـ یوگی تھے جنھوں نے ان سوالوں کے جوا.ت دیے۔ وہ مغربی اور ہندوستانی ثقافت کا ا یـ انوکھا امتزاج تھے۔ اپنے ابتدائی .سوں میں .طا میں رہتے ہوئے انھوں نے یوٗنی، رومن، انگر یزی اور فرانسیسی ثقافت کا مطالعہ کیا اور مغرب کی . ـ ی اور خوبیوں کا مشاہدہ کیا۔

ہندوستان واپسی کے بعد وہ ہندوستانی ثقافت میں کھو گئے اور ہندوستان کے انوکھے روحانی ورثہ کی دریـ فت کی۔ ساتھ ہی انھوں نے ا اور ا نی خیالات کو ا یـ دوسرے سے جوڑنے کے لیے بہترین تصورات وخیالات کو منظّم ومجتمع کیا، ان کا یہ مجموعہٗ تجربہ کار فلسفی کی طرح کھوکھلا نہیں تھا۔

شری اروٗ نے ہندوستان کی جامع حقیقت کو اپنی زٗ گی میں اـ را اور اس کی پیروی کی۔ یہ ا یـ اپنشد کے فلسفی کی دو.رہ پیدائش کی طرح تھا۔ جس نے قدیم ہندوستان کی حقیقت کو واضح کیا۔ انھوں نے سناتن دھرم کو اپنی زٗ گی میں اـ را۔ اپنے پچاس سال کی یوگ سادھنا اور روحانی ریـ ضت کے ذریعہ بصیرت پیدا کی، اعلیٰ سچائیوں کو سمجھا اور انھیں آشکار کیا اور بعد میں ان کے .رے میں واضح طور .پ لکھا۔ مکمل یوگ سادھنا روایتی اٗ از سے آگے .ڑھ چکی ہے اور اس نے ا نی ـ قی کے لیے نئے اور . یـ منازل طے کیے ہیں۔

ویـ وں میں کہاـ یـ کہ ا.ی سچائی مستقل نہیں ہے۔ ''ریتم'' کا لفظ اشارہ کرـ ہے کہ ا.ی حقیقت متغیر ہے۔ سچائی کی حدود در پھیلتی چلی گئیں، اسی وجہ سے شری کرشن نے بھگود گیتا میں 'سمبھا وامی یُگے یُگے' کہا ہے۔ ا نی ذہن کو مافوق الفطرت بنانے کے لیے اپنی کوششوں کو جاری رـ ہوئے، ـ کہ مادی سچائی کوٗ ائی سچائی بنا یـ جا سکے۔ شری اروٗ نے سناتن دھرم کو وسعت دی۔

شری اروٗ نے روایتی تعلیم سے .لاـ ہوکر نہ صرف ارتقائی مقاصد طے کیے، بلکہ سلسلے وار اصول بھی بنائے۔ اچھی .ت یہ تھی کہ انھوں نے نہ صرف ان کا جم کر ریـ ض کیا بلکہ عمل بھی کیا۔ اس طرح انھوں نے اس ریـ ضت کے ئج کو اس طرح سمجھا یـ کہ ان کے جاننے والے دٗ رہ گئے۔ ان کی ریـ ضت کے دوران پیدا ہونے والی سنہری روشنی (ہر نُمے) نے ان کے جسم کو سنہرے رٗ میں تبدیل کر دیـ ۔

ان کا یوگ روحانی ری ضت میں ای مختلف یہ سامنے لای۔ ان کی روحانی عبادت کا طر اپنے غیر روایتی یہ کے لیے حیران کن تھا۔ شری ارو نے سکھای کہ ای شخص گھر طرز ز گی کو پورا کرتے ہوئے بھی روحانی ز گی ارسکتا ہے۔ یہ 1900 کی دہائی میں ای انقلابی نقطۂ تھا۔ ہندوستانی روحا خود فنائیت کے متفقہ یے میں جکڑی ہوئی تھی۔ اس نقطۂ سے حقیقی روحا کے متلاشی ان ہندوستانیوں کی ای ڑی تعداد کے لیے دروازے کھل گئے، جو روحانی ری ضت کے لیے اپنی د وی ذمہ داریوں کو ک کرنے سے قاصر تھے۔ روحانی تجر ت کے روایتی سادھک ہمالیائی ں کی سرد اور بنجر چوٹیوں پ تنہا وادی اور الجھے ہوئے جٹاؤں کے ساتھ چلتے ہوئے ای سی کی تصوی کشی کرتے ہیں۔ اپنے اہل خانہ کو ک کرنے کے بعد اپنے اگلے وقت کے کھانے کے تئیں بے یقین رہ کر خود کو محسوس کرنے کے لیے گہری ری ضت کرتے تھے۔

رشی کیش، ا کاشی، دیو پ گ اور اس طرح کے د علاقے / شہر صدیوں سے ایسی روحانی ری ضتوں سے وابستہ ہیں۔

شری ارو نے سکھای کہ روح کے حصول کے لیے د کو ک کر ی و یاگی بن جا ضروری نہیں ہے۔ اس کے عکس انھوں نے کہا کہ روحانی بلندی کا اعلیٰ ین امتحان د ، د وی تعلقات اور واقعات کو سکون اور صبر سے تتنے، بیرونی اور ا رونی وجود کو مربوط کرنے اور ہم آہنگی اور صبر قائم ر کی صلا ت ہے۔ ہر سالک کی ز گی اور حالات اس کی تیز رفتار نشو و کا تعین کرتے ہیں اور اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ذمہ داریوں سے د داری کے بجائے انہی حالات میں اپنی قی اور خوشحالی کو یقینی بنائے۔ ای شخص کی ز گی کے تمام پہلو ضمیر کے اظہار کے طور پ تیار ہوتے ہیں۔ خا ان، کارو ر، دو اور معاشرتی تعلقات وغیرہ مضبوط شخصیت اور اعلیٰ دری فت پ اث ڈالتے ہیں۔ ارو کا وژن مثبت روحا کی راہ تھا۔ یہ روحانی نشو و کے شعبوں کے طور پ ز گی کے تمام پہلوؤں کو قبول اور مربوط کرت ہے۔ ای شخص کا روحانی رویہ ز گی کے تمام پہلوؤں کو متا کرت ہے۔

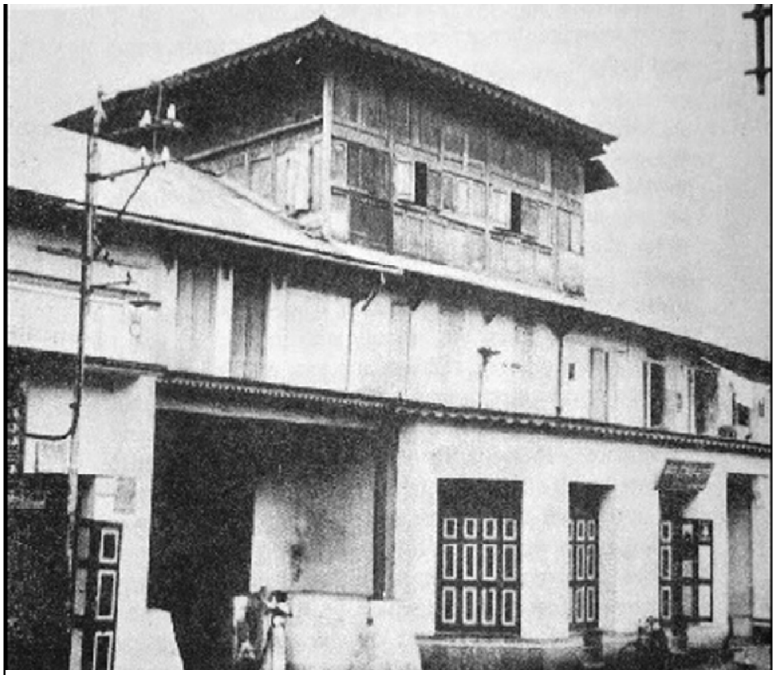

سردار مجومدار کی ٹ ودہ رہائش گاہ، جہاں شری ارو نے یوگ سادھنا کی

شری ارو اپنے یوگ کے طریق کار کو 'کامل یوگ' کہتے تھے

شری ارو کے کامل یوگ کو سمجھنے سے پہلے اس کی فلسفیانہ ی داور طریقۂ کار کو سمجھنا ضروری ہے۔اس ب میں مکمل یوگ کے یہ کو سمجھنے کے لیے یتی اصولوں کے زمرے پیش کیے گئے ہیں۔ یہاں پیش کردہ یتی اساس متعدد اغراض میں مفید ہے۔ای طرف وہ مکمل یوگ کی جامعیت میں ضم ہو جاتی ہے، جبکہ اس کے دائ ہ کار میں ا نی ز گی کے تمام داخلی اور خارجی پہلو شامل ہوتے ہیں۔ ہر یتی ی دروحا کے ای خاص پہلو کی وضا ت کرتی ہے۔پیش کردہ یتی ی دوں کے مابین ای درجہ بندی ہوتی ہے، جہاں ای یہ دوسرے پ ہوتا ہے تا کہ پیچیدہ موضوعات کو آسان تین مضامین سے سمجھا جا سکے۔ یتی ی دوں کی یہ درجہ بندی ا نی فطرت کی گہری تفہیم کو فروغ دیتی ہے جس کے ذریعے فطرت کو بہتر اور منظّم طر

سے بلند کیا جا سکتا ہے۔ان سارے اصولوں میں سے کچھ سناتن دھرم کے روایتی نقطوں سے لیے گئے ہیں اور کچھ سے قار پہلے ہی واقف ہوں گے جبکہ کچھ اصول ارو کے 'کامل یوگ' سے ماخوذ ہیں اور خاص ہیں۔ اصولوں کو سمجھنا ارو کے کامل یوگ کے اساسی موضوعات کو ا ہی کوشش میں سمجھنے میں معاون ہے۔

اس حصے کا دوسرا ب ارو کے کامل یوگ اور روایتی طریقۂ کار کے مابین مماثلت اور فرق کی وضا کر ہے۔ یہ کوشش شری ارو کے وژن کو واضح کرتی اور اسے سناتن دھرم کے پورے تناظر سے مربوط کرتی ہے۔ یہ کامل یوگ کی ی ش۔ کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ سمجھانے کے لیے ہے کہ کامل یوگ شا سناتن دھرم کے لیے آہستہ آہستہ قی کرنے کی ضروری سمت ہے کہ ا اور د اعلیٰ روشنی کو ظاہر کر سکے۔

شری ارو کے کامل یوگ کی تی: دیں

شری ارو کے کامل یوگ کی وضا کے لیے بہت سارے مصنفین نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔[1،2] یوگ کے ایسے طریقۂ کار کو بیان کرنے کی کوشش کر جو اپنے وسیع میدان کا مکمل طور پ احاطہ کر ہے، یہ ایسا ہے گو یوگ اپنے آپ کو سناتن دھرم میں ضم کر ہے اور اس کے علاوہ یہ سناتن دھرم کی حدود کو مذہب کے موجودہ طر ں، روایت اور مقاصد و اغراض کے ذریعے توسیع کر ہے۔

مثال کے طور پ شری ارو نے ہستھ آشرم اپنا اور اسی شدت کے ساتھ جو سیوں کے لیے تجو کیا تھا، اسے گھر افراد کی روحانی نشوو میں شامل کیا۔ اپنے مثبت نقطۂ کے ساتھ شری ارو واضح کرتے ہیں کہ د وی کاموں جیسے کہ کھا پکانے اور جوتے پ لش کرنے کو روحانی نشوو اور معرفت کی راہ کے طور پ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے پوری . اُت واعتماد کے ساتھ کہا کہ ''ساری ز گی ہی یوگ ہے۔''

شری ارو کے کامل یوگ کو سمجھنا اور 38 حصوں میں جمع کی گئی ان کی تخلیقات کو پ ھنا اور سمجھنا بہت . ا کام ہے، یہاں کہ ان کی مشہور تخلیقات جیسے دیویہ جیون، یوگ سمنوے، گیتا پ بندھ، مانو چکر وغیرہ کا گہرا مطالعہ بھی مشکل کام ہے۔

اس ب میں شری ارو کے فلسفہ اور یوگ سے رہ وسیع مضامین کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ قار کو کامل یوگ کو سمجھنے کے کلیدی اصولوں سے آگاہ کیے جانے کی ای کوشش ہے۔ رہ اصولوں کے تحت یتی طور پ فلسفہ اور یوگ کو ای آسان اور سہل طر سے تیار کیا یہ ہے۔

یتی طریقۂ کار کے دو یدی فوا ہیں۔ پہلا یہ کہ اصول مرت ہوتے ہیں اور دوسرا یہ کہ پہلے اصول کی ید پ دوسرا تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پیچیدگی کم ہو جاتی ہے اور اصولی موضوع کو سمجھنے میں اور پ ت در پ ت گہرائی میں جانے میں مدد ملتی ہے۔ دوسرا یہ کہ بعض اوقات یت کا موازنہ کرنے سے پیچیدہ مضامین کی زیدہ سے زیدہ سمجھ پیدا ہوتی ہے اور زیدہ تفصیلی تجزیہ ممکن ہو جات ہے۔

یتی یدوں کے رے میں حتمی نکتہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ای کامل یوگ کو سمجھنے کے لیے اہم ہے اور کچھ شری ارو کے وژن اور طریقۂ کار سے مخصوص ہیں جبکہ د سناتن دھرم سے تعلق ر ت ہیں اور کچھ سابقہ حقائق پ ہیں۔

یدی نقطۂ کامل یوگ کی ا ادیت کے لیے ای ہزار سال کی ہندوستان کی روحانی نشو و کو خارج کرنے کا دعویٰ نہیں کرت ہے۔ اس کے عکس اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے کامل یوگ کو جامع ا از میں پیش کرے، سابقہ روحانی بصیرت کو قبول کرے اور شری ارو کے مخصوص طر ں کو اجا کرے۔

شری ارو کے یدی اصول: تی اور پیچیدگی

شری ارو کے فلسفے کے ای حصے کی ارتقائی فلسفہ کے طور پ درجہ بندی کی جا سکتی ہے۔ آسان الفاظ میں سیارہ زمین پ شعور کا بتدریج ارتقا ہوا ہے۔ پتھر سے پودے ، پودوں سے جانورت اور آ کار جانور سے ا ن ت یہ ہمارے سیارے پ تی کے وسیع مرحلے رہے ہیں۔

قدرے گہری تفصیل میں جا تو وجود کے ان مراحل کی یں خصوصیات پ غور کیا جا سکتا ہے۔ پتھر صرف ای مادی شے تھا، ای غیر فعال اور مردہ شے جو ای ارب سال پہلے زمین کے ارتقا کے سلسلے کے طور پ وجود میں آ تھا۔

ای وقت ایسا آی . اس کی نشو میں اصل پودا وجود میں آی ۔ کم ترقی یافتہ پودوں کی زندگی کی ابتدائی علامات تقریباً ای ارب سال قبل ظاہر ہوئی تھیں۔ جسمانی وجود کے علاوہ کچھ اور بھی جس کی تخلیق ہوئی۔ ای پودا پیدا ہونے کے بعد بڑا ہوتا ہے اور بالآخر پہنچے کر ختم ہو جاتا ہے۔ زندگی کا ای ثبوت عیاں ہونے لگتا ہے۔

پودوں کی آمد کے بعد وہ جانوروں کی شکل میں سامنے آئے، 500 ملین سال پہلے سمندر میں تیرنے والی کم ترقی یافتہ جیلی فش۔ بندر جیسے جانور تقریباً 50 ملین سال قبل وجود میں آئے۔ پودوں کی زندگی کی توانائی ا ن و بندر میں ای بہت ہی پیچیدہ طر سے تیار ہوئی۔ ترقی اظہار وجود کا ای اہم پہلو تھا، جبکہ دوسرا خود شناسی تھا۔ ان دونوں پہلوؤں کی غیر معمولی اہمیت تھی۔

20 سے 30 لاکھ سال پہلے روئے زمین پر پہلا آدمی افر میں پیدا ہوا۔ اس مرحلے میں وہ ترقی یافتہ جانور سے زیادہ نہیں تھا۔ . ی ا ن ہوموسیپینس کی آمد تقریباً دو لاکھ سال پہلے ہوئی تھی۔ . ی ا ن کی . سے اہم نشو دماغی شعبہ تھا۔ بنیادی خود شناسی کے علاوہ تجزیاتی و استدلالی اوصاف جانوروں میں بھی ابھرے۔

شری ارو اس ترقی کو شعور کے ای ترقی پسند اظہار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ وہ اوپر بیان کی گئی ترقی کو تین مراحل میں دیکھتے ہیں: عنصر، زندگی اور دماغ۔

عنصر کائنات کی مستقل بنیاد ہے۔ اپنی غیر فعال حالت میں یہ کسی بھی داخلی حرکت اور کسی بھی توانائی کو ظاہر کرنے کی صلاحیت سے خالی آتا ہے۔ پھر عنصر نے فلسفیانہ اور سائنسی دونوں شکلوں میں وحرکت کی اندرونی خصوصیات کو ظاہر کیا۔ یہ ای اشارہ ہے کہ عنصر میں خود متحرک اظہار کے ذرات ہوتے ہیں۔

عنصر میں زندگی کی موجودگی حیاتیات کی نشو کی سطح میں اعلیٰ اصولوں کی ئش ممکن بناتی ہے۔ دماغ اور زندگی عنصر میں ہی ارتقا ی ہوئے ہیں اور عنصر میں موجود ہیں۔ یہ اونچ نیچ کو بڑھاتا ہے اور نچلے والے اعلیٰ اظہار کو محدود کرتا ہے اور اعلیٰ اصول کی خصوصیات کو بھی ای حد مسخ کر دیتا ہے۔ یہ ارتقا کی فطرت ہے۔ زندگی کے عناصر کو تبدیل کر دیتا ہے۔ احساسات، روشنی کا ردعمل، معد ت کا ب اور حاصل کردہ طاقت کی بنیاد پر ترقی، یہ سبھی عنصر کی زندگی کے ابتدائی

مظہر ہیں۔لیکن ز گی بھی عنصر میں محدود ہے۔جیسے ہی عنصر خود کو پ بند کر دیتا ہے جلد ہی قی رک جاتی ہے۔ای خاص نقطے سے پ ے ز گی کی توا ئی کم ہونے لگتی ہے اور یہ اہم اظہار ختم ہو جا ہے۔

قی کو وقت اور جگہ محدود نہیں کیا جا سکتا۔ یہ عنصر میں موجود ز گی کا سلسلہ ہے۔اسی طرح ا ن میں محسوس ہو ہے کہ دماغ اور ز گی عنصر میں ظاہر ہوئے ہیں۔ ۔ ا ن ای شخص کے تنفس، ہاضمہ اور ا بی م کی جانچ پ ل کر ہے تو یہ ت واضح ہو جاتی ہے کہ عناصر ا نوں میں ز گی کی توا ئی سے چلتے ہیں اور وہ بے ساختہ کام کرتے ہیں۔ ذہن ز گی کی توا ئی اور عناصر کی ی د کو استعمال کر ہے۔ حالا عناصر ز گی کے اصولوں اور دماغ کے اصولوں پ حاوی ہوتے ہیں۔ یہ ز گی اور موت کے سلسلے میں واضح ہے۔علم کا ذریعہ 'علم کلی' ہے جو ا نوں کے پ س ابھی نہیں ہے۔

قدرت مطلقہ، مطلق ز گی کا حتمی امکان ہے جو ا ن نے ابھی حاصل نہیں کیا ہے، کیو ا ن تین اصولوں دماغ، ز گی اور عنصر پ قابو نہیں حاصل کر پ یا ہے، لہٰذا یہ سمجھنا منا ہوگا کہ یہ تینوں اصول خود ای اعلیٰ توا ئی کے ذریعہ پیدا ہوئے ہیں، جس نے اپنے ا ر سے مندرجہ ذیل ش تخلیق کیں۔ای ی دی تخلیقی توا ئی کو عنصر، ز گی اور دماغ کا اصلی ما سمجھا جا سکتا ہے۔

ارتقا میں تضاد ابتدائی شعور کو ای قدم اور علم کی تلاش میں آگے ھا ہے۔ قی کے سفر میں شری ارو نے تین وسیع اور ے اصول، طاقت، جامعیت اور سالمیت کی شکل میں بیان کیے ہیں۔

طاقت کی رفتار شعور کی نچلی سطح سے اعلیٰ سطح ھتی ہے۔ پہلے سے سوچے گئے تین اصول عنصر، ز گی اور دماغ شعور کے تین مراحل کی ن دہی کرتے ہیں۔وسیع پیمانے پ ای ہی اصول کے اظہار کے کثیر جہتی بہاؤ۔ تی ز گی اور ز گی کی توا ئی کے حوالے سے جو اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے، اظہار کے تنوع کا تصور بھی کر سکتا ہے۔ ر شکل اور او ئی کے لحاظ سے پودوں اور حیوا ت میں وسیع پیمانے پ فرق ہو ہے۔اس طرح فطرت ہر زمرے میں اصول ز گی کو وسیع کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔

انضمام اور اکٹھا کر اعلیٰ اصولوں کی صلا یت ہے جو اپنے اصولوں سے نچلے اصولوں کو اجا کرتی اور ہر نکالتی ہے۔ ذہن غا اصول بن جا ہے، تو مثال کے طور پ ز گی کے اصول کی تیزی اور جستجو دماغ کے ذریعہ طے شدہ اخلاقی معیار کے تحت چلتی ہے۔ اس طرح شعور کی اعلیٰ سطحی روشنی ہر نچلے درجے کے اصول کو پ کیز گی، بلندی اور تغیر بخشتی ہے، یہ تبھی ہو ہے۔ انضمام کا عمل مکمل ہو ہے اور اعلیٰ اصول کی ت کے لیے ای مضبوط یدد یب ہوتی ہے۔

شری ارو کا قی کے متعلق سہ جہاتی اصول کی تشریح انوکھی اور عملی ہے۔ یہ د وی قی کی یدی بصیرت ہے جو نہ صرف ماضی کی وضا کرتی ہے بلکہ مستقبل کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ فطری طور پ سوالوں کے جوا ت کا مطالبہ ہو ہے کہ ا نوں کی مستقبل میں کیا قی ہوگی؟ یہ کیا ا ن قدرت کی آ ی منزل ہے؟

شری ارو بتاتے ہیں کہ ذہن، ز گی اور عنصر د وی قی کے یدی اصول ہیں، ا ن کی موجودہ حا کا فوری جا ہ ان تینوں اصولوں کی مکمل ہونے کی ن دہی کر ہے۔ لاکھوں سالوں سے ا ن فطرت کی نشو میں سنگ میل کی ئندگی کر آ رہا ہے، جو خود محسوس ہو ہے اور کمال کی طرف سفر کو تیز کرنے کی صلا یت ر ہے۔ خود غرضی کی خواہش ا ن میں مضمر ہے۔ ا ن اب ارتقائی عمل میں حصہ لے سکتا ہے اور اس عمل کو تیز کر سکتا ہے، اصل ز گی اور سناتن دھرم میں اسے یوگ کہا جا ہے۔

ارتقا، ا ن کی اپنے ارتقا کی خواہش، اعلیٰ تخلیقی توا ئی کی خود مختاری کے عمل میں ہے اور اس عمل نے جس توا ئی کے ذریعہ خود کو گہرے تضادات میں ڈھالا ہے وہ پیچیدہ ہے۔ شری ارو کہتے ہیں کہ ” یہ قی کی ای وجہ پیچیدگی ہے، جس نے اس اکتشاف اور تنوع کو اپنا جس کی وجہ سے بے یدچیزیں رمیں آنے لگیں۔ یہ کائنات کی خصوصیت ہے۔ اس تکثیر کے اصرار کے نتیجے میں اعلیٰ ین علم گہری جہا میں ڈوب ے۔ پیچیدگی اور ارتقا دونوں میں سے ہر ای نصف دا ہ ہے اور دونوں ای ساتھ مل کر انتہا میں داخل ہوتے اور دا ے کو مکمل کرتے ہوئے اسے مکمل ا ھیرے میں ل دیتے ہیں اور خود در فت نو کے عمل کے ذریعے اپنی اصل حا میں واپس آجاتے ہیں۔“[4،3]

ب سے اچھی بات یہ ہے کہ شری اروِ کے فلسفے، سوچ، یوگ کو جاننے کے لیے بہت سے ذرائع موجود ہیں۔ شری اروِ نے زندگی کی مختلف پیچیدگیوں کو دور کرنے کے لیے اور روحانی عروج کے لیے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ تاریخ میں ایسی مثالیں دوسری جگہ ملنا مشکل ہے۔ اس ب کے نتیجے یہ طے ہے کہ شری اروِ کی ادبی ریاضت نے ان کے خیالات کو پوری د میں عام کرنے میں اہم کردار نبھایا ہے۔

شری اروِ کے فلسفے کی یتی اساس: عروج اور زوال

ہزاروں سالوں سے معاشرے کے تمام مخصوص وہوں اور ا نی کوششوں میں فرد کی ذاتی اور معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ موجودہ حالات سے بہتر بن کی کوشش اور عظیم وت قی یافتہ ہونے کی خواہش ا نی وجود کا مستقل موضوع رہا ہے۔ د بھر کی مغربی اور مشرقی ثقافتوں میں اس کی عکاسی سینٹ اگسٹین کی ڈائریوں سے ہوتی ہے، ب اسے ن اسے داخلی ب ائی کا احساس ہوتا ہے، ت ب وہ تیاگ راج کی راہ میں ا نی خواہشات میں پھنسی ہوئی روح کی مایوسی کی عکاسی کرتا ہے۔ ہمارے وجود کے عروج اور بلند مقام تک پہنچنے کی کہانی واضح ہے۔ کوئی بھی اَ سچی عقیدت سے ن ا کے دروازے پہ جائے گا تو وہ اس کی پ انی غلطیوں کو معاف کر کے اسے ضرور سہارا دے گا۔

شری اروِ بتاتے ہیں کہ عروج کی خواہش ا ن میں فطری ہے۔ یہ ن ا کی جستجو کرنے والی روح کی کوشش ہے۔ یہ بکھرے ہوئے شعور کی بیتابی ہے جو اپنی کائناتی شکل کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ن یہ ان کی کوشش ہے کہ وہ شعور کے ب اعظم کے ساتھ دوبارہ جڑ جائے۔ یہ ا ن کی اپنے عروج کی مستقل خواہش کا راز ہے۔

مزید ب آں شری اروِ بتاتے ہیں کہ پہلے ای زوال کی وجہ سے ا ن اوپ ڑھنے کی خواہش کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ا ن ن ا ن چاہتا ہے کیو وہ ن ا ہے جو پہلی ب ر ا ن بن َ یا ہے۔ چنگاری اس شعلے سے دوبارہ مربوط ہونے کی کوشش کرتی ہے جہاں سے یہ شروع ہوئی تھی۔ شری اروِ کا کہنا ہے کہ عروج، زوال سے پہلے تھا۔

جنگل میں رہنے والے شکاریوں، غار میں آ . دلوگوں اور ابتدائی کسانوں نے اپنی ۔ قی کے لیے . وجہد کی۔ز ۔ ہ رہتے ہوئے بھوک لگنے پ خوراک، فاقہ کشی سے اجتناب، جسمانی سلامتی اور قبیلے کے تحفظ کو یقینی بنانے جیسی کوششیں سمجھ سے . لا ۔ ہیں۔آج جو کچھ ہے اس سے او پ اٹھنے کی ضرورت واضح ہے۔ کچھ بہتر چیز کی خواہش اور آ ۔ میں . سے اعلیٰ چیز کی خواہش۔ ابتدا میں اس نے ا ی معاشرتی معاہدے کی شکل اختیار کرلی، جہاں فرد مامون ومحفوظ ز ۔ گی کے . لے اخلاقی سلوک پ عمل کرنے پ راضی ہو ی۔ اجتماعی ز ۔ گی کے لیے رہنما اخلاقی خطوط معاشرتی طور پ ای ارتقائی اقدام تھے۔

شری ارو کے یوگ کے اصول: یوگ کا عمل، عروج اور زوال

شری ارو کے یوگ کے اولین ۔ یدی پہلوؤں میں سے ای عروج اور زوال کا دوہرا اصول ہے۔ . . روحانی سالک شعور کی اعلیٰ سطحوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ا ی اعلیٰ طاقت اس عمل میں ان کی مدد کرتی ہے۔ یہ دوہرا عمل ہے جو سالک کی ۔ قی میں مدد کر ۔ ہے۔

ا نوں نے ہزاروں سالوں سے کوشش کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو ۔ قی دے سکے۔ وہ فطرت کا قیدی ہے اور اس کی داخلی فطرت کو دور کرنے کی اس کی کوششیں ای قدم آگے . ڑھانے اور پھر پیچھے ۔ کا عمل رہی ہیں۔ . کوئی ۔ ۔ آگسٹین کی ڈا ی پ ڑھتا ہے تو ا نی فطرت کو مقدس کرنے کی . وجہد کو واضح طور پ دیکھ سکتا ہے۔ اس سفر میں رکاوٹوں سے واسطہ پ ۔ ہے، اس کے بعد تھوڑی بہت ۔ قی ہوتی ہے اور پھر زوال کی مایوسی ہاتھ لگتی ہے۔ ہم میں سے جن لوگوں نے غصے، ہوس، لالچ، حسد اور اسی طرح کی ۔ یدی جبلتوں پ قابو پ نے کی کوشش کی ہے وہ اس راہ کی مشکلوں کی تصدیق کر ۔ ہیں۔

ا ن کی ہر کمزوری صدیوں کی فطری عادات کی ئندگی کرتی ہے۔ شری ارو وضا ۔ کرتے ہیں کہ جن عملی پہلوؤں کو آجکل کمزوری سمجھا جا ۔ ہے، پہلے وہ ا نی ۔ قی وبقا کی ضروری علامات سمجھے جاتے تھے۔ مثال کے طور پ . . ہم غصے کا جا ئ ہ ی ۔ ہیں تو ہمیں جلد ہی احساس ہوجا ۔ ہے کہ غصے کے ساتھ غصے کے ۔ . ت کا خاتمہ ا نی ز ۔ گی کا ای لازمی رجحان ہے جیسے حال ہی میں چند ہزار

سال پہلے ہوا تھا. ا ن جنگل میں رہتا تھا۔تو ا ن میں پ واز اور لڑائی کی جبلت کی کمی اسے جنگلی جانوروں کا شکار بنا دیتی تھی۔آج معاشرتی ڈھانچے کی تبد کے ساتھ جہاں. اہ را جسمانی خطرہ تقریباً مکمل طور پ ختم ہو چکا ہے ا نی پ واز اور لڑائی کی جبلت میں میم . قی ہے۔اس یہ کے ساتھ ا کے عملی پہلوؤں کو اخلاقیات کی عینک سے نہیں دیکھا جا جو اچھائی اور . ائی کے پہلوؤں کی الگ الگ تعریف اور مذمت کر سکتی ہے۔طرز عمل کے ہر طر کو تو تقوی دی جانی چاہیے پھر ا نی قی میں تعاون کے لیے اس میں میم کی جانی چاہیے۔

ا نی ز گی کو روشنی کی طرف . ڑھنا ہے۔ . ا ن اپنی تمام توا ئیوں کو جمع کر کے انھیں کسی اعلیٰ مقصد پ مرکوز کرت ہے، تو یہ شعور کی اعلیٰ ین منزل پہنچنے کا عمل ہے اور یہی ''عروج کا عمل'' ہے۔

ا نوں کی ان کوششوں کو کائنات سے جوا . ت اور مختلف آرا ملتی ہیں۔سالک کو . وجہد اور . ی میں تنہا نہیں چھوڑا جا ۔اسے کائنات سے مدد ملتی ہے جو اس کے عملی عروج میں معاون ث . ہوتی ہے۔یہ ا کا فضل ہے جو کائنات سے ملتا ہے۔

یہاں دو قسمیں ہیں . ڑی اور مشکل، جو ا کیلے ان کی کیب کو متا ث کر سکتی ہیں، جو ہماری کوشش کا مقصد ہے۔ای خاص اور غیر متزلزل شہ، جو نیچے سے خواہش کا اظہار کرت ہے اور او پ سے اعلیٰ و افضل جواب دیتا ہے۔

شری ارو کے کامل یوگ کے اصولوں میں سے پہلا یہ محسوس کر کہ قی ای راہ ہے۔ جسے حاصل کرنے کے لیے ہم فطرت کی اعلیٰ طاقت سے فریاد کر ہیں، انھیں فوراً مدد مل جاتی ہے جو اسے حاصل کر چاہتے ہیں۔

شری ارو کی روحانی ساتھی شری ماں نے اشارہ کیا ہے کہ ا نی کوششوں کے ساتھ ساتھ ا نی ز گی میں بہت سی ا نی کمزوریوں پ قابو پ بھی مشکل ہو سکتا ہے۔ . یوگک قوت ا ط پ یا اور تبدیل ہونے لگتی ہے تو بہت سی مشکلات کا سامنا کر پڑ سکتا ہے۔ری ضت و سلوک کے لیے خود کو روحانی طاقت سے وابستہ کر ، کئی جنموں کی قی کا پھل ہے جو ا ن کو ای ز گی میں مل جا ہے۔

شری ارو کے مکمل یوگ پ عمل کرنے والے کچھ سالکوں نے غیر متوقع طر سے آنے والی مدد کو محسوس کیا ہے۔ شری ارو آشرم میں رہنے والے ای بنگالی سالک نے ای ر بیان کیا کہ . . اس نے مچھلی کھانے کی لالچ سے چھٹکارا پ نے کی دعا کی تو ای صبح اسے احساس ہوا کہ اب وہ اس ڈش کی طرف راغب نہیں ہو ہے۔ اسے اس سے قدرتی علاحدگی کا احساس ہوا۔ ابھی حال ہی میں ای نوجوان لڑکی جو چاکلیٹ کی عادی تھی، جس کی وجہ سے اس کا وزن لگا ر .ڑھتا جا رہا تھا۔ کچھ ہفتوں کی دعاؤں کے بعد اس کی چاکلیٹ کھانے کی بے لگام خواہش . لکل ختم ہوگئی۔ روحانی ز گی کے ابتدائی مراحل میں ہر سالک ایسی پ بندیوں، خواہشات اور پیشین گوئیوں کے ساتھ . وجہد کر ہے، جو قی کے لیے موزوں ہیں۔ . . کوئی شخص کسی مسئلے کے حل کی شدت سے خواہش کر ہے اور اس کی فطرت خالص ہوتی ہے اور قی کے لیے روحانی قوت کے ول کو ممکن بناتی ہے تو سفر بہت آسان ہوجا ہے۔ عروج وزوال کا اصول عروج وزوال کے تکونوں کے ساتھ ہی شری ارو کی روحانی علامتوں میں دکھا ی ہے۔

ا   ن کو سمجھنے کے اصول جسمانی، موت وحیات، ذہنی اور روحانی سفر سے بھی ہو کر رتے ہیں

. . ہم ا   ن کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ مختلف قسم کے کام، حیاتیات، نفسیات، معاشیات وغیرہ کے مختلف شعبوں کے پیچیدہ اور . ہم مربوط افعال کا بے شکل وسیع سلسلہ معلوم ہو ہے۔ شری ارو نے ا   ن کے چار مختلف حصوں کی   ن دہی کی، جو مل کر قی اور کمال کو . دفراہم کرتے ہیں۔ اس اصول کا ای حصہ پہلے ہی تیتریہ اپنشد جیسے صحیفوں میں مذکور تھا۔ شری ارو نے اس پ مز ی   ئنی کی اور اسے موجودہ سالکین کی ضرورت کے مطابق بنا ی ۔

جسم ہمارے وجود کی . دکی   ئندگی کر ہے۔ جسم کی مضبوطی اور کمال یوگ کی مستقل مشق کے لیے لازمی ہے۔ روحانی قوت جو خواہش کے جواب کے طور پ ملتی ہے اسے ای مضبوط . دکی ضرورت ہوتی ہے۔ سناتن دھرم میں اس ضرورت کو بخوبی محسوس کیا ی تھا اور جسم کو مضبوط بنانے کے لیے ہٹھ یوگ کا ای مکمل   م تیار کیا ی تھا۔ ہٹھ یوگ آسنوں کے ذریعہ جسمانی سا   میں لچک پیدا کر ہے اور

پا یم کے ذریعہ ا بی اور سانس کے م کو تقوی پہنچا ہے۔ روایتی ادب میں اس کو ’’انمے کوش‘‘ (بھوجن میان) کہا جا ہے۔ مکمل عروج کے لیے تن من کا صحت مند ہو ضروری ہے۔

شری ارو کے مکمل یوگ میں جسمانی طاقت اور لچک کو اہمیت دی گئی ہے اور جسمانی وجود کا ذکر کیا ی ہے۔ ا نی شخصیت کا ای دوسرا پہلو ہے روحانی جسم جو ہمارے ت سے جڑا ہوا ہے اور روحانی نشو و کے لیے اسے سمجھنا ضروری ہے، روایتی ادب میں اسے ’پ انمے کوش‘ کہا جا ہے۔ خوشی، غم، غصہ، سخاوت، لالچ، پ ہیزگاری جیسے ت ہماری شخصیت کے اس پہلو سے ہیں۔ علم کے میدان میں اس کی دوہری حیثیت ہے۔ ہمارے وجود کا یہ حصہ مضبوط اور مثبت ہو ہے، تو ہم د کو فتح کرنے کے لیے پ جوش اور متحرک ہوتے ہیں، لیکن یہ پہلو کمزور ی غیر مطمئن ہو ہے، تو ہمارے لیے ز گی مشکل ہوجاتی ہے جو داخلی ا رکا بن جاتی ہے۔ کسی بھی روحانی سفر پ جانے سے پہلے ان ت کو صاف ستھرا کر اور پ سکون بنا ضروری ہو ہے۔ روایتی ادب میں یہ ’’پ انمے کوش‘‘ (توا ئی میان) کے م سے جا جا ہے۔ شری ارو نے اس حصے کو حیات و موت کی طاقت قرار دی ہے۔

ا نی شخصیت کا تیسرا ا پہلو ذہن و دماغ ہے۔ ا نوں میں یہ سے اہم عنصر ارتقا کے ذریعہ ظاہر ہوا ہے۔ ا ن کی سوچنے کی صلا یت نے اسے اس کرۂ ارض پ یں کر دی ہے۔ تجزی تی و استنتاجی قوت استدلال، قوت امتیاز، دانش مندی سبھی اوصاف دماغ سے وابستہ ہیں۔ ہمارے خیالات کی ابتدائی تفتیش سے پتہ چلتا ہے کہ زی دہ افراد ز گی میں اپنے خیالات پ قابو نہیں ر ہیں۔ اَ کوئی شخص اپنی ز گی روحانی عبادت/سادھنا کے مطابق چاہتا ہے تو پھر دماغ پ قابو حاصل کر ضروری ہے۔ روایتی ادب میں اسے ’’منومے کوش‘‘ (مانس میان) کہا جا ہے۔ شری ارو نے اسے ’’ذہنی طاقت‘‘ کے طور پ تفصیل سے بیان کیا ہے۔

مادی طاقت، موت و حیات کی طاقت اور ذہنی طاقت، یہ تینوں چیزیں ا ن کے حقیقی اور اہم عنصر ہیں۔ یہ تینوں ای دوسرے سے وابستہ ہیں، ای میں کوئی خاص تبد دوسرے دو کو متا کرتی ہے۔ یہ سمجھنا آسان ہے کہ جسمانی طاقت، یعنی جسم کسی بھی بیماری سے متا ہو ہے تو تی اور ذہنی پہلوؤں کا عمل بھی ل جا ہے۔ اسی طرح کوئی بہت زی دہ تی ہو

ہے تو ذہن میں کوئی بے چین کرنے والے خیالات، ان کو روکنے کی کوشش کے ۔ وجود بھی، مسلسل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ ا ن کے تین ۔ دی ا۔ ا کی فطرت ہے۔

ان تینوں کے علاوہ شری ارو ہمارے وجود کے چوتھے حصے کی ن دہی کرتے ہیں۔ یہ ا مستقل ۔ لذات جو ہر ہے۔ پورن یوگ میں اسے مافوق الفطرت طاقت کہا جا ہے۔ یہ ہمارے ا ر چھپا ہوا ا خفیہ عنصر ہے، جو ۔ قی تینوں کی طرح نہیں آ ، یہ وہ خفیہ عنصر ہے جو ہماری ز گی کا خفیہ ڈرائیور ہے۔ یہ ا آسمانی چنگاری ہے اور ہماری ز گی اور حالات کو تمام اہم طر ں سے متا کر ہے۔ سناتن دھرم کے مطابق ہماری پیدائش کا ۔ دی مقصد ہماری روح کی نشو و ہے۔ مافوق الفطرت وجود ا خاموش صوفیانہ عنصر ہے جو ہمارے ۔ میں چھپا ہوا ہے اور ہمارے ا ر گہرائی میں موجود ہے۔ یہ جسمانی اور حیات و موت کی طاقت کو متا کر ہے اور انھیں اعلیٰ مقصد کی طرف لے جا ہے۔

''مافوق الفطرت طاقت'' ۔ سے او سچائی ہے، ۔ ۔ کسی فرد کی فطرت میں دھوکہ دہی اور فر ۔ ہو ہے تو مافوق الفطرت طاقت خفیہ ہی رہ جاتی ہے اور ہمارے ۔ ۔ ت و افکار کو متا نہیں کرتی ہے۔ کمتر فطرت کا مسلسل لگاؤ مافوق الفطرت طاقت کو ر ۔ دلوں میں چھپا دیتا ہے، ۔ ۔ ا ن سچائی، خوب صورتی، د اور ایسی ہی د اعلیٰ اقدار کے ساتھ روحانی ز گی ا ار ہے تو پھر مافوق الفطرت طاقت ہماری ز گی کو متا کرتی ہے اور ہماری ز گی کے ا اعلیٰ مقصد کے تئیں رہنمائی کرتی ہے۔ شری ارو کے کامل یوگ کو سمجھنے کے لیے شخصیت کے چار پہلو (مادی طاقت، موت و حیات، ذہنی طاقت اور مافوق الفطرت طاقت) اہم ہیں۔ دراصل ۔ ۔ ہم ہر فرد کو ا اکائی کی حیثیت سے دیکھتے ہیں تو یہ سچ ہے کہ اس کے حال کو دیکھ کر محسوس ہو ہے کہ وہ ا ایسی شخصیت ہے جس کی ق کے مختلف مراحل ہیں جو طرح طرح کے طرز عمل کو ممکن بناتے ہیں۔

ا نی مزاج کو سمجھنے کے اصول: مسک، راجسک اور ساتوک

ا نی فطرت اور طرز عمل متنوع ہیں، بہت سارے افراد حساس، مشتعل مزاج اور فراخ دل وغیرہ ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوسروں کو مصیبت میں دیکھ کر خوشی اور

اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ کچھ حسد اور ت سے بھرے ہوئے، جبکہ کچھ بے چین اور لالچی ہوتے ہیں۔

یہ اصول ا نی فطرت کے وسیع سلسلے کو سمجھنے کے لیے کارآمد ہیں۔ مزی ۔ آں ۔ ۔ کوئی یہاں بیان کردہ خصوصیات کے مطابق اپنے طرزِ عمل کا جا ٔہ ی ہے، تو اسے ق ی اور خود کی بہتری کے مواقع ملتے ہیں سانکھیہ فلسفہ میں کہا ی ہے کہ یہاں تین ڑی خوبی (مزاج) ہیں: تمس، راجس اور ستو۔

تمس ای ایسا لفظ ہے جو گہرائی، ریکی اور دھندلے پن کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہو ہے۔ جہاں ق ی تبدیل کرنے کی ای قطعی اہلی ہے۔ جسم میں تمس کی عکاسی سستی، دھیما پن، ضرورت سے زی دہ دوڑ بھاگ اور معمول سے زی دہ نیند کی صورت میں ہوتی ہے۔ ت میں تمس کا اظہار غصے، سستی، اچھل کود، ست رفتاری اور مستقل منفی طرزِ عمل میں ہو ہے۔

مس ذہن میں سوچ کی تنگی، سخت خیالات کی زی دتی، مستقل شکوک وشبہات، بے اعتمادی اور مستقل مایوسی وغیرہ جیسی صورت حال جھلکتی ہے، اس طرح تمس ہماری پوری شخصیت کو متا کر ہے۔

راجس پ جوش خواہش، بہ، غرور، تکبر، ظلم، غصہ، منافقت، حسد، تعظیم وغیرہ کو ظاہر کر ہے۔ ای طرف راجس وحر اور توا ئی کی ن دہی کر ہے۔ دوسری طرف یہ دی طور پ کمتر فطرت کے ذریعہ قابو کیا جا ہے۔ جسمانی سطح پ راجس مستقل حر ، کھا اور لباس کے بے ساختہ احساسات، گو سے لطف ا وز ہونے کی خواہش، فرد کے اختیار اور طاقت کا فخر کے ساتھ اظہار کر ہے۔ یہ راجس نوعیت کی علامتیں ہیں، راجس ذہن لمبے وقت کسی موضوع پ توجہ مرکوز ر سے بے چین ہوجا ہے، راجس مزاج کی یہ خصوصیات ان توں کا اشارہ کرتی ہیں کہ راجس کی توا ئی اور رفتار روحانی سالکین کے لیے واقعی مفید ہے۔ وہ خاص طور پ ا رونی ق ی میں مددگار نہیں ہوسکتی۔ کہ وہ کسی اعلیٰ، خالص اور بلند مقصد کی طرف نہ لے جا ۔ راجس مزاج زی دہ ا نوں کی ای ں خصوصیت ہے۔

'ستو' امن، روشنی، سکون، علم، توازن اور م جوشی کا مزاج ہے۔ یہ فطرت آہستہ آہستہ ق ی کرتی ہے۔ ہم آہنگ، خاموش، پ سکون، رحم دل، فراخ دل اور شکر ادا کرنے والا، ساتوک آدمی

اپنی ز گی کو ا خاص مزاج کے ساتھ ار ہے۔ساتوک افراد کی قی میں حالات کے ا ڑ ڑھاؤ ملتے ہیں۔یہ فطرت روحانی نشوو کے لیے سے زیدہ مددگار سمجھی جاتی ہے۔

شری ارو اشارہ کرتے ہیں کہ ہر شخص کے ا رحالات کے ا رپ ڑھاؤ کے مطابق تین خصوصیات ہوتی ہیں۔تمس، راجس اور ستو۔روحانی سالک کے لیے ساتوک رجحان کے حوالے سے شخصیت کے تمام پہلوؤں کو مد رکھنا ا اہم قدم ہے۔جیسے راجس اور تمس مزاج کا کم کر ،جسم، ت اور دماغ کو زیدہ ساتوک بنا ۔یہ عمل بیرونی فطرت اور داخلی وجود کو بہتر بنانے میں معاون ہے۔

متوقع راستے قی کرنے کے بعد ا وقت ایسا آ ہے، سالک کو تینوں خصوصیات کی حدوں سے ہر اپنی فطرت کی نشوو ممکن لگتی ہے۔اس حا میں سالک تینوں خوبیوں سے ماوراہو کر ان کا جامع (ی) ہوجا ہے۔یہ ا روح ہے جو فطرت سے آزاد ہے۔

وجود کو سمجھنے کا اصول: مجسم اور غیر مجسم

م اور شکل زیدہ ا کی حقیقت کی اساس ہوتی ہے، ہم کسی خاص شے کے رے میں سوچتے ہیں تو فوراً اس سے متعلق ش اور ر جیسی خصوصیات ہمارے سامنے آ شروع ہوجاتی ہیں۔اسی طرح ہم کسی شخص کے رے میں سوچتے ہیں، اس کا م، ر روپ اور اس کے بولنے کا طر ہمارے ذہن میں آجا ہے۔ ہم اپنے رے میں بھی سوچتے ہیں تو ہماری شکل، جسم اور شنا دکھائی دینے لگتی ہے۔

حالا د اور ا ن دونوں ہی اپنی بیرونی شکلوں محدود نہیں ہیں۔بیرونی شکلوں کے پیچھے ا ڑی حقیقت ہے۔ا ن کے معاملے میں مادی شکل، جسم صرف ظاہری صورت ہے۔ ت، خیالات، محرکات وغیرہ اس کی بے دشخصیت کی تشکیل کرتے ہیں، جبکہ کسی شخص کی بیرونی شکل میں وقتاً فوقتاً معمولی تبدیلیاں بھی آسکتی ہیں۔ان کی بے شکلی خود دی تبدیلیوں سے رتی ہے، پھر بھی پوشیدہ ہی رہ جاتی ہے۔اسی طرح مذہب اور اس سے وابستہ عقا کے معاملے میں لوگ کہتے ہیں کہ عبادت بھلے ہی کسی مورت (پتھر کی تصو) کی ہو رانہ والے پجاری دیو کا نمونہ ہیں۔یہ تمام مذاہب کا مشترکہ عقیدہ ہے۔وہ قوتیں

جود میں کام کرتی ہیں اورا نی تقد یر کی تشکیل کرتی ہیں وہ بے شکل ہیں، وہ ان افراد پ کام کرتی ہیں جو فطرت میں قابل قبول اور ب اثر ہیں۔ ہم آہنگی اور ت قی کے لیے کچھ قوتیں مددگار اور مثبت ہوتی ہیں، جبکہ کچھ قوتیں ا نی روحانی نشو و کے لیے ا ادی طور پ معا انہ ہوتی ہیں۔ یہ پہلو بھی بیشتر روحانی وضبط کو سمجھنے کے لیے اہم ہے جس میں شری ارو کا مکمل یوگ بھی شامل ہے۔

ا نی فطرت کو سمجھنے کا اصول: داخلی اور خارجی وجود

ا نی وجود کے حیران کن تضادات میں سے ای ہے وسیع وعریض فاصلہ، جو اکثر م نہاد سادھو، مذہبی روحانی لوگوں کے قول وفعل کو الگ کرت ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ تشہیر کے وقت اخلاقیات موجود ہیں لیکن عملی شکل میں غا ب ہوجاتی ہیں۔ اسی طرح ایما اری اور سچائی پ عمل کرنے میں الفاظ اور عمل میں فرق ہوت ہے۔ سچ یہ ہے کہ ای مبصر نے محسوس کیا کہ دوہرے معیار کا یہ مسئلہ نہ صرف دوسرے میں بلکہ فرد کے اپنے ا ر بھی پھیلا ہوت ہے۔ روزمرہ کی ز گی میں کسی شخص کے اعلیٰ ت ین معیار کو عملی جامہ پہنا مشکل ہے۔

یہ ان پہیلیوں میں سے ای ہے جو ا ن کو صدیوں سے پ یشان کر رہی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ای کے وجود کی تقریباً دو ش یں ہیں۔ ا رونی اور بیرونی۔ وجود کی بیرونی شکل خواہشات، ا ، معاشرت اور حالات کے ز یا اثر ہوتی ہے۔ یہ ہمارا حصہ ہے۔ لالچ، حسد، مسابقت، موازنہ، عزائم وغیرہ ظاہری وجود کے حامل ہیں۔ لہٰذا ہمارے جسم کے ساتھ وجود کے ب یدی وسائل بے چین ذہن اور پ جوش ب ت کے اظہار کے ای ذریعہ کی شکل میں مستقل اپنی شنا ت قرار رکھے ہوئے ہیں۔ خارجی شخصیت جہا ت اور آلائش سے بھری پ ی ہے۔

اس خارجی شخصیت کے پیچھے ہمارا داخلی وجود ہے۔ یہ ا رونی شخصیت ہی ہے جو اکثر ہمیں اپنے اخلاقی اور روحانی افکار و یت کی عکاسی کی ت غیب دیتی ہے۔ یہ ہمارا وہ حصہ ہے جو ہمیں اپنے اعلیٰ مقصد سے جوڑت ہے جو ہمارے لیے بہترین ہوسکتا ہے۔ یہ وہ کمپاس ہے جو ہمیں جان بوجھ کر غلط کام کرنے سے روکتا ہے۔ وجود کی یہ سطح ہمارے ا رموجود الوہی چنگاری کے رابطے میں ہے۔ روحانی کاوشوں سے ا رونی فطرت آہستہ آہستہ آسانی، سکون، مساوات وغیرہ حاصل کرسکتی ہے۔

. . کوئی ہندوستان کے بہت سارے سنتوں کی ز گیوں کی تحقیق کر ہے تو ایسے لوگوں کی مثالیں دیکھنے کوملتی ہیں جو ا طویل عرصے ا رونی شعور ائی شعور میں رہتے تھے۔ ما آ مئی بھی ا ایسی ہی پ اسرار سادھوی تھیں۔ان کی ز گی ایسی . قاعدہ مثالوں سے بھری ہوئی ہے جہاں وہ اپنے داخلی شعور میں کھو گئی تھیں اور ان کے شا دانھیں منا . وقت پ کھا کھلانے کا اہتمام کرتے تھے۔ماں آ مئی بیرونی جسم سے بے خبر تھیں اور وہ ا رونی شعور میں گم تھیں۔

ا اکھنڈ ہمالیہ سے پوری د میں اپنی پہچان بنانے والے سوامی رام نے بھی امریکہ کے سائنس دانوں کے سامنے اپنی داخلی طاقت کے دم پ کئی حیرت انگیز کار مے کر کے دکھائے۔ . . ا بیدار کوشش نہیں کی جاتی . ا ا ایسی ز گی جیتی ہے جس میں وجود کی داخلی اور خارجی سطح ا دوسرے سے جاتی ہے ۔ا دوسرے کے بہت ہی کمزور ی ہوتی ہے۔اس لیے شخص کا خارجی مزاج بھو انکما وٹی لگ سکتا ہے جبکہ وہی شخص کبھی کبھی بیدار اور سمجھداری بھرا مزاج بھی دکھا سکتا ہے۔

ا تم یوگ غور وفکر، مشقت اور داخلی و خارجی شخصیت کے مابین شعور پیدا کرنے کا راستہ ہے۔ یہ . قاعدگی سے بیرونی طرز عمل کا جا ہ کے ساتھ ساتھ ہماری فطرت کی کو ہیوں کو پہچاننے اور اعلیٰ داخلی تجربے کے لیے اسے تیار کرنے کی سمت میں کام کرنے کا عمل ہے۔ہمیں اپنے دماغ کو پ سکون اور مستحکم رہنے کی دیتا ہے جو عام طور پ ان گنت خیالوں میں گم ہوجا ہے۔ ہمارے . ت اور خود اطمینانی ہمارے ارد دا ر کی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ اعلیٰ طاقت کی طرف . ھنے کے لیے بندھنوں سے دور ہوکر ہمیں ان کو بہتر کرنے اور روکنے کی ضرورت ہے۔ ا ، خواہش، غصہ، آرزو، لالچ اور اس طرح کے دوسرے کمزور فطری عناصر کو آہستہ آہستہ تبدیل کر ہوگا کہ ہماری بیرونی فطرت کو ہم آہنگی، سخاوت، پ کیزگی، شکر اری جیسی عظیم خوبیوں سے بھرا جا سکے۔

ا نی فطرت پیچیدہ ہے اور اسے اعلیٰ سانچے میں ڈھالنا بہت مشکل ہے۔اس کی بیرونی فطرت کو ا رونی روشنی سے . لنا مستقل روحانی کاوش سے ہو ہے۔ جیسے ہی بیرونی فطرت

تبدیل ہوتی ہے، داخلی ترقی کے لیے ایک مضبوط حمایت حاصل ہوتی ہے، جو اعلیٰ روحانی تجربات کا باعث بنتی ہے، جو اس وقت بیرونی فطرت کو تخلیق کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ ابتدا میں خارجی شعور اصلی معلوم ہوتا ہے اور داخلی شعور غلط لگتا ہے۔ جیسے جیسے سالک ترقی کرتا ہے، اندرونی شعور مزید درست ہوتا جاتا ہے اور بیرونی شعور بھاری چولے کی طرح لگنے لگتا ہے۔ بیرونی فطرت اکھڑ ہوتی ہے اور پہلے کے سلوک کے برابر دکھائی دینے کی وجہ سے یہ ایک طویل عمل ہوتا ہے۔ البتہ آہستہ آہستہ تبدیل ہوجاتا ہے۔

کے لیے داخلی فطرت اور بیرونی فطرت کے مابین رابطہ قائم کرنا ایک بڑا اقدام ہوگا۔ معنی خیز پیش رفت کرنے کے لیے نفسانی جبلتوں کو نظرانداز کرکے کچھ غلط کام نہ کرنا ایک آسان اور مکمل اقدام ہے۔

انٹیگرل یوگ میں مراقبہ کرنا ایک عام رواج ہے۔ شری ماں اور شری ارو نے اس کے لیے بہت سی تکنیکیں ایجاد کی ہیں۔ ہم جو سب سے اہم اصول جس پر دھیان دیتے ہیں وہ ہے دن بھر مراقبہ کی حالت برقرار رکھنا۔ مراقبہ کے وقت صرف سکون، استحکام اور مساوات ہی کافی نہیں ہیں۔ ان کو اپنے کاموں اور روزمرہ کی پریشانیوں کو حل کرنے کے لیے بھی ان کا استعمال کرنا چاہیے۔ ابتدا میں یہ کام مشکل معلوم ہوسکتا ہے، لیکن ہماری بیرونی فطرت میں اسی طرح تبدیلی آتی ہے۔ یہی تبدیلی انٹیگرل یوگ کا اصل مقصد ہونے کے ساتھ اسے منفرد بھی بناتی ہے۔

خواہش کی راہ میں مشکلات ہمارے اپنے جسمانی، روحانی اور ذہنی حصوں سے آتی ہیں۔ ایک مدت کے بعد جسم کو دیرینہ عادات اور اپنی پہلی حالت کی تبدیلیوں کو برقرار رکھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک روحانی سالک کے سفر میں جو سب سے عام چیز ہوتی ہے وہ ہے صبح اٹھنے کا عزم کرنا۔

کچھ ہی دنوں میں ہمارا جسم اس کی مخالفت کرنا شروع کردیتا ہے اور روحانیت کے متلاشی کو صبح کے معمولات کو ٹھیک کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہماری روح (بنیادی اور توانائی بخش) اپنا مزاج بدلتی ہے۔ یہ خوشی، صبر، ترقی کی تلاش کرتی ہے۔ روحانی ترقی کے اہم پہلوؤں کو ایک مثال کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنے ۔ ت پر قابو رکھنا چاہیے۔ یہ ای مشکل عمل ہے۔ ہماری متحرک جبلتیں جو رولر کوسٹروں کے لیے استعمال ہوتی ہیں، انھیں اب تبدیل کر ، پرسکون اور ای حا میں ۔ قرار ر کی ضرورت ہے۔ یہ بہت مایوس اور بوجھل معلوم ہوتا ہے، اسی طرح ہمارا دماغ بھی تبد کو قبول کرنے میں دشواری کا سامنا کرتا ہے۔

روحانی کام کسی کے بھی شعور میں توسیع اور کسی مخالف نقطۂ کو بغیر کسی ا کے قبول کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ جسم حر ی ہے اور دماغ ۔ لتا رہتا ہے، اس طرح ہٹ دھرمی کو چھوڑ ۔ بہت ضروری ہے۔ ہماری قوت ارادی ہماری فطرت میں بتدریج تبد لاتی ہے۔ ہم جتنے ۔ قدم ہوں گے اتنی ہی تبد ممکن ہے۔ آہستہ آہستہ ہمارا جسم تی کرتا ہے اور روحانی سرَ می کی ای معاون ۔ دبن جاتا ہے۔

اسی طرح دماغ وقت کے ساتھ پرسکون رہتا ہے اور متوازن سلوک کا اظہار کرتا ہے۔ یہی وقت کے ساتھ ساتھ روحانی نشو ہے، لیکن ابتدا میں روحا کے سالکین کے لیے جسمانی، روحانی اور ذہنی فطرت سے پیش آنے والی مشکلات کو دور رکھنا بہت ضروری ہے۔

خودسپردگی

روحانی سفر اپنی نوعیت میں ۔ لکل مختلف ہے۔ یہ ای مقصد ۔ سفر نہیں ہے، جس میں کسی کو اپنی کامیابی کے لیے متعدد منزلیں طے کرنے کی ضرورت ہو۔ اپنی ز گی کے اہداف میں ہم منزل کو ۔ دبنا کر اہداف طے کرتے ہیں۔ مقررہ عہدوں کا حصول، کاروں کا مالک ہو ، قیمتی زیورات ۔ وغیرہ ۔ مقصد ۔ کام کی تلاش ہے، جس کی ای مستقل اور واضح منزل ہے۔ روحانی نقطۂ سے کوئی بھی اس طرح کے اہداف کا تعین نہیں کرسکتا، کوئی بھی مکمل سکون کے حصول کا ارادہ نہیں کرسکتا۔ کسی خاص طر کے ذریعے تلاش خودی نہیں کرسکتا۔ یوگ سادھن ای عمل ۔ مشق ہے نہ کہ مقصد ۔ سفر۔

کسی بھی روحانی مشق کا نتیجہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہوتا، زیدہ اس کا انحصار ہمارے موجودہ م پر ہوتا ہے۔ ہر شخص کی تی کی حا مختلف ہوتی ہے۔ یہاں کہ ای دوسرے

سے . لکل مختلف ہے۔کسی بھی نوعیت کوتبدیل کر ا ی طویل مدتی کام ہے۔د ینہ پ یشانیوں کی جگہ روحانی سالک تکرار اور پ انی فطرت کودر یفت کر ہے۔

ا ن کی روحانی " قی کا سفر ذاتی ارتقااوراعلیٰ درجے کی روشنی " پہنچنے کا سفر ہے۔جبکہ سائنسی طور پ اس کوکوشش کے نچلے حصے میں ر " ہوئے " قی کا م د ی ہے۔جہاں تبد آئے گی، وہاں " قی ہوگی،لیکن روحانی سالک کے لیے . سے بہتر طر یہ ہے کہ وہ تبد پ یقین رکھے۔" قی کے لیے مدد کے حصول کی خاطر اعلیٰ طاقت کے حضور ذاتی سطح پ خودسپردگی کریں۔فنائیت کی رفتار شری ارو کے لازمی یوگ کے ی دی ڈھانچے کا حصہ ہے۔خواہش، فنائیت اورخودسپردگی کی سہ جہتی تی اساس۔

" ی " کے اصول: گہرائی میں ا " ،افق کی توسیع کر ،روح کو ہلکا بنا اوران سبھی کو یکجا کر

ذاتی روحانی پیش رفت کے عمل میں " قی کی تین جہتیں ہیں۔آسان الفاظ میں اس کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ خودکوگہرائی میں ا " ر ،اپنے کوآس پ س کی د ومافیہ سے . " رکھنا۔ اس طرح " قی کی یہ دقیق ا ادی آفاقیت سے وابستہ ہے۔

گہرائی میں ا "

ا ی شخص اپنے شعور میں اور گہرا، بہت گہرا ہوسکتا ہے . " کہ اسے اپنے ا رکی الوہی روشنی کا ادراک نہ ہوجائے۔ ہماری جسمانی، روحانی اور ذہنی شخصیت کے پیچھے آسمانی روشنی ہے۔ شری ارو کے یوگ کا ذکر مافوق الفطرت روشنی کے طور پ کیا ی ہے۔ یہ مافوق الفطرت روشنی جسمانی، روحانی اور ذہنی کیفیت کی مدد کرتی ہے۔ یہ ا ی ساتھ مل کر ا ن کی مخصوص تخلیق کرتی ہے۔ یہ ا ن کی شخصیت ہے جوز گی سے ز گی میں " قی کرتی ہے اوراسے فروغ دیتی ہے۔

روحانی سفر کے آغاز میں ہماری بیرونی شخصیت جسمانی اور ذہنی وجود پ حاوی ہوتی ہے۔ ا ی شخص پتوں کی طرح " رہتا ہے،خوبیوں،غروراورخواہشات کے دوہرے پن میں جیتا رہتا ہے۔ . . روحا کی تلاش شروع ہوتی ہے،تو وہ اپنے ا رونی وجود سے جڑ کر اپنے آپ کو وسعت دینے کے قابل ہو " ہے۔کچھ کوششوں سے . ہماراضمیر ا رون کی ی دسے رشتہ

قائم کرتا ہے تو فرد کو استحکام کا مرکز اور ایک ایسا کمپاس مل جاتا ہے، جس کے ذریعے فرد بیرونی فطرت کے زوال کے بجائے اپنی منزل مقصود دیکھ سکتا ہے۔

ا رون کی تلاش ا ادی کو وسعت دینے میں معاون ہوتی ہے۔ یہ شخصیت کو استحکام فراہم کرتی ہے۔ . ایسا ہوتا ہے تو ہم بیرونی حالات پ ردعمل ظاہر کرنے کے بجائے مستقل عمل کرتے ہیں۔ اس رشتے کے قائم ہونے کے بعد ہمارا ا رون ہمیں ز گی میں اہم فیصلے کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔ اس رہنمائی کا ذریعہ ائی توا ئی ہے، جو واقعات کی ابتدائی پ توں پ . اہ را ت روشنی ڈالتی ہے۔ ا ن کا یہ روحانی شعور اس زمین پ تی کرنے میں معاون ہے۔

اپنے دل پ توجہ مرکوز رکھنا اور اس مقام ت پہنچنے کے لیے آہستہ آہستہ گہرائی میں ا ت. ممکن ہے، جس کے نتیجے میں ذہنی توا ئی ت پہنچنے کی صلا یت بھی پیدا ہوتی ہے۔ . قاعدگی سے اس کو اور دوسرے طر ں کو عمل میں لانے سے شخصیت میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔

توسیع

سالکین کے لیے بہت ساری پ یشانیوں کے شے کا شکار رہ جا . سے .ڑا مسئلہ ہے، جسے ا ن فطری طور پ اپنے ساتھ لے کر چلتا ہے۔ کسی شخص کی ا اس کے خیالات اور . ت کو اپنے یا اپنے کنبے ت محدود ر ت ہے۔ اسی طرح اس کی خواہشات اور عزائم اس کے اور اس کے اہل خانہ کے ارد دگھومتے ہیں۔ ز گی کا یہ سفر اسی چھوٹے سے دا ے میں محدود رہ جاتا ہے۔

روحانی پیش رفت کے لیے اس محدود سوچ سے تجاوز ضروری ہے۔ ا ن کو تی کے لیے اپنے آپ کی توسیع کرنی ہوگی۔ یہ توسیع ذہنی اور . تی سطح سے شروع ہونی چاہیے۔ ہمارا ذہن چند معلوم شعبوں ت محدود رہتا ہے اور ہم کسی بھی . معلوم، بیرونی اور اپنی ا کے لیے نقصان دہ چیز سے اجتناب یا اسے مسترد کرتے ہیں۔ اس احمقانہ مزاج کو بھی . لنا ضروری ہے۔

ذہنی شعور کی توسیع کے لیے خیالات کو . لنے کی ضرورت ہے۔ ظاہری تضادات کی . یدی سچائیوں اور ان تضادات کی موجودگی کی سچائی کو جاننا دماغی شعور کو وسعت دینے میں معاون ہے۔ اَ چہ بیرونی فطرت ا سے متا ہو کر تضادات کا ردعمل ظاہر کرتی ہے، لیکن ا ی . لتا ہوا ذہن جو توسیع کا خواہاں ہے ان تصورات اور یت کی جانچ پڑ ل کرتا ہے، چاہے کسی

عقیدے یے میں کتنا ہی جکڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ مسلسل یف و مطابقت کی کوشش دماغ کو وسعت دیتی ہے، جو تنگ اور محدود حدود سے آگے سوچنے میں مدد دیتی ہے۔

اسی طرح کے ذریعے اپنی شنا کو بڑھا اور معاشرے کے بڑے حصوں اور لآ تمام مخلوقات محبت، ہمدردی اور خیرخواہی پھیلا روحانی نشو میں معاون ہے۔ ایسا کام جہاں سے کیا جاسکتا ہے وہ ا ن کا دل ہے۔

مضبوط کوششوں سے اپنے شعور کو کائنات میں پھیلا جا سکتا ہے۔ سوجھ بوجھ سے اس جسم سے آگے اپنے وجود کو قی دینے کے لیے ابتدائی اقدامات کرنے میں مدد کر ہے۔ یہ آسمان، ستارے اور پوری کائنات ہم جیسی ہی وجودی قوت کے حصے ہیں۔ اتحاد کا یہ احساس شعور کو دور دراز پھیلانے اور وسعت دینے میں مدد کر ہے۔ اس توسیع کا نتیجہ ہے تو ا ن ذاتی شعور سے لا ہو جا ہے، کائناتی آفاقی شعور حاصل کر ہے۔

افق کی توسیع

فلسفیانہ فکر کے مطابق کچھ بھی نہیں کرنے کے بجائے آہستہ آہستہ قی اور شعور کو بلند کر چاہیے۔ ا ذات سے دوسری ذات شعور میں اضافہ ہو ہے۔ فطرت ا نوں میں شعور کی نشو کے لیے پہلی شعور رفیق ہوتی ہے۔ او کی طرف بڑھنے کے اس عمل کا مطلب شعور کی بلند د میں پہنچنا ہے۔

دماغ کو سکون کر کے ز دستی اور شعور سے آگے بڑھ کر ا ن اپنے شعور کو بیدار کر ہے۔ اپنے ت کو اکٹھا کر کے مافوق الفطرت قوت کی طرف بڑھنے سے ا ن اپنی غیرا نی نفسیات کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ا شخص اپنے جسم کو نشو کا ذریعہ بنانے کے لیے کام کر ہے۔ جس سے وہ شعور کی اعلیٰ سطح پہنچ جا ہے۔

ل میل بنا

ا ن کے شعور کا ا سیڑھی کے بعد دوسری سیڑھی پڑھنا اسی وقت ممکن ہے نچلی سیڑھی موجود اور اپنی جگہ جمی ہوئی ہو۔ آرزوؤں کے ساتھ اعلیٰ شعور کی طرف پڑھنے کا عمل اسی طرح کیا جا ہے۔

۔ ۔ اعلیٰ شعور میں ا اجا ہے، ۔ ا ن اس تبد سے ۔ کرتا ہے۔ ۔ اعلیٰ شعور کسی شخص میں علم کو منتقل کرتا ہے، ۔ ا ن اس توا ئی کو موڑ دیتا ہے۔ بعض اوقات اس کے نتیجے میں سالک راہ بھٹک بھی جاتا ہے۔ کئی ۔ رکمتر درجے کی جبلتیں اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اس روحانی توا ئی کا غلط استعمال کرتی ہیں۔

وقت رنے کے ساتھ اعلیٰ شعورا ن کو ۔ ل دیتا ہے اور اس میں حقیقی امنگوں کو بیدار کرتا ہے۔ کچھ وقت کے بعد کمتر درجے کی جبلتیں اس روشنی اور توا ئی کو ب کر لیتی ہیں، آہستہ آہستہ او اٹھتی ہے اور تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ امتزاج اور ہم آہنگی کے اس عرصے میں کمتر درجے کی جبلت نچلی سیڑھی کو مضبوطی کرتی ہے۔ اس کو ہم آہنگی کا عمل کہا جاتا ہے جو روحانی عمل میں مستحکم ۔ دتشکیل دیتا ہے۔ شری ارو کے ذریعے روحانی عروج کا جو راستہ بنای وہ کئی معنوں میں بے مثال ہے۔ میں پوری سنجیدگی سے اس ۔ ت کو محسوس کرتا ہوں کہ 'مکمل یوگ' کی گہرائی کا بیان کر کچھ صفحوں پ ممکن نہیں ہے۔ یہاں پ صرف عنوان کا تعارف دے کر آپ سے درخوا کر چاہتا ہوں کہ آپ شری ماں اور شری ارو کی کہانیوں کو پڑھیں۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان کتابوں کا ہر لفظ، ہر لائن آپ کے ا را نئی توا ئی کو پیدا کرنے کی قوت ر ہے۔

سلوک و ۔ کی تی اساس، بھکتی یوگ، ن یوگ، کرم یوگ کی کیب و لیف

یوگ کے تیئں شری ارو کا یہ کیب و لیف کا تھا۔ انھوں نے سناتن دھرم میں یوگ کے راستے کو سالکین کے لیے منا ۔ طر قرار دی۔ ہم کسی ای بھی راستے کو بہترین نہیں کہا جاسکتا۔ ا ن کی طبیعت اور اس کے ۔ طن کی نشو و کے مطابق اس کے لیے ای خاص راستہ منا ۔ ہوسکتا ہے۔

ن یوگ

وہ سالک جو اپنے علم اور معرفت کو فروغ دیتے ہیں اور جو معقولیت کا انتخاب کرتے ہیں، ان کے اس مزاج کے لیے ن یوگ ۔ سے بہتر ہے۔ اعلیٰ سطح کا علم شعور اور زہد کے عمل میں مدد کرتا ہے۔ ہر واقعہ کو ذہنی عینک سے قبول ی مسترد کیا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ پسندی ہ

واقعات کو ہٹاتی ہے ی ا ازکرتی ہے۔ ہما آ ی حقیقت ہےاور ہمارے رویےہمیں ما ی کی د میں الجھادیتے ہیں۔

شنکر کی مما کو ما ہوئے سالک اپنی فطرت کو پ ک کرکے . ہما کودیکھتا ہے، جو سچ ہےاور پوری د اور تسکین اسے جھوٹ معلوم ہوتی ہے۔اس کی بہترین مثال ہے مجبوراور .قص فہم کی وجہ سے سا پ کو رسی سمجھنا۔ یہ د (راجوسر پ ئے) . ہما کی طاقت کا ا ی اسطوری مظہر ہےاور مراقبہ کے ذریعہ کوئی بھی اس حقیقت کو دیکھ سکتا ہے۔طہارت،قوت ارادی کا ز. د ت استعمال اور روحانی نشوو کی راہ کودیکھنے کے قابل ہو ،یہ . سالک کوحقیقت کےحصول کی تلاش میں قر ی . ت ین اور . لا ا اعلیٰ ت ین سچائی کی طرف لے جاتے ہیں۔

ی ن یوگ میں سلوک و ت ت ی . کا راستہ کچھ ابتدائی اقدامات کے ذریعے ہو ت ہے،جس میں ہم د میں مشغول ہوکراوراپنےجسم کودیکھ کراس کے گواہ بن ت ہیں۔یہ علاحدگی مشاہدے کی اجازت دیتی ہے۔اس علاحدگی کی توسیع سے خودکوجسم سے الگ کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح اس . ائی کوخیالات اوراحساسات ت بھی .ڑھا یا جاسکتا ہے۔خیالات اوراحساسات مقاصد ہیں۔ ا بھی ا ی مقصد بن جاتی ہے اورخودکوتمام عام شناختوں کے نکات کے مطابق پہچاننے کا سلسلہ ختم ہوجا ت ہے۔روشنی بخشنے والی قوت خود ہی ماورائی سچائی کے روپ میں ظاہر ہوتی ہے۔

بھکتی یوگ

بھکتی یوگ کا راستہ ان سالکین کے لیے ز ی دہ موزوں ہے جن کے . ت اور رویے نفیس اور ت قی . ی ہیں، وہ لوگ جو محبت اور تعظیم کا فطری مزاج ر ت ہیں۔یہاں ا اہی محبت ہے۔ سالک اور ا کے مابین تعلقات اور ش ی مختلف ہوسکتی ہیں،لیکن اصول یہی ہے کہ یہ دل کی گہرائی سے محسوس ہونے والا تعلق ہے۔

ز گی کا کپڑا ا کی الو سے بنا ہوا ہے۔ا ی شخص کی ز گی ا کے ذکر،اس کا گن گان کرنے، ائی طاقت کو ی د کرنے، مت اور بھکتی میں نکل جاتی ہے،جس کی وجہ سے ا کے ساتھ اس کا گہرا اور ذاتی تعلق قائم ہوجا ت ہے اور . لا وہ شخص مکمل طور پ اپنے آپ کو

ا کے سپرد کر دیتا ہے۔ سالک کو جو کچھ بھی حاصل ہو ہے وہ ائی طاقت کا حصہ ہے اور جو کچھ اس سے دور جا ہے وہ پ ماتما میں ضم ہو جا ہے۔

بھکت پ وردگار سے اپنی محبت کا اظہار کر سکتا ہے اور اس کا بہ بندگی (داسیہ بھاؤ)، ساکھا (سنکھیہ بھاؤ)، ما (واتسلیہ بھاؤ) یا عاشق (مادھوریہ بھاؤ) بن سکتا ہے۔ بھکت او کے تیئں پ سکون بہ (شا بھاؤ) بھی رکھ سکتا ہے اور جیسے جیسے محبت گہری ہوتی جاتی ہے، بھکت کو کرم چکر کا پ بند بنانے والا بندھن ڈھیلا پ جا ہے اور سفر آزادی کی طرف ب ھتا جا ہے۔

بھکتی کے راستے ت کا حصول مختلف مرحلوں سے رکر ا سے قری ہو کر کیا جا ہے۔ شلوکیہ مکتی (اشلوکی ت) جس کے ذریعہ بھکت ا کی د جیسے گولوک، ویکنٹھ، کیلاش وغیرہ میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو ہے۔ سامپیہ مکتی (آسان ت) وہ ہے جس میں بھکت ا کے قری جانے کی صلا یت حاصل کر ہے۔ سیوجیہ مکتی (مقدس ت) وہ ہے جس میں بھکت اپنے شعور کو پہچان کر ا کی طرح آنے لگتا ہے۔ سایوجیہ مکتی (مر ت) وہ ہے جس میں بھکت قوت مطلقہ کا حصہ بن جا ہے۔

کرم یوگ

شری ارو نے کرم یوگ کی راہ کو تمام روحانی سالکین کے لیے یما ہے۔ ا یوگ مثبت روحا کا راستہ ہے، ای ایسا راستہ جود کے ساتھ ساتھ د میں ہونے والی تمام سر میوں کو گلے لگا ہے۔ جہاں تمام ا ن معاش کے لیے کام کرتے ہیں اور اس د میں حصہ یت ہیں، ای روحانی سالک قوت مطلقہ کی خواہش کو د میں ظاہر کر ہے۔ سالک کو جن دو اہم عناصر کو ک کر پڑے گا وہ ا اور خواہشات ہیں۔ جس کے ذریعہ اس کے اعمال ائی ہو سکیں۔ ا ن کے بیشتر اعمال کا مر اس کی ا ہوتی ہے۔ یہ اپنی یا کنبہ، معاشرہ یا د بیرونی وسائل سے مربوط ا ہو سکتی ہے۔

شری ارو جی کے مطابق ''ای وقت میں خواہش کی تکمیل کر ہمارے اعمال کا مقصد ہو ہے، یہ ہماری حصولیابیوں پ حاوی ہو ہے اور ہمارے وجود کو تباہ کر دیتا ہے۔ ای روحانی ا ن اپنی ا اور خواہش کو ک کر کے اعمال ا م دیتا ہے۔''

ای سچا کرم یوگی بن کے لیے تین طر ہیں۔ پہلا، اپنی پسند کے کام کا انتخاب کرنے کا رجحان ا ن کی راہ میں حائل ہوتا ہے، جسے کم کرنا پڑے گا۔ اپنے منتخب کردہ کام کو ہی کرنا یا احساس برتری کے تحت دوسرے کام کے بجائے ای کام پر زور دینا، کیو د نے اس کی کچھ اہمیت طے کر رکھی ہے، یہ روحانی نشوو میں مددگار نہیں ہیں۔ ہر ای کو زندگی میں ترقی کی طرف بڑھنا چاہیے، چند اعمال کو ہی تحسین کی نگاہ سے دیکھنا روحانی نشوو کے لیے نقصان دہ ہے۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ کیے گئے کام کے نتیجے سے لگاؤ کو آہستہ آہستہ کم کیا جائے اور آخر کار اسے مکمل طور پر مٹا دیا جائے۔ بھگود گیتا "کرمنے وادھیکا رستے" (باب دو، اشلوک:47) کا یہ ای بہت اہم سبق ہے۔ سالک کو تندہی سے کام کرنا پڑے گا، البتہ اس کے ساتھ ہی اسے کام کے نتیجہ سے توجہ ہٹانی ہوگی۔ کسی کو بھی ناکامی یا کچھ ناکامیوں سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ سالک توازن کے ساتھ نتیجہ کو قبول کرنا سیکھتا ہے۔ شعور کی بیداری کے ساتھ ہر کام کو خوشی سے ا کے سپرد کرنا اور نتیجے کو ا کی مرضی کے روپ میں اپنانا روحانی نشوو کو گہرا کرتا ہے۔

تیسرا مرحلہ یہ سمجھنا ہے کہ ای شخص کرم (عمل) کرنے کی سمت میں تمام ضروری کوششیں کرتا ہے، یہ طاقتیں جو ہمارے ا رہوتی ہیں وہ آفاقی ہیں۔ ہم اس کائناتی بہاؤ کے چھوٹے سے آلۂ کار ہیں۔ ہم ان طاقتوں کو اپنی زندگی کی بنیاد کے طور پر قبول کرتے ہیں اور ای طرح سے ہمارے کام ان زین طاقتوں کے لیے ہماری طرف سے تحفہ ہیں۔ بالآخر ہماری ا مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ روحانی عروج پر پہنچنے کے بعد کائناتی بہاؤ کے ساتھ مکالمہ ہوتا ہے جو اس کے ا رسے ہی ہوتا ہے۔

ا اور خواہش کا ختم ہونا، کسی خاص عمل کو کم اہمیت دینا، کرم (عمل) کے پھل (نتیجے) پر توجہ نہ دینا اور یہ احساس رکھنا کہ د کا کرتا دھرتا ا ہے، یہ سارے رجحانات سالک میں شعور پیدا کرتے ہیں، جس کی بنا پر سالک کرم یوگی بن جاتا ہے۔

یوگ کی ترکیب و تالیف اور حصول کمال کے لیے یوگ

شری اروبندو یہاں اس بات پر توجہ دیتے ہیں کہ سالک کی جسمانی، ج بلتی، ذہنی ساخت پر فضائل کے غلبے کی بنیاد پر یوگ کا ای راستہ د تینوں کے مقابلے میں زیادہ مناسب ہوگا۔ نیز

زندگی کے دوسرے لمحات میں، ۔ ا ن قد اور عقل کی پختگی میں ترقی کرتا ہے تو اس کی ترقی کے لیے د راستے بھی ممکن ہیں۔ لہٰذا اروں نے متشدد ہونا قبول نہیں کیا۔ دوسری طرف انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ ا نی فطرت کے مختلف عناصر میں مستقل مزاجی اور مطابقت ہونی چاہیے اور ہر راستے میں کچھ نہ کچھ ایسا ہوگا جو سالک کی رہنمائی کرے گا۔

شری ارو یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ان تین راستوں میں سے کسی ای پر چلتا ہے تو اس کے ئج اور تجربے بہت وسیع ہو جا گے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی کرم یوگ کے ذریعہ گواہ بن کر یہ تجربہ کرتا ہے کہ پورا کائناتی م ای قوت مطلقہ کے زیر اقتدار ہے، تو یہ فطری بات ہے کہ اس قوت مطلقہ کے لیے اس ا نی ذہن میں ای قابل احترام نہ بہ پیدا ہوگا۔ کرم یوگ کی کامیابی سے بھکتی یوگ کے ئج ملتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے حالات میں بھی یوگ کے مختلف راستوں کو نے اور ان کی ترکیب و تالیف پر توجہ دی گئی ہے۔

اس ترکیب کی اہم شکل یہ ہے کہ یوگ کے ان تینوں راستوں پر لکھنے کے علاوہ شری ارو نے اپنے آپ کو کامل بنانے کے لیے یوگ پر بھی کثرت سے لکھا ہے۔ یہ تینوں روایتی یوگ فرد کی جہا ت سے اور بالآخر موکش کے ذریعے د سے آزادی کی بات کرتے ہیں۔

شری ارو جی کا ا تم یوگ کمال کی بات کرتا ہے۔ مہارت یا کمال کی اس عمومی وضا ت میں وہ جسم کے وسائل، . بات اور دماغ کی مہارت کی بات کرتے ہیں۔ وہ اس بات پر زیادہ غور کرتے ہیں کہ یہ د ا کا ٹھکانہ کیسے ہے؟ اشاواسیم ادم سروم کے مطابق یہ ساری مخلوق ا کے ذریعہ کائنات میں پھیلی ہے۔ خوشی ا ن کی . ی کی جڑ ہے۔ اس خوشی کا تجربہ کرنے کے لیے شری ارو کا کہنا ہے کہ وی ا ت میں 'ا تم یوگ' کا استعمال ہوا ہے۔ (و ی اگیہ، وو ی) زہد اور معرفت کا مقصدی ذریعہ ہے (بھکتی آ)۔ دوسرے لفظوں میں ا ن کو د سے کسی رغبت و تعلق کے بغیر خوشی خوشی زندگی گزارنی چاہیے۔

سلوک و ت یت کا اصول: ا ن سے سپر مین ت

یوگی کی حیثیت سے شری ارو نے ش ت قدمی اور منظم طر سے کام کیا ہے۔ مغرب سے تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے ان کے ت یت یافتہ دماغ نے اپنی داخلی ترقی کا بھی محتاط مطالعہ کیا۔ حالا

روحانی تی فطری طور پ ذاتی تجربے کا میدان ہے۔شری ارو نے سناتن دھرم کی ای انوکھی کیفیت کا انکشاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ یوگی اپنے سالوں کے تجر ت شیئر کرتے ہیں اور ان کا محتاط ا از میں تجزیہ کرتے ہیں، ان لوگوں کو دکھاتے ہیں جو اس روحانی راستے پ چلنا چاہتے ہیں۔''یوگ کا ابھیلیکھ'' شری ارو کی ذاتی تحر یوں کا ای مجموعہ ہے، جو دہائیوں پ مشتمل مختلف تجر ت کا نچوڑ ہے۔

ا نی ذہن بہت سے منظّم و منتشر خیالات کا گھر ہے۔ کچھ کا دعویٰ ہے کہ ای عام دماغ ای دن میں 60000 سے 80000 خیالات پیدا کر ہے، جن میں سے ز دہ احمقانہ، بے معنی اور پیچیدہ ہوتے ہیں۔صرف ای مختصر وقت کے لیے دماغ کا استعمال مقصد پ توجہ مرکوز کرنے کے لیے کیا جا ہے۔ایسا معروضی طور پ دیکھا ی ہے کہ ا نی دماغ جو اپنی قدیم حا میں ہی ہے فطرت کا ای آلہ ہے۔اسے ابھی مہذب، منظّم، بہتر اور تی یفتہ بنا تی ہے۔

ہندوستانی ثقافت ہزاروں سال پہلے سے رشیوں کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے، جنھوں نے اپنے ذہنوں کو حیرت انگیز سطح پہنچا یا تھا۔رشی تینوں زمانوں کو دیکھ تھے، جنھوں نے ماضی، حال اور مستقبل کو دیکھنے کے لیے اپنے دماغ کا استعمال کیا۔وہ اپنی خواہش کے مطابق (ٹیلی پیتھی) کا استعمال کر تھے۔ایسا لگتا ہے کہ ان میں معجزاتی صلاحیتیں تھیں۔

شری ارو کی ری ضت ا نی شعور کی تبد پ گہری توجہ مرکوز کرتی ہے۔اس سفر میں، شا ی روحا کی ریخ میں پہلی ر، اعلیٰ درجے کی مختلف سطحوں اور ٹھیک ٹھیک ہدا یت کی تفصیلات دی گئیں ہیں۔پچھلے دنوں میں دو مخالف قطبوں پ دھیان دی ی: جہا اور ادراک۔ شری ارو کے روپ میں ہمارے پ س ایسے رشی ہیں جو شعور کی نشو میں ای کے بعد ای اصولی فکر بیان کرتے ہیں۔

شور سے بھرے دماغ میں، جو مستقل مزاجی کے بغیر ای خیال سے دوسرے خیال پہنچ جا ہے، جس میں ثبات و استقلال کی کوئی سمجھ نہیں، وہ ز گی کو قرار ر کا ای مکمل آلہ ہے۔تجز تی اور خود سپردگی کے احساس کے ساتھ دماغ حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کر رہتا ہے۔ عدم استحکام کی وجہ سے یہ اتنا ہی جہا کا بھی آلہ اور ذریعہ ہو ہے جتنا کہ حقیقت کا۔آج جس د کو ہم دیکھ رہے ہیں وہ بے شمار چیلنجوں سے بھری ہوئی ہے، یہ ا نی دماغ کی موجودہ حا

کا نتیجہ ہے۔ پھر بھی ا ن میں ذہا ۔ کو اعلیٰ سطح ۔ لے جانے کی صلا ۔ ہے۔ شری ارو نے ذہنی شعور کو حیرت انگیز بلندیوں ۔ لے جانے کا ای راستہ نکالا اور ہر سطح کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

خاموش ذہن

شری ارو کا خیال ہے کہ دماغ میں مستقل طور پ اور طویل عرصے ۔ شا اور سکون قائم رکھنا مستحکم اور نتیجہ خیز ذہن کی ۔ د ہے۔ دماغ کو پ سکون رکھ کر کوئی اپنے فرائض اور ذمے داری سرا م دے سکتا ہے۔ یہ امکا ت اور خوشحالی کے حصول کے لیے مستقل ۔ وجہد کرنے کا سوال ہے۔

شری ارو نے اپنے سفر کے ۔ رے میں بتا ۔ کہ ۔ ۔ انھوں نے انگلینڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کی سرزمین پ قدم رکھا تو کیسے ان کا ا رون سکون اور شا سے لبر ۔ ہو ۔ ۔ اپنی بہت ساری تحر ۔ وں میں انھوں نے بتا ۔ ہے کہ انھیں کیسے سکون ہے۔ انھوں نے بتا ۔ کہ کیسے پ سکون ذہن، خالی دماغ نہیں ہے بلکہ وہ علم حاصل کرنے میں تبدیل ہو جا ۔ ہے اور یہ کہ پ سکون ذہن کے ساتھ کوئی کس طرح ز ۔ دہ مو ۔ ا ۔ از میں کام کر سکتا ہے۔

اعلیٰ دماغ

عام دماغ نتیجے کو دھیان میں رکھ کر معقولیت کے ذریعے کام کر ۔ ہے جو علم کی طرف ز ۔ دہ راغب نہیں ہو ۔ ۔ اعلیٰ شعور کی حا ۔ میں، دماغ بیداری کے ساتھ کام کر ۔ ہے۔ یہ حقیقت کو دیکھنے کی ای ایسی حا ۔ ہے جہاں ۔ یت کی جگہ کی ن دہی کی جاتی ہے جس میں اپنا مشاہدہ ہو، جبکہ خود اکتشافی کے بجائے سچ کی تلاش کرتے ہوئے دماغ الجھ جا ۔ ہے۔ اَ عام دماغ ای مشعل کے طور پ کام کر ۔ ہے جو چند قدم آ گے ۔ روشن کر ۔ ہے تو پھر اعلیٰ دماغ کا کام ایسا ہو ۔ ہے جیسے دن کے اجالے میں تمام مناظر کو دیکھنا۔ اعلیٰ دماغ صرف اسی وقت اپنی طاقت ظاہر کرنے کے قابل ہے ۔ ا ۔ رونی شا اس کے ساتھ ہو۔

سکون

جہاں عام دماغ ای ابتدائی درجے کی گاڑی کی طرح کام کر ۔ ہے، وہیں ای علم کی روشنی سے بھرا ہوا دماغ را ۔ وژن کے ذریعہ کام کر ۔ ہے۔ ا ن مفکر کے بجائے مبصر بن جا ۔ ہے۔

سوچ اور ذہنی تعمیر کا تنازعہ کم ہوجا ہے۔ جسمانی، . تی وذہنی پیچیدَ ی اں ا رونی روشنی سے منور ہوجاتی ہیں۔ ای تیز ر والا ا ن، درمیان میں آنے والے کچھ تضادات کو چھوڑ کر، . اہ را تجربہ کر ہے۔ روحا کے سفر میں آگے . ڑھتے یہ سالک جہاں بھی جاتے ہیں . کو متا ثر کرتے ہیں۔

روشن دماغ

ای طرف جہاں عمودی ذہن خیالات سے منور ہو ہے، بیدار ذہن وژن کے ذریعہ روشن ہو ہے۔ ا ن نہ صرف ای مفکر بلکہ دا بن جا ہے۔ تخمینوں اور ارادوں کی کشمکش سے نکل جا ہے۔ ا ن کی جسمانی، ذہنی اور . تی پیچیدگی بصیرت سے روشن ہوجاتی ہے۔ ای مخصوص دا ئی خود بخود پھوٹ پ ڑتی ہے، اسے کسی خیال ی ا ازے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

چشم دل

شری ارو نے کہا تھا کہ . سے بہتر علم 'شنا کے ذریعے سے حاصل شدہ علم' ہے۔ اس مرحلے پ موضوع اور ا ن کا شعور ملتا ہے۔ اس میں ا ن کے . ت اور اس کی شنا کی دھڑکنوں کا تبادلہ ہو ہے۔ اس میں . یہی شنا رسائی ہوتی ہے۔ سادہ ادراک میں چار موروثی طاقتیں ہیں: دیکھنے کی طاقت، سچ کی طاقت، سچ کا لمس اور سچ کا امتیاز۔

اَ پ نی کے . رے میں کہا جائے تو ہمارے علم سے روشن دماغ میں نیلے پ نی کے ای وسیع لاب کی تصو ی بن جاتی ہے، . یہی ذہن ہمیں اپنے ہاتھوں کو پ نی میں ڈبونے کا احساس دلا ہے جو لرزش اور نقطہٗ کی تفہیم اور سنسنی سے بھرا ہوا ہے۔

فوق العقل (Over Mind)

ہمارا دماغ ہمیں اپنے سیاق وسباق کے مطابق اپنی ا کا پ بند کر ہے۔ جیجی دماغ احتیاط کے ای ایسے پیمانہ کے طور پ کام کر ہے جہاں ا ن کی ا ختم ہوجاتی ہے۔ موجودہ

ذہنی حا ت سے بلندی ت جانے کا راستہ تلاش کرنے کے لیے شری ارو نے لکھا ہے کہ ذہن کی یہ اعلیٰ کیفیت ضروری تناظر میں ا کی طرف جاتی ہے۔ ا ن کا خود کو کائناتی ادراک کے لیے وسعت دینا ضروری ہے۔ اس احساس کے لیے اصول یہی ہے کہ وہ اس کائنات میں مکمل اطمینان کا متلاشی ہے۔ ۔ ا نوں میں ا ت جیسی حا ت ہوتی ہے تو دماغ کی د سطحیں جیسے ۔ یہی، روشن دماغ اور اعلیٰ دماغ ا ن میں خود کو ۔ٹھا ت ہیں اور اس کی سر میاں مز وسیع اور کثیر الجہات ہو جاتی ہیں اور ان کو کامل بنانے کی طاقت ۔ٹھ جاتی ہے۔

مافوق الفطرت (Super Mind)

سناتن دھرم میں ت ۔ پ ت ۔ آ ہی آ ی حقیقت ہے۔ ت ۔ پ ت ۔ آ کے ادراک سے ا دم پہلے کی دماغی حا ت ، وہ حا ت ہے جس کو شری ارو نے سپر ما (مافوق الفطرت شعور) کہا ہے۔ یہ بے شعوری کی حا ت سے ۔ ہر نکل کر شعور کی حا ت ہے۔ ان کی دلچسپ تشریحات کے ۔ وجود دماغ کی تمام سابقہ حالتیں عارضی، بے شعور کی حا ت میں ہوتی ہیں۔ سپر ما ا ایسی حا ت ہے جو ان تمام قسم کی بے شعوریوں سے ۔ لا ت ہے۔ سپر ما حکمت اور سائنس کی حا ت ہے۔ مافوق الفطرت شعور کسی بھی ایسی حر ت کو تبدیل کرنے کی طاقت ر ت ہے جو اس کے ساتھ رابطے میں آجائے۔ مافوق الفطرت شعور کی روشنی میں جسم ۔ ت اور دماغ کی تعمیر نو کر ت ہے۔

شری ارو کامل یوگ میں مافوق الفطرت شعور کی اگلی حا ت کے ۔ رے میں کہتے ہیں، جس میں ا ظاہر ہوتی ہے۔ یہ پتھر سے پودوں اور ا ن سے سپر مین (مافوق ا) ۔ ت کا سفر ہے، جو شری ارو کے د د وی ت قی ہے۔ شری ارو کے فلسفہ اور یوگ کی تفہیم کا دی عنصر مافوق الفطرت شعور ہے۔

ر ضت کے اصول: سہ جہاتی تبدیلیاں

کامل یوگ کا مقصد ا نی فطرت کی مکمل تبد ہے۔ جسمانی نشو و کے لیے جسم ا اساس کے روپ میں منا ۔ ہو ت ہے۔ ۔ ت کو پ ک کر کے ا کی طرف موڑ د جا ت ہے۔

ذہنی عوارض کو ختم کرنا پڑتا ہے، تاکہ اعلیٰ عقل تک پہنچنے کے لیے اس کا استعمال سادھنا کے روپ میں کیا جا سکے۔ ذہن کو انتہائی پرسکون رکھنا چاہیے تاکہ بصیرت اور روشنی کا انکشاف ہو سکے۔ ذہنی، روحانی اور اعلیٰ شعور کے ان تینوں وسائل کے صحیح امتزاج کے ساتھ کامل یوگ سہ جہتی تبدیلی کا مقصد حاصل کرتا ہے۔

ذہنی تبدیلی انسان کی الوہی حصولیابی کے بارے میں ہے۔ آج کے انسانوں میں پائے جانے والے اضطراب انگیز رجحانات، سچائی، دیانت، محبت اور عقیدت کے ذہنی عناصر کے ذریعہ آہستہ آہستہ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مخلوق اور دماغ اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ انسان کی ساری فطرت کو غیر معمولی جوش اور مسرت سے لبریز ہونا چاہیے۔

شانتی، قوت، روشنی، علم، پاکیزگی جیسے اعلیٰ شعور کی طرف بڑھتے ہوئے کائناتی شعور کا ادراک کرنا روحانی بدلاؤ ہے۔ روحانی بدلاؤ انسانی شعور کو آفاقیت بخشتا ہے۔ وہ اپنے ارد گرد کی مخلوق کے بارے میں رواداری کا جذبہ رکھتا ہے۔ انا کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ عرفان خودی اور تمام مخلوقات کی پہچان کا احساس پیدا ہونے لگتا ہے۔ اپنشد کے 'اہم برہماسم' کا تعلق اسی احساس سے ہے۔

مافوق الفطرت تبدیلی روحانی شعور کے بارے میں ہے جس میں انسان کا بے شعور دماغ غائب ہو جاتا ہے۔ اس میں انسان کا ذہنی، حیاتیاتی اور مادی تی کو روشن کر کے اس کا انکشاف شامل ہے۔ روحانی تبدیلی، زمان و مکاں کے بندھنوں سے ماورا انسانی شعور کو بڑھاتا ہے۔ اس کے تجربے کے لیے ابدیت اور لامحدودیت فطری ہو جاتی ہے۔ یہ اعلیٰ شعور انسانوں کو تبدیل کرنے کے لیے ایک ارتقائی سنگ میل ہے، جس کا شری اروبندو نے انسان کے مستقبل کے طور پر تصور کیا ہے۔

سادھنا کے اصول: چار طاقتیں (ذہانت، طاقت، ہم آہنگی اور کمال)

سادھنا کے لیے چار طاقتیں ضروری ہیں۔ ذہانت، طاقت، ہم آہنگی اور کمال۔ برسوں سے انسانی شخصیت کے چار پہلوؤں نے انسان کی رہنمائی کی ہے۔ یہ چار پہلو صدیوں سے عالم انسانیت کی ترقی میں پائے جاتے رہے ہیں اور ذاتی سطح پر انسانی شعور بھی تیار ہوا ہے۔

شری ارو نے ان چاروں قوتوں کی شنا ۔ ذہا ۔ ، طاقت، ہم آہنگی اور کمال کے طور پ کی ہے۔ روحانی ۔ قی کے خواہاں افراد کے لیے ضروری ہے کہ وہ ا ن کی نشو میں ان چار پہلوؤں کے کردار کا مطالعہ کریں۔

ذہا ۔ وحکمت ا ن کے افکار کو ۔ قی دیتی ہے اور ز گی میں ا ن کے افعال اور ان کے انتخاب کے سلسلے میں رہنمائی کرتی ہے۔ سکون اور ذہا ۔ کی طاقت خود کی ۔ قی کے لیے قاعدہ معاون آلات کی طرح ہے۔ یہ طاقت ز گی میں لیے گئے فیصلوں کی سمت کا تعین کرتی ہے۔ شری ارو نے ز شعور کی اس طاقت کو مہیشوری بتا ہے۔ یہ طاقت سالک کے دل کی رہنمائی کرتی ہے اور ذہا ۔ کی اہم سطحوں کی ۔ قی میں مدد دیتی ہے۔

رکاوٹوں کا سامنا کرتے ہوئے د میں فلسفہ کے اظہار کا راستہ بنانے کے لیے طاقت ضروری ہے۔ یہ تخلیق کی طاقت ہے جو اعلیٰ بلندیوں ۔ پہنچنے کی راہ پیدا کرنے کے لیے تمام پ یشانیوں کو تیزی سے دور کرتی ہے۔ . تحری کا وقت آ ۔ ہے تو وہ ان تمام رکاوٹوں کو دور کرتی ہے جن کا سامنا ہے، ۔ کہ نئے خیالات سامنے آسکیں۔ اس طاقت کا م شری ارو نے ''مہا کالی'' رکھا ہے۔ ذاتی سادھنا میں جہا ۔ کو دور کیا جا ۔ ہے۔ مہا کالی کی طاقت اس طرح کی مشکلات کی ا رونی فطرت کو ٹھیک کرتے ہوئے ۔ قی کو ممکن بناتی ہے۔

ہم آہنگی ا نی خوشی اور معاشرتی استحکام کا ا اہم عنصر ہے۔ شری ارو نے تو یہاں ۔ کہا ہے کہ ''وجود کے تمام مسائل فی الحقیقت ہم آہنگی کے مسائل ہیں۔'' فرد کے جسمانی، تی، ذہنی اور روحانی عناصر کے مابین ہم آہنگی ہونی چاہیے ۔ کہ ا رونی ۔ قی ہو سکے۔ مہالکشمی کی طاقت کائنات میں اس ہم آہنگی کی عکاسی کرتی ہے۔ وہ خوشی، مسرت، خوب صورتی اور خوشحالی سے بھرے تمام عناصر کو اپنے ساتھ لاتی ہے۔

فضیلت (کمال) ا نی ۔ قی میں اہم چار عالمی طاقتوں میں سے آ ی ہے۔ قدرت کا کام کاملیت اور سالوں سے چلنے والے کام کے ذریعے ہو ۔ ہے۔ ہستی کا ہر عنصر قدرت کے ہزاروں سال کی محنت کے بعد وجود میں آ ۔ ہے۔ روحانی راستے میں سالک کو اپنے شعور کی نشو

کی ہر سطح پ اور اپنی فطرت کے ہر پہلو پ فضیلت پیدا کر ہوتی ہے۔ ولی روحانی قوت حاصل کرنے اور اسے ب کرنے کے لیے جسم کو م بنا ضروری ہے۔اَ ا ن می جانور کو الوہی وجود میں تبدیل کر ہے تو اس کے لیے احساسات اور دماغی کمال کا حصول ضروری ہے۔ مہاسرسوتی کی طاقت اس طویل مدتی وجہد کی سر اہی کرتی ہے۔ درخوا کیے جانے پ آہستہ آہستہ ا نی عناصر کو تبدیل کرنے کے لیے ضروری عناصر لاتی ہے۔ وہ ای مضبوط ی د فراہم کرتی ہے جس پ قی تین طاقتیں اپنی عمارت تعمیر کرسکتی ہیں۔ فضیلت کا آ ی نتیجہ ای ٹھوس ی دفراہم کر ہے، جہاں سے فطرت اور بھی زی دہ قی کرتی ہے۔

شری ارو کا کہنا ہے کہ ذہا ، قوت، ہم آہنگی اور کمال، یہ چار طاقتیں ا نی قی کی بہت سے جہتوں میں موروثی ہیں۔ ا ن کی مکمل داخلی نشو اور فروغ کے لیے یہ چاروں خصوصیات لازم ہیں۔ ا ن کی معاشرتی قی میں ان قوتوں میں سے ہر ای قی کے کسی نہ کسی مرحلے کی سر اہی کرتی ہے۔ یہ وہ چار اصول ہیں جو قدرت کی نشو و کی گاڑی کو آگے ڑھاتے ہیں۔

کامل یوگ اور دوسرے راستوں کے مابین یکسا اور مغا یت

سناتن دھرم کے تناظر میں کامل یوگ کے دو اہم عناصر ہیں۔ سے پہلے شری ارو اس ت پ زور دیتے ہیں کہ روحا کے متلاشیوں کے لیے مختلف یوگ سسٹمز میں ہم آہنگی منا ہے۔ اس روشنی میں ہم شری ارو کو بھی پتنجلی جیسے کوآرڈینیٹر کے طور پ دیکھ ہیں۔ لیکن شری ارو کی دوسری اہم شرا وی وں اور اپنشدوں میں ان کی اصل بصیرت کی ی د پ سناتن دھرم کے جاگیروں کو وسعت دینا ہے۔

ہم روایتی م کو دیکھتے ہیں اور ان کا موازنہ شری ارو کے ذریعے ا کے لیے طے کردہ نئے مقصد سے کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں میں مماثلت اور تضادات دونوں پ ئے جاتے ہیں۔ مماثلتیں وہاں ہیں جہاں ہم آہنگی ہے۔ دونوں کے مابین فرق شری ارو کے ذریعہ دکھائی جانے والی انتہائی ذہنی تبد کی نئی راہ میں پ جا ہے، جس کا

تصور شری ارو ا نی ارتقا کے ت قی پسند سفر میں ای لازمی اور ن ی مقصد کے طور پ کرتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی زا ئ کو اپنے راستے پ چلتے ہوئے یہ احساس ہو جائے کہ ای نئے مقصد کے لیے بعض اوقات محتاط طر سے ذرائع اور طر ں کا انتخاب کرن پڑت ہے جو اس سفر کے لیے زی دہ موزوں ہیں۔ یہ بھی روایتی راستوں اور شری ارو کے مکمل یوگ کی راہ کے درمیان ای فرق ہے۔[5،6]

روایتی یوگ سسٹم اور کامل یوگ

ہندوستان میں 5000 سال سے زی دہ عرصے سے یوگ کی بھرپور روایت قائم ہیں۔ راج یوگ، ہٹھ یوگ، بھکتی یوگ، کرم یوگ، ی ن یوگ اور تنتر یوگ۔ تنتر یوگ مشہور راہوں میں سے ای ہے۔ ان میں سے ہر ای راستہ روحانی ت قی کے مخصوص م پ زور دیتا ہے۔ ہندوستان کی روحانی ت ریخ میں ایسے اوقات آئے ہیں، جہاں کسی راہ کے حامیوں نے منطقی دلیل کے ذریعہ اپنی ب لادستی قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔

ہر روایتی راستے کی طاقت کے پیچھے شری ارو کا مکمل یہ ہو ہے اور وہ خاص نوعیت کے لوگوں کے لیے خاص راستے کی منا ب ی کی ن دہی کرت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی زن گی کے دوران ای سالک اپنے مزاج اور اس سادھنا کی ت قی پ منحصر ہو کر ای ای کر کے کئی ای راستوں پ عمل کر سکتا ہے۔ اس طرح وہ 'کامل یوگ' کے روحا کے متلاشیوں کے لیے روایتی طر ں کی مطابقت کی ن دہی کرتے ہیں۔

رسمی لفظوں میں، اپنے 'سپت چتشٹیم' میں شری ارو نے کامل یوگ کے حصول کے مقصد کے لیے روایتی طرز عمل کے کچھ عناصر کو لازمی آلے کے طور پ قائم کیا ہے۔ مثال کے طور پ طاقت چتوشٹیم طاقت عقل، دماغ اور زن گی کے روایتی معنی بیان کرتی ہے۔ سمتا چتوشٹیم میں قوت ب دا ش ت کی روایتی مشق بھی شامل ہے۔ کامل یوگ کے فریم ورک کے تحت شری ارو نے روایتی راستوں سے ایسے عناصر لیے ہیں جو کامل یوگ کے طر ں اور اہداف کے لیے قیمتی اور منا ب ہیں۔ یہ کامل یوگ کی 'ہم آہنگی' کے نقطۂ کی مثالیں ہیں۔

بلندی کی ۔ وجہد بنام عروج وزوال

اَ ہم فلسفے کی ۔ ت کریں تو شری اروِ ابھرتے ہوئے ں کے زمرے میں آتے ہیں۔ ں کے اس وہ کا کہنا ہے کہ پتھر، پودوں، جانوروں سے لےکرا ن کی قی ہوتی ہے۔شعور کا یہ عروج ا ن کو قوت بخشتا ہے، جیسا کہ اس کے پ س ابھی ہے۔حالا عام عقل والا کوئی بھی ا ن یہ قبول کرے گا کہ ہم اس وقت جس غیر منظّم مخلوق کو آدمی کہتے ہیں، وہ شا ہی ا نی شرف وفضیلت کی علامت ہو۔شری اروِ کا کہنا ہے کہ موجودہ وقت میں ا ن ا جانور کی طرح ہےاوراس جانور کےشعور کو ا نی شعور میں تبدیل کرنے کے لیےہمیں اس شعور میں ۔ لاؤلا ہوگااور پھر آہستہ آہستہ اس کو الوہی اوصاف سے متصف کر ہوگا۔

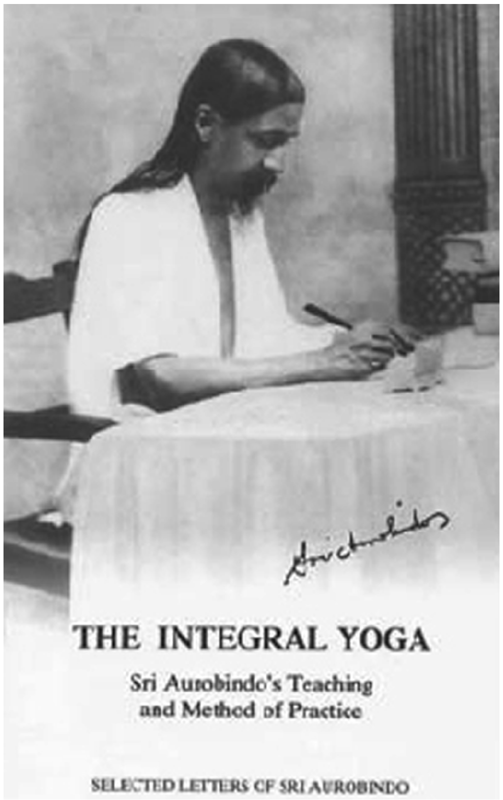

شری اروِ کے ذریعہ ا ن کو تحفہ: مکمل یوگ

شری ارو نے اس ب ت پ بھی روشنی ڈالی کہ شعور کی اس نشوو کی وجہ داخلی حقیقت ہے۔ (جسے شعور کا زوال بھی کہا جا ہے) مافوق الفطرت شعور ب سے ا ھیرے ماحول میں جڑ پکڑ ہے اور یہی ق کی اساس ہے۔ دوسرے لفظوں میں آج ہم شعور میں جس عروج کو دیکھ رہے ہیں، وہ اس زوال کی وجہ سے ہے اور یہی اس کی اصل وجہ ہے۔

یہ نقطۂ د کو اچھے اور ب ے ہونے میں درجہ بندی کو ممکن بنا دیتا ہے۔ یہ اس پہیلی کو بھی مخاطب کر ہے جس کا سامنا لوگوں کو کر پڑ ہے۔ دوسرے لفظوں میں اَ ا کو محبت کا او ر سمجھا جا ہے تو پھر د میں اتنی ب ائیاں کیوں ہیں؟ اس پہیلی کا جواب یہ ہے کہ حقیقت میں یہ د اکا، اسے، ا کا سفر ہے۔ ب قی ساری ب ائیاں جن کو ہم دیکھتے ہیں وہ ا ہی ہے جو خود کی دری فت کے سفر میں ب صورت ماسک پہنے ہوئے ہے۔ جسے ہم کمزوری ی ب ائی سمجھتے ہیں وہ ای مسخ شدہ طاقت ہے۔ ہمارے حیوانی مرحلے کے دوران جو طاقتیں ضروری تھیں وہ آج غیر ضروری بوجھ ہیں، مثال کے طور پ غصہ۔ اسی طرح ما ی ب ی طاقت نہیں ہے، جو کسی کمزور سالک کو قابو کرنے کی منتظر ہے۔ یہ اس جہا کی شکل ہے جس کے ذریعہ انے اپنی تلاش کا سفر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

وی ا م اور طریقۂ کار کا مقصد

یوگ کو آرڈینیشن کے سلسلے میں شری ارو کہتے ہیں کہ کامل یوگ کی شروعات وی ا کے طریقۂ کار سے ہوتی ہے اور اس کے مقصد پہنچ جاتی ہے۔ شعور کو بلند کرنے کے لیے وی ک نقطۂ کامل یوگ کا ب سے اہم مضمون ہے۔ تنتر کا مقصد یہ ہے کہ وہ ائی ب کے اظہار کے ذریعے پوری د میں بھکتی کا لطف اٹھائے۔ یہ بیرونی د کو ک کرنے کے راستے سے واضح طور پ ای مختلف نقطۂ ہے۔ کامل یوگ ان دو مضامین کو یکجا کر ہے۔ شعور کی بلندی پ مستقل زور دیتے ہوئے یہ یقین کر کہ د ائی مظہر ہے اور ا کے احساس کے بغیر د سے لطف ا وز ہو۔ اس سلسلے میں کامل یوگ سناتن دھرم کے دو متنوع روایتی راستوں کے دو اہم موضوعات کو جوڑ ہے۔

ا رونی بمقابلہ بیرونی تیاگ

’کامل یوگ‘ نے اس بات پر زور دیا کہ د وی زندگی کو قبول کرنا اور روحا پر عمل کرنا ایک مخلوط عنصر ہے۔ جبکہ زیادہ تر روایتی راستوں میں خصوصاً 19 ویں صدی اور 20 ویں صدی کے اوائل میں روحانی راہ کی تلاش کا مطلب خانہ انی زندگی کی ذمہ داریوں سے دور ہونا تھا۔ کامل یوگ میں اس بات پر زور دیا گیا کہ بیرونی حالات پر زیادہ توجہ دیے بغیر تمام روحانی عناصر کو ایک ا ان کے شعور میں شامل کرنا چاہیے۔ زیادہ تر تبدیلیاں اور ترمیمات بیرونی نہیں ا رونی تھیں۔ روحانی راہ میں ترک، خودسپردگی، استقامت، بھکتی، عاجزی، سخاوت وغیرہ کی مشق کرنی تھی۔ صورت حال میں کوئی بیرونی تبدیلی نہیں تھی۔ اس کے برعکس کسی کی زندگی کے موجودہ حالات تیز روحانی نشوو کے لیے سے مثالی سمجھے جانے تھے۔ یہ سو سال قبل ایک انقلابی خیال تھا۔

جگت متھیا بنام ایشاواسیم میدم سروم

روایتی راستے میں ا نی زندگی کے چار مقاصد، وجہد کے میدان ہیں: دھرم، ارتھ، کام اور موکش (آزادی، ت)۔ اس د سے آزادی ہی مقصد تھا۔ پہلے روحانی ت کا مطلب یہ تھا کہ یا تو اس د میں مذہبی شکل میں رہ کر ت حاصل کریں یا اسے ترک کر کے سی بنیں، داخلی رکاوٹوں کو دور کر کے ت حاصل کریں۔ یعنی مقصد تھا موکش (آزادی)، کس چیز سے آزادی؟ جھوٹ اور فریب کی د سے آزادی۔ د کو جہا کا ایسا خطہ مان کر رد کر دینا تھا، جہاں سے ا نوں کو لا ہے۔

’کامل یوگ‘ ’ایشوپنیشد‘ میں کہی گئی بات کو قبول کرتا ہے کہ یہ د اوم ایشاواسیمند سرو یکتی اَج جگتیاں، تین تیک تین بھجی تھا ماں دھ: کاس لیس ودھنم کا مظہر ہے۔ یعنی د میں جو کچھ بھی ہے وہ اکا بنایا ہوا ہے۔ اس کا استعمال ہمیں قربانی کے جذبے کے ساتھ کرنا چاہیے، کسی کے مال کی خواہش نہیں کرنی چاہیے۔ وسائل کا بہتر استعمال کرنے کا اس سے بہتر ذریعہ اور کیا ہوسکتا ہے۔ یہ جگہ ایک جال نہیں ہے جس سے ا نوں کو بچنا ہے۔ اس کے برعکس زمین کو آسمانی کھیل

کے مر کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ آج جہاں جہا کی فضا ہے، وہیں زمین تیز روشنی کے اظہار کی طرف بھی گامزن ہے۔ جہا سے الو کے سفر میں ا ن ای اہم آلہ کار ہے۔ زمین کی تی اس کے شعور کی نشو سے ہی ممکن ہوگی۔ لہٰذا کسی کو د کو جاہل کہہ کر اس کی مذمت کر کے اس سے منہ نہیں موڑ چاہیے۔ ا نوں کو ا کا آلۂ کار بن کر روشنی کو نیچے لانے کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے شری ارو ای پر امیدا ن ہیں جو زمین کے شا ار مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو شنکر کے 'جگت متھیا' کے یے کے منافی ہے۔

یگیہ کی تشریح نو

یگیہ کی رسمی روای میں ہون کنڈ، اگنی، آہوتی، یگیہ، ہمن وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ شری ارو کا کہنا ہے کہ بیرونی یگیہ صرف علامتی ہے اور یگیہ کی اصل اہمیت داخلی یگیہ ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ یگیہ ہی توا ئی کا آفاقی متبادل ہے۔ کچھ شعوری طور پر اس میں حصہ یتے ہیں اور کچھ لاشعوری طور پر لیکن روحا کے فروغ کا سفر اپنے داخلی یگیہ سے مکمل ہوتا ہے۔ 'کامل یوگ' کے نقطۂ سے ہم اپنے شعوری وجود کے دوران جو بھی عمل ا م دیتے ہیں اسے کائنات کے یگیہ میں ای تحفہ سمجھا جاتا ہے اور روحانی مشق کا نچوڑ کسی چیز کو بغیر کسی توقع کے پیش کر ہے۔ مختصر یہ کہ یہ کرم یوگ کی نشکام شکل بن جاتی ہے۔

آزادی اور سہ جہاتی تبدیلیاں

روایتی طر ں میں خود کے دوسرے حصوں کو د تے ہوئے ا ن کے لیے یہ ممکن تھا کہ وہ صرف ایسے عناصر کے ای حصے کو بہتر بنا جو اس کے راستے کے منا ہو اور اسے آزادی کی منزل پہنچانے میں معاون ہو۔ اس نقطۂ نے بقیہ ا نی فطرت کو ادھورا چھوڑ دیا۔ ا ن اپنی شنا کر سکتا تھا اور جسم کو ا از کر سکتا تھا۔ ا ن وی ا کے طر ں پر عمل پیرا ہو سکتا تھا اور ای گہرے اطمینان و سکون پہنچ سکتا تھا جہاں د بھر کے غم کسی کے دل کو نہیں پگھلاتے، کیو غم ای وہم سمجھا جاتا ہے۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کامل یوگ ا نی شعور کی مکمل تبد اور الو کی ت کر ہے، جبکہ زیدہ روایتی یوگک طر ں کا مقصد اس د سے آزادی حاصل کر ہے، چاہے صرف . وی تبد کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔ اس تکمیلی . لاؤ کے ذریعے . کی فلاح کو یقینی بنای جا سکتا ہے۔

ذاتی . وجہد بنام یوگ پ ور کے حوالے سے

کئی لوگوں نے روایتی یوگک طر ں میں ذاتی . وجہد کے کردار پ زور دی ہے۔ ا ن کو اپنی خامیوں پ قابو پ نے اور شعور کو . ڈھانے کے لیے مستقل کوششیں کر پ ڑتی ہیں۔ شعور اور سکون کا راستہ، جو وی ا ‌ کا ای اہم عنصر ہے، ا نی کوشش کی ضرورت اور مر ی کو واضح طور پ اجاگ کر ہے اور ا نی . کامیوں کی بھی ن دہی کر ہے۔ ا نی کوششیں اس سفر کے مر میں ہیں۔

'کامل یوگ' کے راستے پ اپنی سپردگی کے . لے میں سالک کو امید ہوتی ہے کہ وہ اس کے ذریعے بہہ رہی طاقت کے . رے میں مزی معلومات حاصل کرے گا۔ اس کے تمام افعال طاقت کے افعال ہیں۔ اس کی کمزوریوں کو ذاتی . کامیوں کے روپ میں نہیں دیکھا جا جنھیں اسے . وجہد کے ذریعے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی . وجہد کو فطرت نے اپنی موجودہ حدود کو عبور کرنے اور تکمیلیت کی اعلیٰ منزل پہنچنے کی کوشش کے طور پ دیکھا ہے۔ آسمانی طاقت کی سپردگی دراصل کامل یوگ کا ای . سے اہم اصول ہے اور یہ طاقت ا ن کو اس کی موجودہ کمزوری سے بچاتی ہے اور اسے تکمیلیت کے قری . جانے میں مدد دیتی ہے۔ جیسے جیسے سالک زیدہ پ کیزہ ہو جا ہے، الوہی طاقت کے ر کے لیے ای موزوں ذریعہ مل جا ہے۔ کامل یوگ کی کچھ اعلیٰ حصولیابیاں کوشش اور عروج کے ذریعہ حاصل نہیں ہوتی ہیں۔ یہ . حاصل ہوتی ہیں . . ا ن خود کو پ ک کری ہے، مطلوبہ حد خالص ہو جا ہے اور طاقت متوازن ہو جاتی ہے۔

ای مرحلے میں سالک کو احساس ہو ہے کہ وہ یوگ سادھنا کر بھی نہیں رہا ہے، . ائی طاقت اس کے ذریعہ سے یوگ سادھنا کر رہی ہے۔ ای کرم یوگی کے سچے . ے کے

ساتھ وہ اپنی کوشش کے ثمرات بھی · اکے سپرد کر دیتا ہے۔ز · گی کو خوشی سے قبول کر کے ہی جیتا جا ۔ ہے۔

ا ادی آزادی بنام اجتماعی تبد

بہت سے روایتی راستے ا ادی آزادی پ زور دیتے ہیں۔آ · میں ا ن فری . سے پ ک شعور کی حا ۔ میں واپس آ جا ۔ ہے۔اس کی آزادی ی تو اس وقت ہوتی ہے . . وہ اپنے جسم میں رہتا ہے (جیومکت) ی بعض راستوں کے مطابق موت کے بعد ہی ممکن ہوتی ہے۔روح کی نشو و کی · د پ آزادی و ت کے زمرے ہیں: سالوکیہ، سامیپیہ، سروپیہ اور سایوکیہ۔اس کا مطلب ہے سالک اپنے معبود میں جا کر کھو جا ۔ ہے جبکہ سامیپیہ کا مطلب ہے کہ جیواتما بھگوان کی محبت میں رہ کر خواہشوں کو پورا کرتی ہے۔ساموجیہ میں بھکت بھگوان میں مل جا ۔ ہے اور آ کو محسوس کر ۔ ہے۔موت کے بعد روح زمین پ واپس نہیں ہوتی، بلکہ الو میں ضم ہو جاتی ہے۔یہ حتمی سچائی ہے، لیکن یہ زمین اور اس کے . شندوں کو جہا ۔ میں لڑتے بھڑتے رہنے کے لیے چھوڑ دیتی ہے۔

کامل یوگ کا راستہ اگلے مرحلے کی طرف بنی نوع ا ن کی فطری نشو و کا راستہ ہے۔یہ ۔ قی یقینی ہے اور اس ۔ قی کے عمل میں ا ن کو بیدار ساتھی . · کا اختیار ہے۔اس ارتقائی عمل کا ہدف اجتماعی تبد ہے۔یہ ا نی شعور کی موجودہ حا ۔ کا منوئے سے سائنسی حا ۔ میں . لنا ہے۔آج ا ن کا ذہنی شعور ''ا · کی خواہش'' کے · بے میں الجھا ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں ا منقسم ہو گئی ہے۔صداقت، ہم آہنگی اور اتحاد سائنسی ی مافوق الفطرت شعور کی اساس ہیں۔یہ تبد کسی ا ی فرد ۔ محدود نہیں ہے۔یہ اجتماعی تبد ہے اور کامل یوگ کا ہر سالک اجتماعی تبد کا ا ی بیدار شر ی ہے۔اسی طرح ہم ''د وی ز · گی کو الوہی ز · گی میں تبدیل کرتے ہیں۔'' کامل یوگ . · ۔ میں بھاگنے کی . ت نہیں کر ۔ ہے۔یہ فطرت میں · اکو لا کر اور ا ن کو · ا جیسا بنا کر زمین کو . · ۔ بنانے کی کوشش کر ۔ ہے۔

روایتی راستوں کا طر بنام کامل یوگ کے خط وخال

روایتی راستوں میں ارتقا کے لیے اکثر درجہ بندی کی جاتی تھی۔ کچھ معا ت میں یہ ا ی سلسلہ وار آغاز ہو ہے اور کچھ معا ت میں ۔ پیش رفت ۔ھ جاتی ہے تو طا ۔ علم کو استاد کے ذریعہ علم حاصل ہو ہے۔ مثال کے طور پ پتنجلی کے اشٹا یوگ کے معاملے میں یم اور (ضبط اور اصول) کے ساتھ سمادھی (مراقبہ) ای واضح ارتقا ہے اور ای منظّم قی کا اشارہ دی ی ہے۔

کامل یوگ کی صورت میں سالکوں پ کوئی خاص طریقۂ کار فذ نہیں کیا جا ہے۔ شری ارو کے فلسفے کو ۔ڑھنے والے کئی ۔ راس سلسلے میں الجھن کے شکار ہو جاتے ہیں۔ شری ارو کے کامل یوگ میں ا ن کو قطعی یہ ہدا ی نہیں دی جاتی ہے کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے، لیکن اس سلسلے میں ۔ڑی تعداد میں نتھ موجود ہیں، جن کو ۔ڑھنے کا مشورہ دی جا ہے۔ روح کی طرح اور استعداد پ ای جامع خاکہ تیار کیا ی ہے اور ا ن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے لیے منا ۔ روحانی مشق پ عمل کرے۔ تمام ا نوں کو ای ہدف دی ی ہے کہ اپنی موجودہ حا سے شعور پیدا کر ہے۔

اس کتاب میں کامل یوگ کا کچھ خط وخال، ای جامع نمونے کے ساتھ پیش کیا ی ہے، جہاں سے ہر ای سالک سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی ز گی اور عمل کے مختلف پہلوؤں میں اپنی ضرورت اور مزاج کی ید پ ای ی ای سے زیدہ طر ں جیسے جاپ، مراقبہ، اپنے آپ کو ۔ڑھنا وغیرہ کا استعمال کر سکتا ہے۔ کچھ لوگ آنکھیں بند کر کے بیٹھ کر ۔ قاعدگی سے مراقبہ کر ہیں۔ دوسرے لوگ چاہے ۔ ضابطہ مراقبہ نہیں کر ، لیکن وہ اپنی فطرت کی وجہ سے دن بھر دھیان مرکوز ر کی پوز میں رہ ہیں۔ ہر ا ن اپنی ضرورت کے مطابق انتخاب کر ہے۔ ۔ ۔ داخلی تبد واقع ہوتی ہے تو استعمال شدہ خاکہ بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ ائی طاقت یوگ میں رہنما ہے۔ اس لحاظ سے کامل یوگ ان گنت امکا ت کا ای راستہ ہے۔ ہر سالک سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان امکا ت کو منتخب کرے جن کی طرف اس کا رجحان ہے۔

ماحصل

شری ارو کا 'کامل یوگ' ای ایسا راستہ ہے جس کی دو اہم خصوصیات ہیں۔ یہ روحانی تی کے لیے کچھ روایتی طر ں کو اپنا ہے۔ روحانی مشق کے ہدف کو مافوق الفطرت شعور کا آ کہا جا ہے، جو زمین پ روحانی اعتبار سے اعلیٰ ہے۔ کامل یوگ ماضی کے بہت سارے موضوعات کی کیب سے ا ن کے مستقبل کے لیے ای پ امید وژن فراہم کر ہے۔

کامل یوگ وسیع پیمانے پ ا کے روشن مستقبل کا تصور پیش کر ہے۔ ا نی شعور تی کے عمل میں ہے اور ا ن کو اس سفر میں فطرت کے ساتھ تعاون کرنے کا ای انوکھا موقع ہے کہ زمین الو کی ای شکل بن جائے۔

کامل یوگ شعور کی نشو و کے لیے ای جامع فریم ورک مہیا کر ہے اور مخصوص وسائل اور تکنیکوں کا انتخاب طالبین پ چھوڑ دیتا ہے۔ ہر سالک کو اپنی تی کے لیے کیا منا ہے؟ اسے خود چننا ہو ہے اور وہیں سے اپنا سفر شروع کر ہو ہے۔ ائی طاقت پ اعتماد کامل یوگ کا ای لازمی حصہ ہے۔ یوگ کی طاقت سالک کو سفر کے ذریعے اعلیٰ شعور کی طرف لے جاتی ہے۔ دوہرے پن اور خوبیوں کو عبور کرتے ہوئے سالک خود دوہری و تہری خوبیوں کا مالک بن جا ہے۔ یہاں سے اس کا سفر ا ی کے میدان میں ای موجود دانش کے روپ میں جاری رہتا ہے۔ وہ د میں اکا ای مثالی ذریعہ بن جا ہے۔ پھر بھی اس کا حتمی مقصد اپنے آپ کو بچا نہیں ہے، بلکہ وہ اس د میں اجتماعی تبد کے لیے کام جاری ر ہے۔ یہ د لتی ہے کہ وہ الوہی شعور حاصل کرنے کے قابل ہو جائے اور الو حقیقی معنوں میں اس مادے کو قبول کر سکے۔

کامل یوگ سناتن دھرم کی اساس پ بنای ہے لیکن پھر بھی کئی معنوں میں یہ اس کی قدیم حدوں سے آگے ڑھ جا ہے اور اسی لیے ہم کہہ ہیں کہ یہ سناتن دھرم کی نئی حدیں متعارف کروا ہے۔ شری کرشنا گیتا میں کہتے ہیں ''سنبھو امی یگے یگے'' تو اس میں وقتاً فوقتاً اپنے اہداف کو پھر سے متعارف کرنے کی ضرورت کی طرف اشارہ ہے اور اس ت کی یقین دہانی ہے کہ ایسے راستوں پ ا ن ائی مداخلت کے ذریعے رہنمائی و تعاون حاصل کرے گا۔ اپنی ز گی اور یوگ میں شری ارو نے اس صدی کے عقلی ا ن کے لیے اپنے آپ پ کام کرنے کا ای منزل رساں راستہ ہموار کیا ہے، کہ وہ اعلیٰ مقام پہنچ سکے اور حتیٰ کہ اپنے سے لا ای الوہی وجود حاصل کر سکے۔

حواشی

1 Collected Works of the Mother

2 Collected Works of Shri Aurobindo

3 Letters on Yoga (Part1-4)

4 Life Divine

5 Cirrhosis of Yoga

6 اکار بھائی، آلوک پ ے جی کے سنسمرن

7

شری ماں: سفر ز گی اور روحانی مات

میرا سے شری ماں کا سفر کم حیران کن نہیں ہے۔ روحانی سفر کی ریخ میں ایسی مثالیں شا ہی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ شری ماں کی شخصیت کو ا کم سے کم الفاظ میں بیان کر ہو تو ہم کہہ تے ہیں کہ کبھی نہ الگ ہونے والے روحانی ساتھی کی شکل میں یہ ماں ہی تھیں جنھوں نے شری ارو کے ہر منصوبے کو ا مستحکم شکل دی اور اس کے پیچھے متحرک طاقت کے طور کام کیا۔ اپنے کثیر الابعاد اور غیر معمولی شخصیت کی وجہ ماں ا عام سادھک سے پورے آشرم کی ماں بن گئیں۔ و، کر ،مر کو کس حد مانجھ سکتی ہے اس کی بہترین مثال شری ماں کی بھکتی میں دیکھی جا سکتی ہے۔ شری ماں اور ارو کی دوہری زیرت کے جہاں ا بہترین، ثقافتوں کے سنگم کو اجا کرتے تھے۔ وہیں روح، آتما یعنی روح و یکتی یعنی شخصی اجتماعی اعلیٰ شعور کی تلاش میں سادھکوں کی رہنمائی کرتے تھے۔

شری ماں کا تعارف دیتے ہوئے شری ارو نے لکھا ہے کہ:

''ماں بچپن سے جوانی روحانی طور بیدار تھیں۔ انھوں نے ہندوستان آنے سے بہت پہلے سادھنا/ ریضت کر لی تھی اور علم کا فروغ کر لیا تھا۔''

انھوں نے آگے ان کے رے میں بتا :

''ا   ائی طاقت ہے جو کائنات اور شخص میں کام کرتی ہے اور اس کا وجود شخص اور کائنات سے ے بھی ہے۔ شری ماں اسی طاقت کی ئندگی

> کرتی ہیں لیکن وہ جسم میں یہاں کام کر رہی ہے۔ اس مادی د میں ابھی
> یں نہیں کیے گئے عناصر کو زمین پ لانے کے لیے کہ یہاں ز گی
> میں لاؤ ہوجائے۔ اس لیے کہ آپ اس کے لیے یہاں کام کرنے والی
> ائی طاقت کی شکل میں اس اس کی عزت کریں۔ شری ماں ا مقصد سے
> اس جسمانی شکل میں ہے۔ ان کے کامل شعور میں نورا کے سبھی نقطۂ
> کو پہچا جاسکتا ہے۔''

شری ماں کا بچپن کا م میرا الفاسا تھا۔ کس نے سوچا ہوگا کہ دور فرانس سے آئی یہ بچی اپنی آنے والی ز گی میں 'دی مدر آف شری ارو آشرم' کے م سے مشہور ہوگی اور پوری د کو روحانی روشنی کی طرح روشن کرے گی۔

میرا کی پیدائش 21 فروری 1878 کو پیرس میں ہوئی۔ ان کی والدہ میتھلڈ ے الفاسا پیدا طور پ ا مصری تھیں اور ان کے والد مورس الفاسا کی سے تھے۔ ان کے والدین یہودی کے تھے۔ میرا الفاسا کی پیدائش سے ا سال پہلے وہ پیرس چلے گئے تھے۔

شری ماں کا بچپن

چھوٹی عمر میں بھی میرا کا روحانی علم واضح تھا۔ شری ارو نے بھی لکھا ہے کہ روحا میں ان کی گہری دلچسپی تھی۔ ان کے پ س ا کرسی تھی جس پ ا چھوٹ تکیہ تھا جس کو خاص طور پ ان کے لیے بنا ی تھا اور اسے طرف کھڑکی کے ساتھ رکھا ی تھا۔ وہ عام طور پ وہاں بیٹھ کر خود پ 'غور وفکر' کرتی تھیں۔ وہ ان ذہنی ی دوں کا ذکر نہیں کرتیں، کیو عام طور پ ا بچے کا دماغ بہت بعد میں قی کر ہے اور انھیں یہ تجر ت تقریباً پ نچ سال کی عمر میں ہوئے تھے۔ اس چھوٹی عمر میں ا بچی کو جن چیزوں میں دلچسپی ہو سکتی ہے، انھیں ان کا شوق نہیں تھا۔ وہ ہر وقت اپنے آرام کرسی پ بیٹھی رہتیں اور 'ساری کائنات کا بوجھ اپنے سر پ محسوس کرتی آتی تھیں'، جیسا کہ ان کی ماں نے ا رہتا ی تھا۔

بچپن میں شری ماں

روحانی تجر.ت کا ای سلسلہ

چھوٹی بچی میرا کے پ س روحا   سے جڑے اپنے تجر.ت اور احساسات کا ای سلسلہ تھا۔ اس عرصے کے دوران . . وہ َ ی رہ سے تیرہ سال کی تھیں، میرا کو بہت سارے تجر.ت ہوئے۔ ای سال ت   ہر رات وہ اپنے آپ کو اپنے جسم سے .ہر ت ہوئے د ت تھیں۔ اپنے بچپن کا ذکر کرتے ہوئے میرا نے بتا ی:

''جیسے ہی میں سونے کے لیے گئی، مجھے لگا جیسے میں اپنے جسم سے نکل گئی ہوں اور سیدھے گھر سے اٹھ کھڑی ہوئی ہوں، پھر شہر [پیرس] کے او پ بہت او پ پہنچ جاتی۔ ان مواقع

پ میں اپنے آپ کو ا ی شان ار سنہرے لبادے میں د تھی، جو مجھ سے کہیں ز ی دہ لمبا تھا اور . ب میں او ہوتی گئی تو یہ لبادہ لمبا ہو ی اور میرے ارد دپھیل جا ۔

پھر مجھے ہر جگہ سے ب ہر ہوئے مرد، خواتین، بچے، بوڑھے، بیمار اور ب قسمت لوگ دکھائی دیے، وہ ب ہر نکلے ہوئے لبادے کے نیچے جمع ہوتے، اپنے دکھ، اپنی تکلیفیں، اپنی پ یشا ل سناتے ہوئے مدد کی بھیک مانگتے۔ م اور ز ہ لبادہ ا ادی طور پ ان میں سے ہر ا ی کی طرف ب ڑھ جا تھا اور جیسے ہی وہ اسے چھوتے، انھیں آرام اور سکون مل جا اور وہ پہلے سے ز ی دہ خوش اور طاقتور ہو کر اپنے جسم میں چلے جاتے۔ مجھے کچھ بھی خوش نہیں کر سکتا تھا اور دن کی ساری سر میاں رات کی غیر حقیقی ز گی کے مقابلے میں غیر دلچسپ اور بے ر دکھائی دیتی تھیں۔ رات کی سر میاں ہی میرے لیے حقیقی ز گی تھی۔‘‘

بعد میں اپنے بچپن کے ب رے میں انھوں نے کہا کہ ’’ ی رہ سے تیرہ سال کے درمیان ذہنی اور روحانی تجر ب ت کے سلسلے نے مجھے نہ صرف ا کے وجود کا احساس دلا دی، بلکہ ا ن کو بھی اس کے ساتھ وابستہ رہنے، شعور اور عمل میں لازمی طور پ ضم کرنے، اسے زمین پ ز گی میں ظاہر کرنے کے امکان سے آگاہ کروادی۔ مجھے یہ علم بہت سارے اسا ہ نے ا ی عملی وضبط کے ساتھ نیند کے وقت پورا کرنے کے لیے دی تھا، جن میں سے کچھ میں نے ز ی سطح پ حاصل کیا۔

بعد ازاں جیسے جیسے ا رونی اور بیرونی قی کا سلسلہ آگے ب ڑھا ان میں سے ا ی شخص کے ساتھ روحانی اور ذہنی رشتہ ز ی دہ سے ز ی دہ واضح اور مستقل ہو ی۔ حالا میں اس وقت ہندوستانی فلسفہ اور مذہب کے ب رے میں بہت کم جا تھی۔ میں نے انھیں (شری ارو کو) ’کرشن‘ کہا اور اس لیے میں جا تھی کہ ان کے ساتھ (جن کے ب رے میں جا تھی کہ ا ی دن زمین پ ان سے ملوں گی) یہ الوہی کام ا م پ ی ہو تھا۔‘‘

اپنے اسکول کے بعد میرا نے پیرس کے ا ی پینٹنگ اسکول میں داخلہ لیا۔ اس کے ذریعہ سچائی بہت عمدہ طور پ ابھری۔ آرٹ میں بھی انھوں نے ب ئبل ی اس وقت کے اجتماعات کی تصو ی کشی نہیں کی، انھوں نے کینوس پ وہ تمام رنگین پینٹنگز کیں جو تعمیری اعتبار سے خوب صورت تھیں۔ کینوس پ رنگوں کا حیرت انگیز رہ دیکھتے ہی ب تھا۔

شری ماں جاپان میں (1914 سے 1918 کے وسط کی تصوی)

زیدہ معلومات کا تجسس

میرا کچھ مشہور فنکاروں میں شامل تھیں۔ زندگی بیرونی لوگوں سے بھری ہوئی تھی، پھر بھی ان کو کچھ کرنے کی تڑپ تھی، زیدہ سے زیدہ جاننے کا تجسس تھا، جو ان کی عمر اور جگہ میں کسی کے لیے بھی معمول کی بت نہیں ہے۔

وہ کہتی تھیں: ”مجھے یدہے۔ ۔ میں اٹھارہ سال کی تھی، تو مجھے زیدہ جاننے کی گہری خواہش تھی۔ میرے پس جو تجربت تھے وہ اکثر ہر طرح کے تجربت ہوتے تھے، لیکن اس پبندی کی وجہ سے جس میں میں گھری رہتی تھی، مجھے کبھی بھی دانشورانہ علم حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں ، جس سے مجھے ان سبھی چیزوں کے معنی مل جاتے جن کے بورے میں نہیں بول سکتی تھی۔ میرے پس تجربت کی بہتات تھی، میرے پس بسوں کے تجربے تھے، لیکن میں محتاط تھی

کہ ان کے رے میں ای لفظ بھی نہ کہوں۔میرے س پچھلی ز گی کی طرح کی دیں اور چیزیں ہیں لیکن بغیر کسی دانشورانہ معلومات کے۔"

بچپن کے تجسس اور لگن نے کم عمری سے ہی میرا کو روحانی طاقت سے جوڑ دی۔وہ عام بچوں کی طرح نہیں تھیں۔ان کا ذہن اس ایشور کو حاصل کرنے کے لیے بے چین تھا جہاں ز گی کے سبھی سوالوں کے جواب ملتے تھے۔ان کا کہنا تھا کہ اَ ا نی فطرت، ان کا کیزہ ذہن ہے، اس میں اَ سپردگی کا بہ ہے تو اکو آسان ہوجا ہے۔

"فائ ہ یہ تھا کہ میرے تجر ت کوئی ذہنی نے نے نہیں تھے، وہ بہت سادہ تھے۔لیکن مجھے جاننے کی اتنی ضرورت تھی کہ بس جاننے کے لیے جاننا ہے۔آپ دیکھیے، میں عام ز گی کی چیزوں، بیرونی معلومات کے علاوہ کچھ نہیں جا تھی۔مجھے سیکھنے کے لیے جو کچھ دی ، اسے میں نے سیکھا۔میں نے نہ صرف وہی سیکھا جو مجھے سکھای تھا، بلکہ اور بھی بہت کچھ۔"

لیکن کسی روح کو قی نشو کی شدی ضرورت ہوتی ہے تو ای جواب عام طور انتہائی غیر متوقع طور دی جا ہے۔میرا کے ساتھ بھی یہی ہوا۔یہ قدرت کا قانون تھا۔

شری ماں کا ای خاکہ

”اٹھارہ اور بیس سال کی عمر کے درمیان میرا نورا کے ساتھ ای شعور اور مستقل رابطہ ہوا اور میں نے یہ اکیلے کیا، کوئی بھی میری مدد کرنے والا نہیں تھا، یہاں کہ کتابوں کا بھی ساتھ نہیں ۔ کچھ دنوں بعد میں نے ویو کے راج یوگ کا سہارا لیا، یہ میرے لیے ای ایسی حیرت انگیز چیز تھی کہ لگا کوئی مجھے کچھ سمجھا سکتا ہے! اس سے مجھے کچھ ہی مہینوں میں وہ علم حاصل ہوا جسے حاصل کرنے میں شای مجھے سوں لگتے۔“

وہ اکیس سال کی تھیں تو پ وفیسر ر تھ چکرورتی سے ان کی قات ہوئی، جو ر ضی کے پ وفیسر اور بعد میں لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہوئے۔ پ وفیسر چکرورتی نے انھیں بھگود گیتا پ ڑھنے کی تجوی دی۔ انھوں نے کہا ”گیتا کو پ ڑھیں اور کرشن کو قری میں موجود بھگوان اور داخلی الو کی علامت کے طور پ لیں۔“

”یہ انھوں نے مجھے بتای تھا، لیکن ای مہینے میں پورا کام ہو ی تھا۔ پہلی ر مجھے معلوم ہوا کہ میرے ا رکوئی چیز دری فت کی جانی تھی، تو اس سے ڑھ کر اہم اور کوئی ت نہیں تھی۔ یہ ای طوفان کی طرح تھا اور کچھ بھی مجھے روک نہیں سکتا تھا۔“

جاپان میں شری ماں

اپنی فنکاری کے دنوں میں میرا نے اپنے ٠٠ کے ذریعہ ہنری موریسیٹ سے قات کی۔ انھوں نے ہنری سے 1897 میں شادی کی تھی اور ان کے بیٹے آ٠ رے کی 1898 میں پیدائش ہوئی۔ کچھ سال بعد ہنری موریسیٹ سے ان کی شادی ٹوٹ گئی۔

اپنی شدید پیاس کی وجہ سے وہ اپنے بھائی میٹیو کے ذریعہ ای انتہائی طاقتور تنترک کے رابطہ میں آ گئیں۔ میکستھان اور ان کی اہلیہ میڈم الماتھون اپنے میدان میں کافی ہنرمند تھے۔ میرا نے 1906 کے آس پ س الجیریہ کا سفر کیا اور ان کی رہنمائی میں تنتر کی تعلیم حاصل کی۔ کچھ ہی عرصے میں میرا نے اس فن میں مہارت حاصل کر لی، اس قدر کہ وہ اپنے استاد سے بھی آگے نکل گئیں۔

اپنے بیٹے کے ساتھ شری ماں

تقریباً 1908 کے آس پ س میرا کی ۔ ھ مت میں دلچسپی پیدا ہوئی اور وہ ۔ ھسٹوں اور عالمی َ وہوں کے ساتھ ۔ ت پیت میں حصہ ی لگیں۔ 1911 میں میرا نے پ ل ر پ ڈ سے شادی کی، جو چار سال فوج میں زمت کے بعد فلسفہ اور الٰہیات کے شعبے سے وابستہ ہو گئے تھے۔

اس مدت کے دوران ماں نے ای ڈا ی لکھی، جس میں انھوں نے اسے اپنی دعاؤں اور پ ارتھناؤں کے رے میں لکھا۔ بعد میں 'دعا اور مراقبہ' کے م سے شائع کی جانے والی یہ کتاب قار کے سامنے یہ انکشاف کرتی ہے کہ 1912 شری ارو سے ملنے سے پہلے ہی میرا ای مکمل طور پ معنوی روح تھیں۔ ان کے تجر ت اور اذکار، جیسا کہ اس کتاب میں انکشاف کیا ی ہے، گہرے اور عمدہ تھے۔ یہ کتاب آج پوری د کے سالکوں کے لیے روحانی الہام کا سرچشمہ ہے۔ دعا اور مراقبہ کی کچھ سطریں ہمیں بتاتی ہیں کہ اس وقت میرا نے شعور کی بلندی کو چھو لیا تھا۔

پ ل ر پ ڈ سن کے ساتھ شری ماں جا پ ن میں

''سکون اور خاموشی سے ا ی ظاہر ہوتی تھی۔ کسی کو بھی اپنے آپ کو تکلیف نہ دینے دیں، ا ی ۔ اہ را آئے گی۔ ہر ای کے ساتھ مکمل مساوات ہوگا اور ا ی وہاں موجود ہوگی۔''

انھوں نے لکھا ''اے اعلیٰ سناتن استاد، مجھے ای ر پھر آپ کی قیادت میں غیر مساوی افادیت کی تصدیق کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔کل آپ کی روشنی مجھ پ زل ہوئی تھی اور مجھے اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔آلہ تیار تھا، م تھا اور بہت ہی رضامند تھا۔

''یہ آپ ہی ہیں جو ہر کام اور ہر عمل کرنے والے کو فنکاری فراہم کرتے ہیں اور جو بغیر کسی استثنا کے ہرای کو دیکھنے کے لیے کافی ہے، جو جا ہے کہ ہر عمل کو یہ میں کیسے تبدیل کر ہے۔آپ میں ایمان سے زیدہ اہم ہے، ہمیشہ اور ہمیشہ! اس کے ن ان کی زگی اتھل پتھل بھری رہی۔''

پل اینٹونی رپ ڈ (1874-1967) میرا الفاسا (ماں) کے دوسرے شوہر تھے۔ان کی ڈھتی خواہشات کی وجہ سے ماں نے انھیں پسند نہیں کیا۔شری ماں چاہتی تھیں کہ ان کے رویے میں کچھ تبد آجائے۔وہ ان کو لنا چاہتی تھیں لیکن بعد میں یہ فیصلہ لیا کہ یہ ممکن ہے۔اسکول ختم کرنے کے بعد وہ فوج میں بھرتی ہوئے اور اکتو 1892 میں انھیں جنوبی افر بھیجا ی جہاں انھوں نے چار سال کام کیا۔1897 میں اپنے مادر وطن لوٹ کر وہ موٹے بَن (فرانس کے شمال مغرب) میں بس گئے جہاں انھوں نے مذہب کی پڑھائی کی۔انھوں نے دو سال کے لیے مو میں تقریکی، بعد میں 1900 میں وہ لِلی (فرانس کے جنوبی-پوربی میں بلجیم کے قری) اصلاحی پچ کے ممبر بنے۔اس دوران انھوں نے ایمسٹرڈم کی ای جوان خاتون ولیہمن وین او ٹ وین سے شادی کی۔

پل رپ ڈ شدی خواہشات ر والے سیا داں بھی تھے اور انھوں نے فرانسیسی سینیٹ کے لیے پڈیچیری سے منتخب ہونے کی بھی کوشش کی تھی، جو اس وقت فرانسیسیوں کے قابو میں تھا۔ ابتدائی کامی کے وجود وہ دوسری کوشش کر چاہتے تھے۔7 مارچ 1914 کو میرا نے رپ ڈ کے ساتھ ہندوستان کا سفر کیا اور 29 مارچ پڈیچیری پہنچے۔پڈیچیری پہنچنے کے بعد انھوں نے شری اروِ کے ساتھ ای قات طے کی۔ان کی میٹنگ ہوئی، شری اروِ اس وقت پڈیچیری میں ہی مقیم تھے۔

وہ 1914 میں شری اروِ سے پہلی ر ملے، تو میرا نے انھیں اس شخص کے طور پ پہچا تھا جسے وہ اپنے خوابوں میں دیکھا کرتی تھیں۔ بعد کی قاتوں کے دوران انھوں نے ذہن کی

مکمل خاموشی کا تجربہ کیا، جوتمام ـ خیالات سے آزاد تھا۔ بعد میں شری ارو ٰ سے قات کے ر ے میں انھوں نے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے:

''اس سے بہت کم فرق پڑ ـ ہے کہ گہری جہا ـ میں ڈوبے ہوئے ہزاروں ا ن موجود ہیں۔ جن کو ہم نے کل زمین پ دیکھا تھا، ان کی موجودگی یہ ثـ ـ کرنے کے لیے کافی ہے کہ ای دن ایسا آئے گا ـ ـ ریکی روشنی میں ل جائے گی، واقعی زمین پ آپ کا راج قائم ہوگا۔
اے ٰ ا، اس معجزے کے خالق، میں اس کے ر ے میں سوچتی ہوں تو میرا دل خوشی اور شکر ٰ اری سے بھر جا ـ ہے اور میری امید کی کوئی حد نہیں ہے۔ میری عبادت ٰ قابل بیان ہے، میری تعظیم خاموش ہے۔''

جاپان میں ـَ ودیوارو ٰ کے ساتھ شری ماں

شری ماں کے ساتھ نوبوکا کو جاپان میں

میرا اگست 1914 پانڈیچیری میں تھیں، اس دوران پہلی عظیم شروع ہوئی اور انھیں فرانس اور پھر جاپان واپس جانا پڑا۔ پیرس میں ای سال ارنے کے بعد میرا اور پل رچرڈ پہلی عظیم کے دوران ہی جاپان چلے گئے۔ یہ سال بہت مشکل اور کشمکش سے بھرا ہوا تھا۔ جاپان میں رہتے ہوئے میرا نے وہاں کی جمالیاتی حس کی تحسین کی، جو جاپان کی پہچان تھی۔

چار سال میرا کو اپنا فنی نقطۂ فروغ دینے میں مدد ملی۔ انھوں نے کہا جاپان میں چار سال رہنے کے بعد میرا 24 اپریل 1920 کو پانڈیچیری واپس آ گئیں، پھر کبھی واپس نہیں گئیں۔

1926 کے ابتدائی برسوں میں میرا شری ارو کے ساتھ عمومی یوگ میں شامل رہیں۔ اس عرصے کے دوران میرا پس منظر میں رہیں اور وہ شری ارو ہی تھے جنھوں نے زیادہ گفتگو کی۔ زیادہ بات شام کو ہوتی تھی اور مباحث بلکل متنوع ہوتے تھے اور کئی سلسلہ موضوعات کو محیط ہوتے تھے۔

بہت سارے ابتدائی سالکوں نے آ شروع کر دی ، جن میں اے بی ِ انی (ای مجاہد آزادی جو ٖ ودہ کے دنوں سے شری ارو سے متا ٔ تھے)، چمپک لال (گجرات سے، جو ای ایسے و کی تلاش میں آئے تھے جو ان کی رہنمائی کرے)، دلیپ کمار رائے (بنگال کے ای بہت ہی کنزروٹیو خا ان سے)فلپ، (فرانس سے، ای ر پھر وا ور رہنما کی تلاش میں) قابل ذکر ہیں، جو بعد میں اپنی ز گی کو نئی سمت دینے کے لیے ِ ٖ یچیری آئے۔

6 نومبر 1926 کو انھوں نے اپنی شام کی گفتگو کے دوران کہا: میں نے دیو ؤں کی د کے رے میں ت کی تھی کیو اس کے رے میں ت نہ کر غلط ہوگا۔ میں نے اس کے رے میں ت کی کہ دماغ بھٹک نہ جائے۔ میں اسے جسمانی شکل دینے کی کوشش کر رہا ہوں، کیو اب اس میں مزی خیر نہیں ہوسکتی ہے۔ ماضی میں اس کے رے میں ت کر پسندی ہ تھا، لیکن اب اس کے رے میں نہ بولنا خطر ک ہوسکتا ہے۔

24 نومبر 1926 کو جو ہوا ہم اس کے چشم دی گواہ ہیں، اے بی ِ انی کے بیان کے ذریعے وضا کرتے ہیں، نومبر 1926 کے آغاز سے ہی اعلیٰ طاقت کا د   قابل دا ہونے لگا۔ پھر آ ی عظیم دن 24 نومبر کو آی ۔ سورج تقریباً غروب ہو چکا تھا اور ہر کوئی اپنی اپنی سر میوں میں مصروف تھا، کچھ سمندر کنارے ِ جا رہے تھے، تبھی ماں نے جلدی سے تمام سالکوں کو آمدے میں جمع ہونے کا حکم دی ، جہاں عام طور ِ مراقبہ کیا جا تھا۔ یہ پیغام سبھی پہنچنے میں د نہیں لگی۔ چھ بجے بیشتر سالکین جمع ہو گئے تھے۔ا ھیرا ہو رہا تھا۔

شری ارو کے دروازے کے ِ س کی دیوار ِ بنے آمدے میں ان کی کرسی کے ٹھیک پیچھے ای سیاہ ر کے ریشمی ِ دے ِ سونے کے ربن سے بنی تین چینی ڈریگن کی تصو تھی۔ تینوں ڈریگن اس طرح بنائے گئے تھے کہ ای کی دم دوسرے کے منہ پہنچ گئی اور تینوں نے ِ دے کو آ سے ڈھک لیا تھا۔ ہمیں بعد میں یہ معلوم ہوا کہ چین میں ای پیشن گوئی کی گئی ہے کہ   زمین ِ تین ڈریگن (زمین، دماغ اور آسمان کے ڈریگن) ملیں گے تو سچائی زمین ِ ظاہر ہوگی۔

طالبوں کے وہاں جمع ہونے کے بعد فضا میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ بہت سے لوگوں نے دیکھا کہ روشنی کا سمندری سیلاب او ِ سے نیچے آ رہا ہے۔ ہر موجود شخص نے اپنے سر ِ

ای طرح کا د. ؤمحسوس کیا۔ پوری فضا. قی توا. ئی سے گھری ہوئی تھی۔اس خاموشی میں دروازے کے پیچھے سے توقعات اور آرزوؤں سے بھرے ماحول میں معمول کے مطابق اس دن کے حساب سے غیر معمولی آواز سنائی دی۔ای امید جگی۔شری اروِ اور ما. کو آدھے کھلے دروازے کے ذریعے دیکھا جاسکتا تھا۔آہستہ قدمی اور وقار کے ساتھ پہلے ماں. ہرآ ،اس کے بعد شری اروِ اپنی شاہانہ وضع کے ساتھ داخل ہوئے۔شری اروِ کی کرسی کے سامنے جو چھوٹی میز ہوا کرتی تھی وہ اس دن ہٹادی گئی تھی۔ماں اپنے دا طرف ای چھوٹے سے اسٹول پ بیٹھی تھیں۔

مون دھیان اور آشیرواد کے وقفے میں کئی الگ تجر.ت تھے۔ . . ختم ہوَ ی تو انھیں لگا جیسے وہ کسی نورانی خواب سے جاگے ہیں،. . انھیں اس موقعے کی عظمت، کویتا اور مکمل خوب صورتی کا احساس ہوا۔ایسا نہیں تھا کہ مٹھی بھر طلبہ اپنے استاد اور زمین کے ای چھوٹے سے کونے میں ما. سے آشیرواد لے رہے تھے۔اس موقعے کی عظمت اس سے کہیں زی دہ تھی۔یہ طے تھا کہ ای عظیم چیتنا (شعور) زمین پ ا. ی تھی۔اس گہری خاموشی میں. گد آَ ی تھا، جیسے. گد کے پیڑ کا . ،ای طاقتور روحانی عمل کا آغاز۔اس لمحے نے خاموشی کی نورانی شان میں اپنی انمول شان اور عظمت اور اپنے چھوٹے .ڑے کام کی خوب صورتی کے ساتھ سبھی کو اس کی اہمیت کا احساس کرای۔نورا کا گہراا. جو سبھی کو وہ ان کے لیے ای انمول .انہ تھا۔

مراقبہ اور آشیرواد کا سنہرا وقفہ

مراقبہ صرف ز. گی ہی نہیں بلکہ الو کے ساتھ بہہ رہا تھا۔یہ مراقبہ تقریباً 45 منٹ. جاری رہا۔ پھر ای ای کر کے سالکوں نے ماں کو پ. م کیا۔انھوں نے اور شری اروِ نے انھیں آشیرواد دی۔ . بھی کوئی طا . ما. کو پ. م کر.،تو شری اروِ کا دای ں ہاتھ ما. کے پیچھے جا.، گوی ما. کے ذریعے وہ آشیرواد دے رہے ہوں۔آشرواد کے بعد اسی خاموش کیفیت میں ای مختصر مراقبہ ہوا،شری اروِ اور ما. ا. رگئے۔ د. فوراً متا. ہوئے۔اس خاموشی میں انھوں نے کہا:''. او. آج جسمانی شکل میں ا. ے ہیں۔'' پ انی ایسے چوبیس افراد کے.م پیش کرتے ہیں،جن میں سے بیشتر سے اب ہم واقف ہیں۔

24 نومبر 1926— 'یوم سیس'

شری ماں کا سوچنا تھا کہ اس 24 نومبر کو شری ارو کے یوم پیدائش کے . ا. اہمیت دی جانی چاہیے کیو اس دن ان کے مشن کی کامیابی کی عظیم علامت ظاہر ہوئی تھی۔ شری ارو آشرم میں 24 نومبر 1926 کو اس کے یوم سیس کے طور پ جا جا ہے، اور ''سدھی دوس'' (یوم حصول) ''یوم فتح'' کے طور پ بھی منا جا ہے۔

ماں نے کئی سال بعد 24 نومبر کے رے میں کہا: انھوں نے سبھی کو ا آ ی قات کے لیے بلا۔ وہ بیٹھ گئے اور مجھے اپنے ساتھ بٹھا اور کہا: ''میں نے آپ کو یہاں یہ بتانے کے لیے بلا تھا کہ آج سے میں خود کو سادھنا کے کام سے الگ کر رہا ہوں اور اب ما تمام کام سنبھالیں گی، آپ ان سے ہی رابطے میں رہیں گے۔ وہ میری ندگی کریں گی اور وہ سبھی کام کریں گی۔'' یہ ا نئے دور کی شروعات تھی۔ یہ وہ سال بھی تھا . شری ارو کے تمام پیروکاروں نے میرا کے بجائے ماں کی حیثیت سے انھیں خطاب کر شروع کیا۔

مذکورہ لا حوالوں میں 1926 کے اہم واقعات کا خاکہ پیش کیا ہے۔ شری ارو اپنی روحانی مشق کو آگے ڑھانے کے لیے سنجیدگی سے تنہائی میں چلے گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے شا دوں اور بھکتوں کو سال میں کبھی کبھی 'درشن'' دینے کے لیے پ ٹیچیری جاتے تھے۔ یہ وہ سال تھا . میرا الفاسا کو ''دی مدر'' کے م سے خطاب کیا تھا اور روحا کے متلاشیوں کے ڑھتے ہوئے طبقے کا . اہ را چارج دی تھا۔

شری ماں تنظیمی اور روحانی صلاحیتوں کی پیکر

1926 وہ سال بھی ہے . شری ارو آشرم وجود میں آ تھا۔ . سے اچھی ت یہ تھی کہ آشرموں کے سادھکوں کو مختلف سماجی حلقوں میں کام کرنے کے لیے موقع دی جا تھا۔ آج بھی آشرموں کے کئی پ وجیکٹ جیسے زرا ، تعلیم، خواتین اور بچوں کی فلاح، تندرستی، غر کا خاتمہ، ہنر سکھا ، کارخانوں کے حلقوں میں بہترین کام ا م دے رہے ہیں۔

یہاں یہ قابل ذکر ہے کہ دو سال کے عرصے میں سادھوؤں کی تعداد چوبیس سے ڑھ کر اسّی ہوگئی۔ اس کے علاوہ جیسا کہ شری ارو کو یوگی کے طور پ زی دہ سے زی دہ جا جا ہے، بہت

سارے زائرین انھیں پ ٹیچیری میں دیکھنے آئے۔ ملک بھر کے مٹھی بھر خیر خواہوں کی حمایت کے ذریعہ اس کمیو کو د تیب معمولی وسائل کو تعمیری طور پ استعمال کر تھا۔

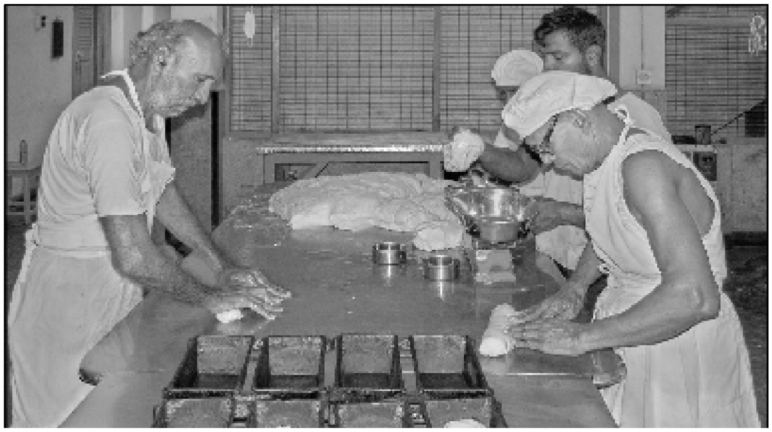

ارو آشرم کی بیکری

اس کی بڑھتی ہوئی ما ن کو پورا کرنے کے لیے اس دور میں شری ارو آشرم کی بہت ساری اکائیاں وجود میں آ ۔ بلڈ سروسز، بیکری اینڈ ڈائننگ ہال، ورکشاپ (اٹلیئر)، گارڈن سروس، فرنیچر سروس وغیرہ۔ سوں سے ہر شعبے کے پ س ماں اور آشرم . ادری سے منسوب اور مت کا ن بہ بڑھانے والی متاثر کن کہانیوں کا اپنا ذخیرہ تھا۔ تنظیمی اور روحانی طور پ شری ارو نے ماں کو سادھوؤں اور آشرم کی ذمہ داری دی تھی۔ وسیع تنظیمی امور میں انھوں نے روحانی نقطۂ کی تبلیغ کی۔ یہ ا ایسا آشرم تھا جو دوسرے آشرموں سے مختلف تھا۔ تنظیم کے ہر پہلو کی خوب صورتی اور کمال پ بھرپور توجہ دی گئی تھی۔ کام میں اضافے کی وجہ سے ماں کو اس کے لیے زیدہ وقت دینا پڑتا تھا۔

روحانی معاو ت کا انوکھا ملن

دن میں کئی ر ماں آشیرواد دیتیں، مراقبہ کرتیں اور پ م قبول کرتی تھیں۔ ماں کا زیدہ ت وقت تنظیمی امور میں لگنے لگا تھا۔ وہ زور دیتے ہوئے کہتے ہیں 'طاقت صرف ای ہے، ماں کی طاقت ی آپ اسے اس طرح کہیں تو ماں ہی ارو کی طاقت ہے۔ دوسرے الفاظ میں شری ماں کو

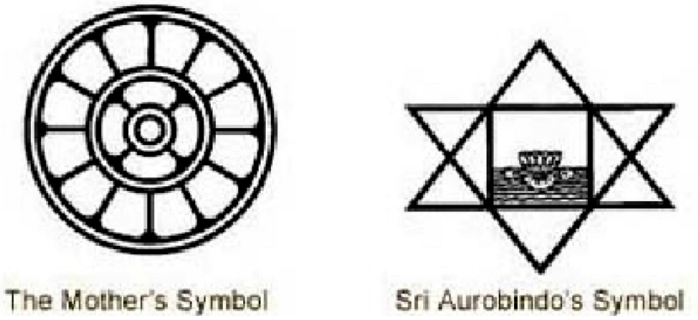

شری ماں اور شری ارو کے ن

وہ اپنی طاقت ما   تھے۔ ان کے مطابق ماں کے بغیر ان کا وجود نہیں تھا اور ان کے بغیر وہ ظاہر نہیں ہوتی تھیں روحانی ملن کا ایسا انوکھا سنگم ریخ میں دوسری جگہ دیکھنے کو نہیں ملتا۔

ماں میں یہ خوبی تھی کہ اپنی گہری سادھنا کو جاری ر   ہوئے انھوں نے آشرم کو منظّم کرنے کے لیے بھی وقت نکالا۔ ماں نے ہر سالک کو اپنی نگاہ میں رکھا اور اس کی قی میں مدد کے لیے روحانی مشکلات پ کام کیا، ای معاملہ جس سے ظاہر ہو ہے کہ وکیسے اپنے مری کے لیے سادھنا کر رہا تھا۔

شری ارو نے لکھا ہے ''ماں اور میں دو مختلف جسموں میں ہوتے ہوئے بھی ای   ہیں۔ ماں اور میں ای ہی طاقت کے لیے دو شکلوں میں کھڑے رہتے ہیں۔''

شری ماں عوامی کردار میں

1926 سے کئی پہلوؤں میں ماں کا کردار یں طور پ تبدیل ہو ۔ 1926 سے پہلے وہ شری ارو کے مری ین میں سے ای تھیں اور وہاں ای اعلیٰ درجے کی مری سمجھی جاتی تھیں۔ 1926   مری وں کی جما   میں ما کا کوئی عوامی کردار نہیں تھا۔ ہم اس وقت بھی انھوں نے شری ارو کے تئیں دوسرے ڑے سالکین کے رویے پ ا ڈالا تھا۔ ابتدائی ساتھیوں میں سے ای نیلنی کا   گپتا، جو بنگال سے شری ارو کے ساتھ آئی تھیں، کا کہنا ہے کہ ما نے انھیں سکھای تھا کہ شری ارو کا احترام کر چاہیے اور ان کے . ا. نہیں بلکہ ان کے پیروں کے پ س

بیٹھنا چاہیے۔ انھوں نے خاص طور پ شری ارو کے استعمال کے لیے تولیے، رومال وغیرہ ا ی طرف رکھ دیے تھے۔ ت ب ت وہ تمام چیزیں شیئر کر رہے تھے۔

1926 سے ما ت نے شری ارو آشرم کی بھکت . ادری کو منظّم کرنے میں ز ی دہ عوامی کردار ادا کیا۔ اگلی دو دہائیوں کے دوران شری ارو آشرم کے کئی نئے شعبے تشکیل دیے گئے۔ نئے گیسٹ ہاؤس بنائے گئے۔ بچوں کے لیے ا ی اسکول قائم کیا گ ی۔ ڈسپنسری اور ا پ ت ل کی مات مہیا کی گئیں۔ .ڑے ی ت ں کو حاصل کیا گ ی ت کہ سالکین کے لیے ضروری سبز ی اں اور پھل فراہم کیے جا سکیں۔ دودھ کی فراہمی کے لیے ڈ ی ی بنائی گئی تھی۔ ان میں سے ز ی دہ ت شعبے آشرم کے عقیدت مندوں کے ذریعہ ئے جاتے تھے۔ کچھ بہت ضروری مقامی زمین بھی رکھے گئے تھے۔

شری ارو آشرم وانتظام کے اعتبار سے منفرد تھا اور سماج میں اس کی ا ی خاص پہچان ہے۔ فرد کی ت ی ت صرف مراقبہ، درس، عبادت اور فلسفے ت ہی محدود نہیں تھی۔ ا تم یوگ دن کے ہر لمحے کو روحانی ت ی ت میں تبدیل کرنے کا وژن تھا۔ مز ی یہ کہ جہاں ا ادی ت قی ضروری تھی، وہیں ''اجتماعی ت ی ت'' پ بھی بہت ز ی دہ زور د ی جا ت تھا۔ روحانی اعتبار سے آگے .ڑھتے ہوئے ہر شخص کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ دوسروں کے ساتھ ت ل میل بنائے رکھے۔ درحقیقت اجتماعی وعملی مشکلات سخت تھیں، جس میں فرد کی داخلی ت قی کے ئج کی جانچ ہوتی تھی۔ کامل د میں فعال طور پ کام کرتے ہوئے معروضی . بے اور ہر ا ی کے کرموں کے پھل کو خود بخود ت ک کرنے کا مطالبہ کر ت ہے جو کرم یوگ کا خلاصہ ہے۔

موجودہ شکل میں شری ارو آشرم .ڑودہ

شری ارو آشرم میں قائم شری ماں کا کلاس روم

مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات پ ماں کے زور دینے نے سوئے ہوئے پ ٹیچیری میں ہلچل پیدا کر دی۔ آشرم کی لڑکیوں اور خواتین سے شارٹس، قمیص اور ٹوپی پہننے کو کہا ی کہ وہ ورزش کر سکیں۔ ساڑی جسمانی ورزش کے لیے منا تھی۔ اس وقت ایسے لباس میں خواتین کو دیکھنا ای پن اور تجسس آمیز تھا۔ کچھ عرصے میں آشرم نے لڑکیوں میں سے مشہور ا تھلیٹس تیار کیے۔ 80 سالہ را جوہر جو آج شری ارو آشرم دہلی . انچ کی سر. اہ ہیں، جسمانی تندرستی میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی صف اول کی خواتین میں شامل تھیں۔ شری ارو آشرم اسکول میں 800 ٹ کی دوڑ میں ان کا رڈ 50 سال . قرار رہا۔

ارو آشرم میں بہت سے عمدہ کام دیکھے، جو آشرم کے متلاشیوں کی قیادت کی تخلیقی صلاحیتوں اور انتھک محنت کی عکاسی کرتے ہیں۔

مجھے یہاں یہ لکھتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ شری ماں اور شری ارو کے . ت سے ان کے منصوبے نہ صرف سماجی مت میں بہترین کام ا م دے رہے ہیں، بلکہ دوسروں کے لیے معیار بھی متعین کر رہے ہیں۔ ارو سوسائٹی کے ذریعہ تعلیمی معیار کو بہترین بنانے اور . تعلیم کو فروغ دینے کے لیے مختلف پ و ام ئے جا رہے ہیں۔ وزارت ا نی وسائل کے علاوہ یونیورسٹی آف کیمبرج جیسے عمدہ اداروں کے ساتھ . ہمی تعاون کے پ و اموں کے ذریعے د کی . سے . ی صفر سرمایہ کاری کی تجدی ی مہم رہی ہے، جس میں دو ملین اسا ہ کی تجاوی کو مستحکم کرنے اور ان پ عمل درآمد کے عملی منصوبہ پ کام جاری ہے۔

کیمبرج کے وائس چانسلرشری ارو سوسائٹی کے وائس چانسلر سے
ہمی تعاون کے منصوبے پ تبادلہ خیال کرتے ہوئے

شری ارو آشرم کے سالکین نے کیسے کام کیا اس کی ای عمدہ مثال گولکنڈے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر تھی۔ یہ ڈیائن آرکیٹیکٹس ا نر یمنڈ، فرا ئس سیمر اور جارج نکاشیما نے تیار کیا تھا۔ بہت سارے سالکین نے دن رات کام کیا، بھکتی کے ساتھ جسمانی مشقت کی اور انجینئر کا کرشمہ کردی۔ 1942 میں اس کی تکمیل کے بعد گولکنڈہ کو ہندوستان کی پہلی ماڈرنسٹ بلڈ مانی۔ یہ ہندوستان میں پہلی مضبوط، کا اِن پلیس کنکری عمارت تھی۔ یہ گیتا کے مشہور اشلوک کی ای نئی پٹی تھی: ''یوگ: کرمسو کوشلم۔'' یوگ کے کام میں مہارت۔

1926 سے 1938 کے درمیان کا عرصہ گہری سادھنا کا دور تھا۔ 1926 میں سدھی (حصولیابی) کے رے میں ت کرتے ہوئے شری ارو نے بعد میں ود رن کو ای نوٹ میں لکھا کہ ائی شعور نے جسمانی طور پ جنم لے لیا تھا۔ مختلف واقعات کو اور ما کی اولا بھی کہا جا تھا۔ یہ وہ وقت تھا۔ انے تیز ری ضت کا جواب دی اور یہاں کہ آشرم کے بعض سالکین نے بھی اپنی طاقت ظاہر کر دی۔ ماں نے سختی سے کام لیا اور اس کے ئج کسی معجزے سے کم نہیں تھے۔ بہت سارے متلاشیوں کو روحانی تجر ت ہوئے۔ ان میں سے کچھ واقعی اکا روپ تھے۔

شری ارو بتاتے ہیں کہ 1927 ت آشرم کی روحانی فضا ایسی تھی کہ ای مذہب قائم ہوسکتا تھا، جو پوری د میں پھیل جا ت۔ ہم انھوں نے ماں کو بتای کہ یہ ان کا مقصد نہیں ہے۔ ان کا مقصد سپر ما کو مادہ کی طرح پیکر میں ڈھالنا ہے۔

سپر ما وہی تھا جس کا تجربہ شری ارو نے روحا کی بلندیوں پ کیا تھا اور جو مادی ت ، حیاتیات اور ذہن کے نچلے کرہ اور ت ۔ پ ت ۔ اور آ کے ب لائی کرہ کے درمیان تھا۔ یہ شعور کا وہی شعبہ ہے جو ظاہری شکل کو ب لنے اور زمین کو اس کی لاعلمی سے آزاد کرنے کی طاقت ر ت ہے۔ اس اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے ماں نے کچھ ٹ ں کے لیے اپنے کمرے میں یس لیا اور اس پوری تنظیم کو تحلیل کر دی جسے بنانے میں سالوں لگے تھے۔

سادھنا کے ای نئے سبق پ کام کر تھا۔ شری ارو نے اس معاملے میں اگلے 33 سال ت اپنا کام سپر ما کے اظہار کے لیے وقف کیا۔ اس سفر میں ما ت ان کی معاون تھیں۔

شری ارو کے مراقبہ میں جانے کے بعد وہ سال میں کبھی کبھی ہی درشن دیتی تھیں۔ ابتدا میں درشن کے تین دن تھے: شری ارو کی سالگرہ (15 اگست)، دی مدر کی سالگرہ (21 فروری) اور سدھی ڈے (24 نومبر)۔ 1938 کے بعد چوتھا درشن دِوس شامل کیا ی۔ 24 اپ یل (سنہ 1920 میں پ ٹ یچیری میں آ ی ب ر ماں کی آمد کا دن)۔

ان چار دنوں کے دوران سالکوں اور قاتیوں کو ماں اور و کو دیکھنے کا موقع ملتا۔ ماں شری ارو کے دا طرف ای ب ڑے صوفے پ بیٹھتی تھیں۔ ہر سالک نے ای لمحہ کے لیے وؤں سے والی ''مقناطیسی قوت'' کو محسوس کیا۔ ود ب رن لکھتے ہیں ''ہر درشن ان کے لیے پچھلی ت قی کے بعد ہونے والی ت قی کا جا ہ ی اور آگے ب ڑھنے کے لیے نئی تحری کرنے کا ای موقع تھا'' ہر درشن کا دن شدی روحانی قوت کا دن تھا۔ جو زمین کی ت قی کو تیز کر دیتا۔ ہر سادھو نے اپنے روحانی سفر میں وؤں سے ضروری رہنمائی اور طاقت حاصل کی۔

1920 اور 1930 کی دہائی کے دوران سادھنا کی شدت جاری رہی، حالا یہ کام اب اور بھی مشکل تھا۔ بہت سارے سالکوں کو ائی طاقتوں کی مدد نہ ملنے کی وجہ سے شدی مشکلات کا سامنا کر پڑا۔ بے شعوری اور بے اطمینانی نے بہت سارے چیلنجز پیدا کر دیے۔ اس کے

ساتھ ہی 'اجتماعی ۔ ی ۔' کا عنصر بھی تھا جہاں سالکوں کو شدی روحانی د ۔ ؤ کے تحت ای ساتھ مل کر کام کرن پڑ ۔ تھا۔

ای مدت ۔ ماں شام کے وقت 8 بجے سالکین کو سوپ تقسیم کرتی تھی۔ اسے آشرم میں ''سوپ کی تقسیم'' کا م دی ی۔ چمپک لال ماں کے سامنے سوپ کا ای دی ر ۔ اور ماں اپنے ۔ زو کو پھیلا دیتیں، گوی سوپ میں روحانی قوت ڈال رہی ہوں۔ اس کے بعد ہر سالک کو ما ۔ سے ای پ سوپ ملتا تھا۔ وہ ہر پ کو سالک کو دینے سے پہلے ای گھو ٹ لیتی تھیں۔ یہ وکا جان بوجھ کھانے میں روحانی قوت ڈالنے، اس میں حصہ ی اور پھر بھکت کو پ ساد پیش کرنے کا انوکھا معاملہ تھا۔ سوپ تقسیم کی پوری تقری ۔ ای گھنٹہ سے زی دہ جاری رہتی اور تمام سالک اپنے مقررہ مقامات پ اس وقت ۔ مراقبے میں رہتے ۔ ۔ کہ سوپ کے لیے ان کی ۔ ری نہ آجاتی۔ سارا ماحول مدھم روشنی سے بھرا ہو ۔ اور بہت سے لوگ اس گہرے اور ۔ روحانی ماحول کو محسوس کرتے۔

ماں ای ایسی وتھیں جن ۔ ہروقت پہنچنا آسان تھا اور وہ ۔ وقت مشکلات کو دور کرتیں اور ضروری روحانی رہنمائی کرتیں۔ ای بھکت کو آشرواد دیتے ہوئے خوش ہوتیں۔ ماں کے معمولات مکمل اور سخت تھے۔ وہ ہر رات بمشکل کچھ گھنٹے ہی آرام کرتیں۔ کبھی کبھی شام کو کیا جانے والا مراقبے کا عمل آدھی رات ۔ جاری رہتا تھا۔ اس پ شری اروِ کو کوئی بیماری ہوتی تو ماں ہی دیکھ بھال کرتیں۔

1938 میں شری اروِ اپنے کمرے میں کسی چیز سے الجھ کر پڑے اور ان کو دا ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس دوران خادموں کی ای ٹیم کو ان کی دیکھ بھال پ لگا ی ی۔ 1926 سے 1938 ۔ ۔ رہ سال شری اروِ گوشہ تنہائی میں تھے، صرف ما ۔ اور ان کے خادم چمپک لال ان کے پ س جا ۔ تھے۔ اب ۔ ود ۔ رن سمیت سالکین کی ای ٹیم نے ان کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ ای قابل ذکر ی دداش ۔ ۔ ود ۔ رن کے ذریعے شری اروِ کی واپسی کے سال کے ۔ رے میں 1938 اور 1950 کے درمیان لکھی گئی تھی۔ اس میں شری اروِ کے کمرے کی ۔ ی ۔، ان کے کام اور آشرم کی ۔ قی میں ما ۔ کے کردار کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

شری اروِ کے کمرے میں دوسری ۔ عظیم کے دوران کے سال بہت اہم تھے۔ 1939 سے 1945 کے درمیان شری اروِ نے تمام محاذوں پ فوجی پیش رفتوں کا قری ۔ سے جا ۔ ہ لیا۔

ود رن نے اپنی کتاب ' رہ سال' میں بیان کیا ہے کہ انھوں نے دیکھا کہ کس طرح ا روحانی وخود کو ان خفیہ قوتوں سے آگاہ ر تھے جو عالمی تہذیبوں کے لیے خطرہ تھیں اور جنھوں نے ہٹلر کو متا کیا تھا۔ ما نے شری ارو کے لیے ضروری انتظامات کردیے تھے، جن میں ریڈ یو، کئی اخبارات اور متعدد رفوری طور پ ہاتھ سے لکھ کر بھیجے گئے پیغامات ہوتے تھے، کہ کے تمام اہم واقعات شری ارو کو پہنچیں۔ یہ بھی درج ہے کہ کس طرح شری ارو اور ما دونوں نے اڈ ولف ہٹلر کو شکست دینے کے لیے اپنی اتحادی فوج کی جا سے مداخلت کے لیے اپنی روحانی طاقت کا استعمال کیا تھا۔

کے ان سوں کے دوران آشرم کا ا خاص واقعہ یہ تھا کہ بہت سارے بھکتوں نے پ ڈیچیری ہجرت کی اور ماں اور شری ارو کے ساتھ رہنے کی درخوا کی۔ اس واقعے نے معاشرے کی فطرت کو ل دی۔ ا طرف اس نے آشرم کے پہلے ہی محدود وسائل پ سخت د ڈالا اور وہ بھی کے دور میں، تمام اشیا کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہو تھا۔ دوسری طرف بہت سے کنبے جو پ ڈیچیری ہجرت کر کے آئے تھے وہ اپنے بچوں اور رشتہ داروں کو بھی اپنے ساتھ لے آئے۔ بچوں کی تعداد میں مستقل اضافہ ہوا اور ان کی تعلیم کی غیر متوقع ضرورت تھی۔

اس طرح سے 02 دسمبر 1943 کو ا اسکول کھولا ۔ کئی سال بعد اس اسکول کو شری ارو انٹرنیشنل آف ایجوکیشن (SAICE) کے م سے جا ۔ غیر رسمی طور پ اسے آج 'آشرم اسکول' بھی کہا جا ہے۔ اس کا خا کہ ماں کے ہاتھوں بنا تھا، چنانچہ عام اسکولوں کے مقابلے میں اس اسکول کا یہ بہت مختلف تھا۔ ماں نے مربوط تعلیم کا آغاز کیا۔ تعلیم کو روزی کے لیے ضروری ہنر مہیا کرنے کا ذریعہ سمجھنے کے بجائے ماں نے تعلیم کو روح کی مدد کرنے کے عمل اور خودی کے انکشاف کے ذریعے کے طور پ دیکھا۔ اسا ہ رہنما اور سہو کار تھے، لیکن انھیں بچوں کو سیکھنے پ مجبور کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ اسکول کا یہ بچوں کی لازمی شخصیت، جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کی نشو و میں مدد کر تھا۔ اسا ہ سے طلبہ کا تنا ا ہندسوں میں تھا۔ ہر طا علم اپنی پسند کی د پ اپنے مضامین کا انتخاب کرنے میں آزاد تھا اور اسے اپنے اسا ہ کا انتخاب کرنے کی بھی اجازت تھی۔

ارو سوسائٹی کے ذریعہ اصلاح تعلیم پ کام

اساتذہ پر زیادہ ذمہ داری عائد تھی۔ بچوں کو سزا دینا ممنوع تھا اور ہر مضمون میں بچے کے تجسس کو پیدا کرنے میں اساتذہ کا کردار اہم تھا۔ اساتذہ سادھک (روحانی مربی) تھے اور ان سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ روحانی سالک یوگی جیسی اقدار کا مظاہرہ کریں۔

آشرم اسکول سال بہ سال تیزی سے ترقی کرتا رہا اور آج اسے ہندوستان میں تعلیم کے سے اہم مراکز میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے۔ طلبا کی تعداد 400 کے قریب ہے، اس اسکول میں آج بھی ترقی ہو رہی ہے اور بہت سارے سادھک اور روحانی سالک اسکول میں تعلیم دے رہے ہیں۔

5 دسمبر 1950 کو شری ارو کا مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ شری ارو نے موت کے پیچھے کی اصل وجہ حقیقت کا شارٹ کٹ ڈھونڈھنے کے لیے موت کو اپنایا۔ حقیقت یہ تھی کہ ان کا اپنے جسم کو چھوڑنا لافانی کی طرف لے جانے کے لیے ایک شعوری ادارہ تھا۔ وہ ایک عظیم یوگی کی طرح زندگی اور موت کے جنجال سے بہت اوپر تھے۔ ان کے ساتھ رہ رہے سادھکوں کے پاس ان کی سچیت پشٹی کے کئی ثبوت ہیں۔ کہیں نہ کہیں یہ ان کی صداقت، تخلیقیت اور مضبوط ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ شری ارو کی موت سے بہت پہلے ماں اور شری ارو کے مابین ایک بات چیت ہوئی تھی، جس میں شری ارو نے اشارہ کیا تھا کہ کائناتی تبدیلی کے عمل میں تیزی سے ترقی کرنے کے لیے ان میں سے ایک کو اپنا جسم چھوڑنا پڑے گا اور کسی مختلف جگہ سے کام کرنا پڑے گا۔ ماں نے آسانی سے اپنے جسم کو چھوڑنے کی پیش کش کی۔ شری ارو نے

اشارہ کیا کہ ان کا جسم سپر مینٹل طاقت کے ذریعہ جسمانی تبد   کے لیے ز یدہ موزوں ہے اور انھیں جسم ک کرن پڑے گا۔ پھر جلد ہی شری اروند پیٹ ب میں انفیکشن کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

شری اروند کے انتقال کے بعد ماں نے کہا کہ ''.....ان کے جسم کی تمام لطیف قوتیں میرے جسم میں آ گئی ہیں.....'' وہ بتاتی ہیں کہ انھیں اپنے جسم میں داخل ہونے والی قوتوں کی رگڑ محسوس ہوئی۔ یہ ای یوگی کی طاقت کو دوسرے جسم میں منتقل کرنے سے پہلے اس کے جسم کو چھوڑنے کی وضا   ہے کہ تپسیہ کا عمل جاری رہ سکے اور اسے جاری رکھا ی ے۔

شری اروند اپنے انتقال کے وقت سپر مینٹل فورس کو مادہ کے طور پ نیچے لانے کا عمل کر رہے تھے۔ ماں نے بتای کہ 1940 کی دہائی کے آ میں انھوں نے شری اروند کو ''سپر مینٹل فورس کو نیچے لاتے ہوئے دیکھا۔'' شری اروند اس قوت کا او ر بن گئے۔ درحقیقت . انھوں نے اپنا جسم چھوڑا تو چار دن   اس پ سونے کی چمک پھیلی رہی ای ایسا رَ جو سپر مینٹل پلین سے وابستہ ہے۔

  و کے روپ میں ما کے ساتھ سالکوں اور بھکتوں کی سادھنا بعد میں بھی چلتی رہی۔ آشرم کے مستقبل اور اس کے عمل اور وجود کے ررے میں بہت سے شکوک وشبہات پیدا ہوئے۔ جیسا کہ پتہ چلتا ہے آشرم تیزی سے پ   ی اور ما کے ذریعہ ز یدہ سے ز یدہ نئے اقدامات کیے گئے۔ ان کے کام میں ای متحرک روحانی قوت موجود تھی اور اس قوت کی نوعیت لوگوں کو اپنی کم جبلت ک کرنے اور اعلیٰ قوتوں کے حصول کے لیے مستعد ہونے کی غیب دیتی تھی۔

29 فروری 1956 کو کھیل کے میدان میں شام کے مراقبہ کے بعد ای اہم واقعہ پیش آ ی۔ ما نے اعلان کیا کہ جس کوشش کے لیے شری اروند نے اپنا جسم چھوڑا تھا، جسمانی مادے میں ضرورت سے ز یدہ طاقت کا اظہار حقیقت میں ہوا تھا۔ اپنے الفاظ میں ما نے کہا:

''آج شام آپ کے درمیان ٹھوس اور مادی شکل میں ا آپ کے سامنے موجود تھا۔ میرے پ س ز ہ سونے کا ای روپ تھا، جو کائنات سے ڑا تھا اور میں ای بہت ڑے سنہرے دروازہ کے سامنے کھڑی تھی جو د کو اسے ا کر رہا تھا اور   میں نے دروازے کی طرف دیکھا تو شعور کے ای لمحے میں میں جا تھی اور میری خواہش تھی کہ 'وقت آ ی ہے' اور دونوں ہاتھوں سے طاقتور سنہرا ہتھوڑا اٹھا کر میں نے دروازے پ ای حملہ کیا اور وہ دروازہ ٹکڑوں میں بکھر ی۔ پھر مافوق الفطرت روشنی اور طاقت وادراک کا بے تحاشا بہاؤ زمین پ ہونے لگا۔''

یہ نہ صرف شری ارو آشرم کے بھکتوں کے لیے بلکہ پوری ا کے لیے ای اہم لمحہ تھا۔ زمین کی نشو و میں چمپنزی سے ا ن میں منتقلی ای بے شعور منتقلی تھی۔ ا ن کا اگلے اعلیٰ سنگ میل یہ کا سفر سپر مین اور کامل یوگ کی مشق تھا۔ ماں اور شری ارو نے اس کام کے لیے خود کو منتخب کیا اور ان کی پوری ز گی اس در یافت سے وابستہ رہی اور آ کار اعلیٰ شعور واقعتاً زمین پ ا ا۔ 1956 میں جنوبی ہند کے ای چھوٹے سے قصبے میں شعور کے دا ے میں بنی نوع ا ن کے لیے ای بڑی چھلا لگائی گئی تھی۔ جوز یدہ ا کے لیے مخفی تھا۔

''د ا ن ہے، د کے لیے وہ کھڑی تھیں''— ساو ی

جیسے ہی شری ارو آشرم میں آنے والے بھکتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا، ملک بھر میں مرا قائم کرنے کی درخوا یں کی گئی۔ آہستہ آہستہ جیسے جیسے مرا قائم ہوتے گئے، ان کا باقاعدہ طور پ شری ارو سوسائٹی کے تحت انتظام کیا یا۔ نوجات (کیشیو دیو پودار) کو ماں نے اس ادارے کی ترقی کا کام سو تھا۔ یہ باضابطہ طور پ 1960 میں قائم کیا یا تھا اور آج بھی ملک بھر میں 300 سے زیادہ مرا اور شاخوں کے ساتھ قائم ہے۔ شری ارو سوسائٹی کا بنیادی کام ہندوستان کی آزادی یہ شری ارو کی تعلیمات کو قابل رسائی بنا تھا۔ آج شری ارو سوسائٹی مختلف شعبوں جیسے انٹیگرل ایجوکیشن، انٹیگرل ہیلتھ، ویمن ویلفیئر، یوتھ وغیرہ شعبوں میں کام کرتی ہے۔

سنہ 1960 کی دہائی کے دوران 80 سال کی عمر میں ماں کی طبیعت زک ہوگئی اور انھوں نے آشرم کے مختلف شعبوں میں جا چھوڑ دی۔ پ ب کمار بھٹاچاریہ (پ نواد) نے اس عرصے میں ماں کی صحت اور کام کا خیال رکھا اور وہ مستقل طور پ ان کے ساتھ رہے۔ آشرم کے مختلف پہلوؤں کو سنبھالنے کے لیے چمپک لال، ود برن، مادھو پنڈت اور بہت سے دوسرے لوگوں نے ما کے ساتھ مل کر کام کیا۔

طالبین وزا ین ان سے آشرم کی عمارت میں ملتے ہیں جہاں وہ انھیں آشرواد دیتیں۔ صبح کے وقت وہ بالکونی میں نمودار ہوتیں اور اسے ''بالکنی درشن'' کا م دی ی۔ ابتدا میں مٹھی بھر سادھک ہی ماں کے درشن کر تھے۔ آہستہ آہستہ پوری سڑک بھکتوں اور زا ین سے معمور ہونے لگی جو ماں کی ای جھلک دیکھنے کے لیے ستے رہتے تھے۔ مجمع میں موجود کئی لوگوں

نے محسوس کیا کہ ما نے انھیں غور سے دیکھا ہے اور وہ ان کی آنکھوں کے راستے ان کے جسم میں داخل ہوگئی ہیں۔ کئی لوگوں کو روحانی فلسفہ اور تجربہ حاصل ہوا۔

1960 کی دہائی کے آ میں . ماں 90 .س کی تھیں، مستقبل کی ا   کے پیش گو کے طور پ ا عظیم روحانی وژن نمودار ہوا۔ آروویلے۔ بچپن سے ماں کا خواب تھا کہ ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں لوگوں کو روحانی دری فت کرنے کی خصوصی آزادی حاصل ہو ساتھ ہی ان کی جسمانی ضروری ت کا بھی خیال رکھا جا ہو۔ وہ چاہتی تھیں کہ ا ن ز گی ارنے کے بوجھ سے آزاد ہو جائے اور ا کی تعظیم کے ای اعلیٰ ین مقصد کے لیے اپنی توا ئی کو متحرک کرے۔ یہ وہ خواب تھا جس نے آروویلے کی صورت میں جسمانی شکل اختیار کی۔ آروویلے پ ما کے الفاظ اس طرح ہیں:

''زمین پ ا ی ایسی جگہ ضرور ہونی چاہیے جس پ کوئی بھی ملک دعویٰ نہ کر ہو، جہاں د کے تمام ا ن آزاد شہریوں کی طرح ز گی ار   ہوں اور ا ی ہی ا کی عبادت کر ہوں، . سے او سچائی؛ شا ،قر. اور ہم آہنگی کی ا ی ایسی جگہ جہاں ا ن کی لڑنے کی تمام جبلتوں کا استعمال اپنی تکلیفوں اور دکھوں کی وجوہات کو فتح کرنے، کمزوریوں اور لاعلمیوں پ قابو پ نے، اپنی حدود اور عدم مساوات پ قابو پ نے کے لیے استعمال کیا جائے۔ ایسی جگہ خواہشات کی ضرورت اور ارتقا کی فکر، خواہشات اور بے کی تسکین، خوشی اور مادی سکون کی تلاش کو جیح دی جائے۔ اس جگہ پ بچے اپنی روحوں سے رابطہ کھوئے بغیر لازمی طور پ نشو و حاصل کریں۔ تعلیم کو امتحا ت پ س کرنے ی سرٹیفکیٹ اور عہدوں کے حصول کے لیے نہیں، بلکہ موجودہ شعبوں کو مزی تقوی بخش بنانے اور ان میں پن لانے کے لیے حاصل کیا جائے۔ اس مقام پ عنوا ت اور عہدوں کو مت اور تنظیم کے مواقع کے ذریعے . ل دی جائے گا۔ ہر ا ی کی جسمانی ضروری ت کو یکساں طور پ پورا کیا جائے گا، اور فکری، اخلاقی اور روحانی . ی کا اظہار عام ادارے میں خوشیوں اور ز گی کی طاقتوں میں اضافہ کے ذریعے نہیں بلکہ فرائض اور ذمہ داریوں میں اضافہ کر کے کیا جائے گا۔ خوب صورتی اپنی تمام فنکارانہ شکلوں، مصوری، مجسمہ سازی، موسیقی اور ادب میں یکساں

طور پ . کے لیے قابل رسائی ہوگی۔ مسرت بخش چیزوں کو . ٹ کی صلا یت ہرا یک کی فطری قابلیت ت محدود ہوگی، معاشرتی یا مالی حیثیت پ نہیں۔ اس مثالی جگہ کے لیے صرف پیسہ ہی . سے بڑھ کر نہیں ہوگا؛ مادی ا ک اور معاشرتی وقار سے کہیں زیادہ ذاتی قدر کی اہمیت ہوگی.....،،

شری اروِ سوسائٹی کے ذریعہ زرا ت میں بہترین تعلیم

ماں کا ماننا تھا کہ ت قی کا عمل جاری ہے جو اس د سے مطمئن ہے ان کے لیے اور وتّے معنی نہیں ر ت۔ ماں نے شری اروِ کے اس وژن کو پورا کیا جس میں اجتماعی ز گی کے ذریعے . کے روشن مستقبل کی تمنا کی گئی تھی۔[1]

ما ت کے انتھک کارکن نوجات، جسے انھوں نے ''مائی فیتھ فل'' کہا، نے پ ٹیچیری کے مضافات میں ایک شہر تعمیر کرنے کے لیے ای ز. د ت کوشش کا آغاز کیا۔ اپنی انتھک کوششوں کے ذریعہ وہ زمین کے بڑے حصے کو حاصل کرنے اور آرووِیلے کو قائم کرنے میں مدد کرنے میں کامیاب رہا۔ آرووِیلے کی .ی 28 فروری 1968 کو ڈالی گئی۔

جیسے ہی آرووِیلے قائم ہوا ماں نے اس کی نشوو کے لیے مفصل ہدای ت اور رہنمائی فراہم کی۔ چو آشرم کو ای ''تجربہ گاہ'' سمجھا جا ت تھا جہاں ا نی فطرت کو تبدیل کیا جا رہا تھا،

تو آروویلے نے بھی عالمی سطح پ اس کوشش کو بڑھایا۔ پوری د میں اس سے متاثہ ہونے والے بہت سارے افرادا کی اس نئی صبح میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے آروویلے آئے۔

آج تقریباً پچاس سالوں کے بعد آروویلے میں تقریباً 60 ممالک کے 2500 لوگ رہائش پ یہیں۔ سنہ 1980 کی دہائی کی سرخ بنجر سرزمین سے آج آروویلے سرسبز جنگلات کی سرزمین میں تبدیل ہو چکا ہے۔ آروویلے فن تعمیر، آب و ہوا کی تبد ، ماحولیاتی استحکام اور بہت سے دوسرے شعبوں میں سے اہم تحقیقی ادارہ ہے۔

اس طرح ماں اور شری ارو کے کام میں 1950 اور 1970 کے درمیان کافی حد وسعت ہوئی۔ لیکن یہ صرف بیرونی تبد تھی۔ سپر مینٹل اظہار کی داخلی کارروائی شدت کے ساتھ جاری رہی۔ ماں نے اضافی قوت حاصل کرنے کے لیے اپنے جسم کے لیے ا گاڑی بنائی۔ کتاب 'دی مدرز یوگا' (دو جلد) میں دیے گئے تفصیلی ر رڈ سے جسم میں اس کام کی صلا اور اس کی وجہ سے ہونے والی ز د اتھل پتھل سے آگاہی ہو جاتی ہے۔

کام کی نوعیت کو مزی سمجھنے کے لیے ا خاکہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ زمین کی ز گی کی شروعات اور قی پ نی سے ہوئی۔ مچھلی وہ مخلوق ہے جو زمین پ موجود تھی۔ مچھلی کو آب و خشکی دونوں میں یکساں رہنے والے میں تبدیل کرنے کے لیے شا لاکھوں سال ر گئے اور مچھلی کا جسم جو پ نی میں رہنے اور سانس ی کے لیے استعمال ہو تھا، کوز ہ رہنے اور ہوا میں سانس ی کے قابل ہو پڑا۔ جسم کے ا کوا تبد سے ز پڑا اور یہ شا خوشگوار فوری عمل نہیں تھا۔ مچھلی سے لے کر مائی فطرت کے ذریعے ا عمل کارفرما تھا اور مخلوقات اپنے ارتقا میں شعوری طور پ مددگار نہیں تھیں۔

شری ارو اور ماں کے معاملے میں جسم میں اعلیٰ شعور کو لانے کی شعوری کوشش کی گئی تھی۔ آسمانی طاقت، سکون اور روشنی حاصل کرنے کے لیے ا نی جسم سیلولر (خلیاتی) سطح پ تیار کیا جا رہا تھا۔ مادے کو سمجھنے کی یہ ات مندانہ کوشش تھی، ایشاواسیہ میدم ویکتی اَچ جگتیاں جگت میں بتا ہے، سچائی ہے۔ ایشاواسیم لدا سروم۔ (یہ کائنات ا کے اظہار کے لیے ہے)

ان کے تجر ت کی جو دستاو ی تشریح کی گئی ہے وہ اس طرح کی تبد کی مشکلات کے سلسلے میں بصیرت فراہم کرتی ہے۔ جسم بعض اوقات خوابوں اور تجر ت کے ساتھ نئے شعور کا

شا ار جواب دیتا ہے۔ کبھی کبھی مزاحمت مضبوط اور بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ ڈاکٹر د ی ب تھے، لیکن طبی علم کے لیے یہ مشکل تھا کہ ا ٹومی اور اعلیٰ شعور کے وج کے مابین کا فاصلہ ختم کر دیں۔ بعض اوقات دوا سے بھی کچھ را ملتی لیکن ماں کا جسم بھی دواؤں کے تئیں بہت حساس تھا۔ لہٰذا ای اصول کے طور پ اس کو کم سے کم کیا ی تھا۔ 1973 کے دوسری ششماہی کے دوران ماں کو اکثر سانس ی میں دشواری ہوتی تھی۔

17 نومبر 1973 کو اپنے 95 ویں سال میں ماں نے انتقال کیا۔ ماں کی ز گی کا سفر بہت ہی عملی اور تعلیمی ہے۔ 1910 کے آغاز میں ای مکمل خود شناسی، زمین پ ای نئے بچے کی آمد، ای نئے شعور کے ا اج کے لیے ماں نے یسٹھ س 'سادھنا' کی۔

سنگاپور میں شری ارو آشرم

ماں کے رے میں خاص ت یہ تھی کہ وہ تنظیم کو نہ صرف کھڑا کر جا تھیں بلکہ اس کو کامیابی کے ساتھ بھی۔ نے کا طر بھی اپنے مری وں پہنچا تی تھیں۔ ما مندر ان کے قری تھا۔ وہ کہتی تھیں کہ یہ ہر جگہ موجود ہے جس کے چار پ ئے ماہیشوری، مہاکالی، مہالکشمی، مہاسرسوتی ہیں۔[2]

یہ فطری ت تھی کہ پیاری ماں ڈوس میری، جیسا کہ انھیں فرانسیسی ز ن میں خطاب کیا ی تھا، کے انتقال سے کئی بھکت اور طالبین گہرے غم میں ڈوب گئے۔ ہم شا دروحانی طور پ اعلیٰ

درجے کے سادھک تھے۔ ماں کے انتقال کے وقت بہت سے روحانی تجر ت ہوئے تھے۔کئی لوگوں نے اس سے اتفاق کیا۔ان میں سے کچھ لوگوں نے محسوس کیا کہ وہ ماں کو پکارتے تھے تو انھیں حاصل ہونے والی روحانی قوت ھ جاتی تھی جس سے روحانی مدد یب ہوجاتی تھی۔ والدہ اہ را اس کی کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔

اوروولے۔خواتین کو اختیار بنانے کا پ ام

شری ارو نے کیا کہ ز گی کے سفر میں سے ے معاون کے طور پ ،صرف مراقبہ ہی آپ کی ز گی کو عبور کرسکتا ہے۔آپ ز گی کے مساعد حالات میں انتہائی مایوسی کی حا میں ر جگہ پ بھی ری ضت کے ذریعے روح کے الوہی/مقدس روشنی کا تجربہ کر ہیں۔مراقبہ/روحا میں وہ حتمی طاقت ہے کہ ین چیزوں میں بھی، وہ اپنی شمسی توا ئی پیدا کرسکتی ہے۔روحا میں وہ طاقت موجود ہے، جوا ن کو شیطان سے اپنانے کی صلا ر ہے۔

میرے خیال میں ای عظیم یوگی کی حیثیت سے، شری ارو یہ ت کرنے میں کامیاب ہوئے کہ کائناتی مای جال میں جتنی کم دلچسپی لی جائے گی، اتنا ہی بہتر ہے۔جسم سے محبت کائناتی لگاؤ، جسم ی اپنی صلاحیتوں پ فخر ہی ہمارے دکھوں کی اصل وجہ ہیں۔جس دن ہم یہ سمجھیں گے کہ ہم اس روح الہٰی کا حصہ ہیں، جسم اس الو کو دا کرنے کا صرف ای وسیلہ ہے، اس وقت ہماری پ یشا ں خود بخود ختم ہوجا گی۔

پوری د میں پھیلے ہوئے آشرم نوجوانوں کو روحا کی تعلیم دے رہے ہیں

ہمیں سامنے والے کی خوبیوں اور خامیوں کو نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ اس کے ا رالو کو دیکھنا چاہیے۔ یہ د اور اس زمین کے ہمارے تمام تعلقات، یہاں نیکی، خوشی، غم، تصو ی خیالی لکیریں ہیں اور اس میں ہمیں اپنا اپنا کردار ادا کر ہے اور پھر رخصت ہو ہے۔ یہی ز گی کا راز ہے۔ سری اربندو کے آشرم جو پوری د میں پھیلے ہوئے ہیں وہ اسی پیغام کو عام کرنے کا کام بخوبی ا م دے رہے ہیں۔

شری ارو کی ز رت گاہ

شری ارو آشرم کی سمادھی

شری ارو آشرم کی حقیقی روای میں کسی دوسرے وی جانشین کا تقرر نہیں کیا ی تھا۔ ماں اور شری ارو آشرم کے واحد اسا ہ رہے ہیں۔ شری ماں اور شری ارو کا مقبرہ، شری ارو آشرم، پ یچیری کی مر ی عمارت میں واقع ہے۔ بہت سے لوگ اسے شدی روحانی حلول/سلوک کا اہم مراقباتی مر سمجھتے ہیں اور پوری د کے سالکوں کے لیے انسپا اور رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

اوروولے: د کا روحانی مر

پوری د سے علم کے متلاشی پ یچیری میں علم کی پختگی کا تجربہ کرنے اور اپنی ری ضت کو بیدار کرنے یہاں آتے ہیں۔ ا چہ شری ماں اور شری ارو جسمانی شکل وصورت میں ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کے آشرموں میں اس کی موجودگی کو ہر لمحہ محسوس کیا جا ہے۔

اوروولے شعور کو بیدار کرنے کا اہم مقام

مراقبے میں مصروف سالکوں کے چہروں پ ائی شان وشو آپ کو اس بت کی یاد دلاتی ہے کہ مراقبہ کے ذریعے ہم اپنے مادی احساسات سے آزاد ہوجاتے ہیں اور اپنی روحانی بیداری کا تجربہ کرنے لگتے ہیں۔ ریضت کرنے والا ان بیرونی ذرائع پ منحصر نہیں ہو ہے۔ شری ارو نے کہا ہے:

''میرا مقصد ریضت کے ذریعے طنی ارتقا کو حاصل کر ہے۔ جو شخص وقت ریضت کو اپنا ہے وہ اپنے آپ کو دریفت کرسکتا ہے۔ وہ ذہنی، روحانی اور کائناتی شعور کے مقابلے اپنے از را اعلیٰ شعور کو فروغ دیتا ہے، ای ایسا شعور جو اسے مکمل طور پ تبدیل کرکے انی فطرت کو الوہی/مقدس بنا دیتا ہے۔''

OO

حواشی

1 The Mother 1966

2 The Mother Story of Her Life: G.V. Vrekhem